ماہنامہ
اخبار احمدیہ
جرمنی
جون 2025ء جلد نمبر 26 شمارہ نمبر 06

أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جو کچھ تم کماتے ہو اس میں سے پاکیزہ چیزیں خرچ کرو

ہم ایک ایسے نظام کا حصہ ہیں
جس کی پیشگوئی اللہ تعالیٰ نے فرمائی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مئی 2025ء میں
خلافت احمدیہ کے قیام اور ہماری ذمہ داریوں کے حوالہ سے فرمایا:

”یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے جماعت احمدیہ پر کہ ہم ایک ایسے نظام کا حصہ ہیں جس کی پیشگوئی اللہ تعالیٰ نے فرمائی کہ مسیح و مہدی کی آمد کے بعد ایک ایسا دور شروع ہو گا جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا دور ہو گا اور پھر اسی نظام میں خلافت کا دور بھی شروع ہو گا جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے واضح طور پر پیشگوئی فرمائی تھی... اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم میں سے ہر فرد خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہے اور ہم جو عہد کرتے ہیں مختلف وقتوں میں... اسے پورا کرنے والے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ ہماری زندگیوں میں ایسا زمانہ لے کر آئے کہ جب ہم دیکھیں کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا جھنڈا ہر جگہ لہرا رہا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لوگ جوق در جوق آ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے کامل فرمانبرداروں میں سے بننے کی کوشش کر رہے ہیں اور جب یہ ہو گا تو تب ہی وہ دن ہو گا جو ہمارے لئے خوشی کا دن ہو گا۔ وہی دن ہے جو ہمارے لئے ایسا بابرکت دن ہو گا کہ جب ہم کہیں گے کہ خلافت کا جو اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا اس کی برکات سے آج ہم فائدہ اٹھا رہے ہیں اور یہی دن ہیں جو دنیا کو تباہی سے بچانے والے دن ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اصلاح کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے کی بھی توفیق عطا فرمائے، آمین۔“

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

قربانیوں کا دور

عیدالاضحیہ قریباً چار ہزار سال قبل پیش کی جانے والی ایک عظیم قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے۔ وہی قربانی جسے وفا کے اعلیٰ مقام پر فائز ایک بوڑھے باپ نے اپنے بڑھاپے میں پیدا ہونے والے کم سن بچے کو مرضی مولیٰ پوری کرنے کے لئے دلی خوشی کے ساتھ ذبح کرنے کی خاطر پیشانی کے بل لٹا کر پیش کی تھی۔ بیٹے کی گردن پر چھری چلانے ہی لگے تھے کہ آسمان سے قَدۡ صَدَّقۡتَ الرُّؤۡیَا کی پرشوکت آواز نے چھری کی حرکت سلب کر لی اور حکم ہوا کہ بچے کو خدا کی خاطر وقف کر کے ذبح عظیم والی قربانی پیش کرو۔ چنانچہ وفا کے پیکر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ بھی کر دکھایا اور مکہ کے بیابان میں انہیں ان کی والدہ کے ساتھ محض اللہ کے سہارے چھوڑ کر جذبات اور خواہشات کی یہ قربانی بھی پیش کر دی۔ پھر قربانیوں کا ایسا لامتناہی سلسلہ چلا جس کے لہلہاتے کھیت، ابراہیمی دعا کے ثمر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں دنیا نے دیکھے۔ نفس کی قربانی کا یہ مضمون دورِ حاضر کے ابراہیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں الہام فرمایا:

''یہ قربانیاں شریعت کی بزرگ تر عبادتوں میں سے ہیں اور اسی لئے قربانی کا نام عربی میں نسیکۃ ہے اور نُسُک کا لفظ عربی زبان میں فرمانبرداری اور بندگی کے معنوں میں آتا ہے اور ایسا ہی یہ لفظ یعنی نُسُک اُن جانوروں کے ذبح کرنے پر بھی زبان مذکور میں استعمال پاتا ہے جن کا ذبح کرنا مشروع ہے۔ پس یہ اشتراک کہ جو نسک کے معنوں میں پایا جاتا ہے قطعی طور پر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حقیقی پرستار اور سچا عابد وہی شخص ہے جس نے اپنے نفس کو مع اس کی تمام قوتوں اور مع اس کے اُن محبوبوں کے جن کی طرف اُس کا دِل کھینچا گیا ہے اپنے رب کی رضاجوئی کے لئے ذبح کر ڈالا ہے اور خواہش نفسانی کو دفع کیا یہاں تک کہ تمام خواہشیں پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں اور نابود ہو گئیں اور وہ خود بھی گداز ہو گیا اور اس کے وجود کا کچھ نمود نہ رہا اور چھپ گیا اور فنا کی تُند ہوائیں اس پر چلیں اور اس کے وجود کے ذرّات کو اس ہوا کے سخت دھکے اُڑا کر لے گئے''۔ (خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 32 تا 34)

ہمارے اس زمانہ میں قربانی کا یہ لطیف مفہوم اس لئے بھی اہم ہے کہ بعض دنیادار علماء نے محض جانور ذبح کرنے کو ہی قربانی سمجھ لیا ہے حالانکہ قرآن کریم کا اعلان ہے کہ خدا تعالیٰ تک ان جانوروں کا خون پہنچتا ہے نہ ہی گوشت بلکہ اُس تک تو محض دلوں کا تقویٰ پہنچتا ہے۔ لیکن یہ نادان علمائے سوء اس حقیقت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے جہالت اور ظلم کے اس انتہائی کنارے تک پہنچ گئے ہیں کہ سمجھتے ہیں کہ احمدیوں کو جانور ذبح کرنے سے روک کر اسلام کی بہت بڑی خدمت انجام دیں گے۔ اس بارے میں ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''مولویوں کے نزدیک احمدیوں کا عید کی نماز پڑھنا اور جانوروں کی قربانی کرنا ایک خطرناک جرم ہے... بعض جگہ ان نام نہاد مولویوں کے زیر اثر انتظامیہ نے احمدیوں کو نماز پڑھنے اور قربانی کرنے کے جرم میں جیلوں میں بھی ڈال دیا ہے ... مگر یہ لوگ نہیں جانتے کہ قربانی قبول کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے۔ بعض جگہوں پر احمدی اپنے جذبات کی قربانی کرتے ہوئے ان قربانیوں سے رُک بھی گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کی دلوں پر نظر ہے وہ جانتا ہے کہ احمدی اس وجہ سے کس تکلیف اور کرب میں مبتلا ہیں، وہ ضرور احمدیوں کے اس قربانی کے جذبے کو قبول فرمائے گا''۔ آپ نے احباب جماعت کو اس پس منظر میں نصیحت فرمائی کہ ''یہ ایک قربانیوں کا دور ہے جو ان شاء اللہ گزر جائے گا۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہم ان حالات میں اللہ تعالیٰ کے آگے مزید جھکیں، اپنی آہ و فغاں میں اتنے بڑھیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت جلد سے جلد مظلوموں کی مدد کو آئے اور ظالموں کو پکڑے''۔ (الفضل انٹرنیشنل 22 جون 2024ء صفحہ 2)

اللہ کرے کہ ہر فردِ جماعت اپنے پیارے آقا کے ہر ہر لفظ پر عمل کرتے ہوئے تقویٰ اور قربانی کے اُس مقام تک پہنچ جائے جہاں اَلَاۤ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ کی پُرجلال آواز اس کے شاندار مستقبل کی ضمانت بن کر گونج رہی ہو، آمین۔

لا إله إلا الله محمد رسول الله

اخبار احمدیہ

ماہنامہ جرمنی

ذوالحجہ 1446 ہجری قمری | جون 2025ء | جلد نمبر 26 | شمارہ نمبر 06 | احسان 1404 ہجری شمسی

فہرست مضامین

04 قال اللہ جل جلالہ، قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال المسیح الموعود علیہ السلام

05 تبرکات: پاک مال میں سے انفاق فی سبیل اللہ

06 منظوم کلام: سرائے خام

07 خطبہ جمعہ: مال ہمیشہ جائز ذریعہ سے کماؤ

12 طلباء جرمنی کا سفر برطانیہ

13 بتاتا ہے جس سے سونا، وہ کیمیا یہی ہے

17 اے طالبان دولت، ظلِ ہما یہی ہے

20 پاپائے روم کی وفات اور نئے پوپ کا انتخاب

21 خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار

25 حاصل مطالعہ: حج، ایک عاشقانہ نیازمندی

27 میرا حج بیت اللہ

31 تقریب تقسیم اسناد جامعات احمدیہ

37 قرارداد تعزیت: مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب

39 حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم تعبیر الرؤیا

43 43ویں مجلس شوریٰ جماعت احمدیہ جرمنی

45 سالانہ تقریب تقسیم انعامات شعبہ تعلیم القرآن و وقف عارضی

47 مجلس اطفال الاحمدیہ جرمنی کا سفر برطانیہ

48 اعلانات وفات: بلانے والا ہے سب سے پیارا

اخبار احمدیہ جرمنی کے تازہ و گزشتہ شمارے اخبار احمدیہ جرمنی کی ویب سائٹ

www.akhbareahmadiyya.de

پر بھی پڑھے جاسکتے ہیں

مجلس ادارت

سرپرست

محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب
امیر جماعت احمدیہ جرمنی

مدیر اعلیٰ

محمد الیاس منیر

مدیران

اویس احمد نوید، مدبّر احمد خان

معاونین

سلطان احمد قمر، سیّد سعادت احمد

پروف ریڈنگ

عبدالرحمٰن مبشر، سیّد افتخار احمد

ڈیزائننگ و کمپوزنگ

آفاق احمد زاہد، طارق محمود

سرِ ورق

احسان اللہ ظفر

کیلیگرافی

فرہاد احمد غفار

مینیجر

سیّد افتخار احمد

اعزازی اراکین

محمد انیس دیالگڑھی، منور علی شاہد، صادق محمد طاہر

پتہ

شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی
Genfer Str.11,
60437 Frankfurt am Main, Germany
Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de
Tel & Fax: +49-69 50688722
PRINTER: RANA PRINT
HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN

04

31

43

07

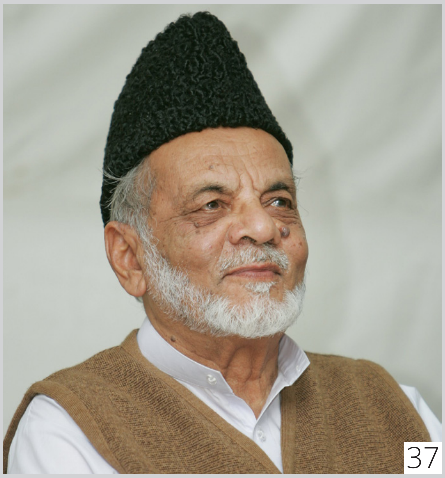

37

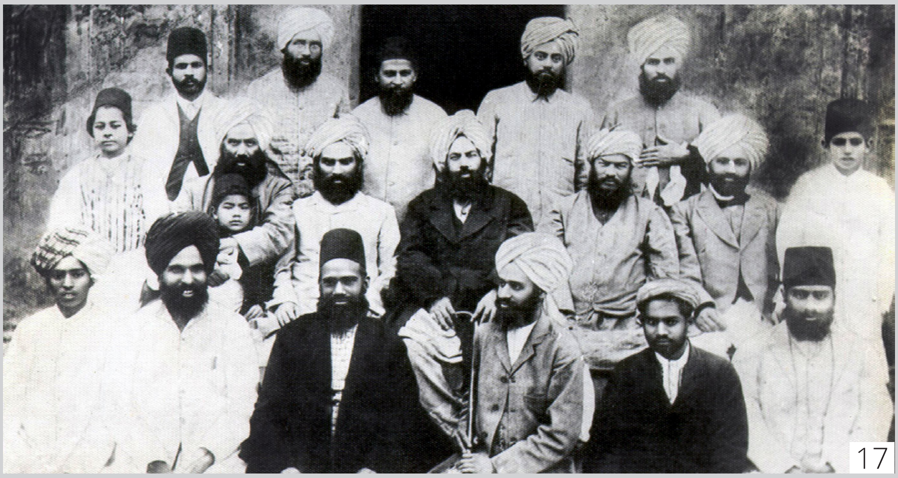

17

29

20

36

قال اللہ جل جلالہ

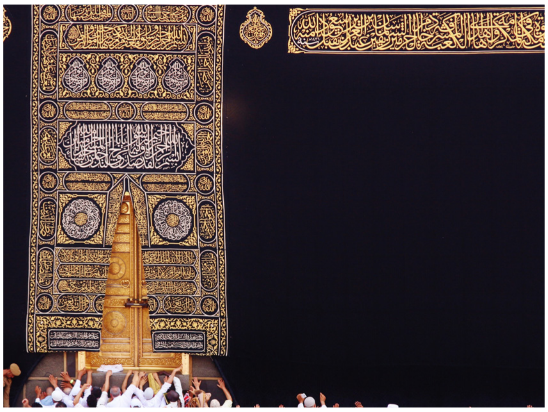

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡفِقُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبۡتُمۡ

(البقرۃ 268)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جو کچھ تم کماتے ہو اس میں سے پاکیزہ چیزیں خرچ کرو

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ قَالَ اللهُ أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ

(صحیح بخاری کتاب النفقات)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو خرچ کرتا رہ میں تجھ کو دیئے جاؤں گا۔

قال المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

''اے ایمان والو! تم ان مالوں میں سے لوگوں کو بطریق سخاوت یا احسان یا صدقہ وغیرہ دو جو تمہاری پاک کمائی ہے۔یعنی جس میں چوری یا رشوت یا خیانت یا غبن کا مال یا ظلم کے روپیہ کی آمیزش نہیں اور یہ قصد تمہارے دل سے دور رہے کہ ناپاک مال لوگوں کو دو۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 356)

پاک مال میں سے انفاق فی سبیل اللہ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

دُنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مُراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقا اور ایمان کے حصول کے لیے فرمایا: لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ (آل عمران: 93) حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے، کیونکہ مخلوقِ الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے... پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 367،368)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

تمام کتب الٰہیہ سے زیادہ قرآن مجید میں خیرات کے متعلق ہدایات ہیں۔ اس میں بتایا گیا ہے کیوں دے؟ اس لئے کہ جو اللہ کی راہ میں دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بہت عمدہ بدلہ دیتا ہے اس کے مال کو بڑھاتا ہے وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنۡ یَّشَآءُ 2۔ یُرۡبِی الصَّدَقٰتِ (البقرۃ: 277) کیا دے؟ عفو یعنی جو حاجت اصلیہ سے زیادہ ہو۔ حلال اور طیب مال دے۔ ردّی چیز نہ ہو۔ ابتغاء لوجہ اللہ دے۔ چنانچہ فرماتا ہے اَنۡفِقُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبۡتُمۡ۔ ب۔ وَلَا تَیَمَّمُوا الۡخَبِیۡثَ مِنۡہُ۔ (البقرۃ: 268) ج۔ وَیَسۡـَٔلُوۡنَکَ مَاذَا یُنۡفِقُوۡنَ قُلِ الۡعَفۡوَ (البقرۃ: 220)۔ د۔ وَمَا تُنۡفِقُوۡنَ اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡہِ اللّٰہِ (البقرۃ: 273) کس طرح دے؟ پس جس کو دے اس پر احسان نہ جتائے۔ اسے دکھ نہ دے۔ ظاہر دے تو یہ بھی اچھا اور اگر پوشیدہ دے تو یہ اس کے حق میں بہتر۔ (حقائق الفرقان جلد اول صفحہ 610)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

’’جو خرچ کرو وہ طیب مال ہو۔ جو لوگ حرام کماتے ہیں اور اس میں سے خداتعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنے گناہ کا کفارہ کر دیا وہ غلطی پر ہیں۔ خداتعالیٰ ایسے ہی مال کو قبول کرتا ہے جو اچھا ہو......صرف حلال نہیں دینا بلکہ طیّب دینا ہے یعنی جس مال کو قبول کرنا اس شخص پر گراں نہ گذرے جس کو مال دیا جائے۔ ممکن ہے کوئی کہے کہ خیر کے معنے مال کے ہیں۔ اچھے مال کے معنے کہاں سے نکالے گئے ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ خیر کے اصل معنے بہترین شے کے ہیں۔ اور مال کو اسی صورت میں خیر کہتے ہیں جب کہ وہ طیب ذرائع سے حاصل کیا گیا ہو‘‘۔ (تفسیر کبیر جلد 3 صفحہ 295)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں

’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سنو تمہیں اس خرچ کے لئے اس لئے بلایا جا رہا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی محبت کو دنیا میں قائم کرو اور انفاق فی سبیل اللہ کرو تمہیں صرف ’’انفاق‘‘ کے لئے نہیں بلایا جاتا تم سے یہ بھی نہیں کہا جا رہا کہ اپنے اموال لاؤ اور جماعت کے سامنے پیش کرو بلکہ تمہیں کہا جا رہا ہے کہ اپنے اموال اس لئے لاؤ اور پیش کرو تا انسان اللہ کے راستہ پر کامیابی کے ساتھ اور بشاشت کے ساتھ اور فراخی کے ساتھ چلنا شروع کر دے اور یہ راہیں اسے اس کے محبوب ربّ تک پہنچا دیں‘‘۔ (خطبات ناصر جلد 2 صفحہ 357)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں

ہم خدا کی خاطر جو بھی مال پیش کرتے ہیں وہ خالصۃً تقویٰ پر مبنی ہو۔ اور اس کے سوا کوئی مال اس پاک مال میں شامل نہ ہو اور وہ مخلصین جماعت جو انتہائی اعلیٰ معیار کی قربانی کر کے ایک طیّب مال ہدیۃً اپنے ربّ کے حضور پیش کرتے ہیں وہ گندے مال کے ساتھ مل کر ملوث نہ ہو جائے۔ یہ فیصلہ اللہ ہی بہتر کر سکتا ہے کہ کون سا مال پاک ہے اور کون سا نہیں ہے۔ وہی دلوں پر نظر رکھتا ہے۔ (خطبات طاہر جلد 1 صفحہ 61)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

اگر کوئی یہ کہے کہ مَیں جس طرح بھی جو بھی کمائی کرتا ہوں، چندہ بھی اس میں سے اسی حساب سے دیتا ہوں اس لئے کیا فرق پڑتا ہے۔ اگر مَیں حکومت سے اپنی ہوشیاری کی وجہ سے کچھ لے بھی لوں تو چندہ بھی تو اس پہ دے رہا ہوں، اس لئے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تو ایسا مال خداتعالیٰ کو نہیں چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میری راہ میں خرچ کرنا ہے تو اس میں سے خرچ کرو جو پاک ہے۔ فرمایا یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡفِقُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبۡتُمۡ (البقرۃ: 268) اے مومنو! تم نے جو کچھ کمایا ہے اس میں سے پاکیزہ مال اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جو بُرا، اچھا کمایا اس میں سے جو پاک ہے وہ خرچ کرو دوسرا نہ کرو۔ مطلب یہ ہے کہ تم نے پاکیزہ کمائی ہی کرنی ہے اور پھر اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ جو مال غلط بیانی سے کمایا ہو وہ پاکیزہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ پس اگر کوئی کسی غلط فہمی کی وجہ سے یہ غلط مفاد اٹھا رہا ہے تو اسے بھی باز آنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کو پاک کمائی میں سے مال دیں اور پھر اللہ تعالیٰ اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ یہ روپیہ برکت والا ہو گا اور دینے والے کے مال میں اضافے کا باعث بنے گا‘‘۔ (خطبہ جمعہ 13 جون 2008ء)

سرائے خام

دنیا کی حِرص و آز میں کیا کچھ نہ کرتے ہیں
نقصاں جو ایک پیسہ کا دیکھیں تو مرتے ہیں
زَر سے پیار کرتے ہیں اور دِل لگاتے ہیں
ہوتے ہیں زر کے ایسے کہ بس مر ہی جاتے ہیں
جب اپنے دلبروں کو نہ جلدی سے پاتے ہیں
کیا کیا نہ اُن کے ہجر میں آنسو بہاتے ہیں
پر اُن کو اُس سجن کی طرف کچھ نظر نہیں
آنکھیں نہیں ہیں کان نہیں دل میں ڈر نہیں
اُن کے طریق و دَھرم میں گو لاکھ ہو فساد
کیسا ہی ہو عیاں کہ وہ ہے جھوٹ اعتقاد
پر تب بھی مانتے ہیں اُسی کو بہر سبب
کیا حال کر دیا ہے تعصب نے، ہے غضب
دل میں مگر یہی ہے کہ مرنا نہیں کبھی
ترک اس عیال و قوم کو کرنا نہیں کبھی
اے غافلاں وفا نہ کند ایں سرائے خام
دنیائے دُوں نماند و نماند بہ کس مدام

(سرمہ چشم آریہ صفحہ 89۔مطبوعہ 1886ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے

مال ہمیشہ جائز ذریعہ سے کماؤ

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مارچ 2006ء کا مکمل متن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت قرآنی کی تلاوت فرمائی:

وَاَنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَلَا تُلۡقُوۡا بِاَیۡدِیۡکُمۡ اِلَی التَّہۡلُکَۃِ وَاَحۡسِنُوۡا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ (البقرہ: 196)

اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس جماعت پر، اس پیاری جماعت پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس میں شامل ہونے کے بعد افراد جماعت اپنے عہد کے مطابق مالی قربانیوں میں پیش پیش رہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت کہ نیک باتوں کی یاد دہانی کراتے رہنا چاہئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے وقتاً فوقتاً جماعت کو مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تا کہ اگر کوئی سست ہو رہا ہے تو اس کو اس طرف توجہ پیدا ہو جائے اور جو نئے آنے والے ہیں اور نوجوان ہیں ان کو مالی قربانیوں کا احساس ہو جائے، اس کی اہمیت کا احساس پیدا ہو جائے کہ مالی قربانی بھی ایک انتہائی ضروری چیز ہے اور وہ اپنی اصلاح کے لئے اور اپنے نفس کو پاک کرنے کے لئے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے بن جائیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاَنۡفِقُوۡا خَیۡرًا لِّاَنۡفُسِکُمۡ (التغابن: 17) کہ اپنے مال اس کی راہ میں خرچ کرتے رہو یہ تمہاری جانوں کے لئے بہتر ہو گا۔

قرآن کریم میں مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلانے کے بارے میں بے شمار ارشادات ہیں اور یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کو پورا اجر دیتا ہے۔ اس دنیا میں بھی اجر ہے اور مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہو گے۔ اس لئے ہمیشہ اپنے مال کا بہترین ٹکڑا اس کی راہ میں خرچ کرو۔

جماعت احمدیہ کا جو مالی سال ہے اس کو ختم ہونے میں دو تین ماہ رہ گئے ہیں اور جو انتظامیہ ہے، مال سے متعلقہ شعبوں کو ان دنوں میں وصولیوں کی طرف توجہ دلانے کی فکر ہوتی ہے۔ تو اس لحاظ سے مَیں توجہ دلانی چاہتا ہوں تا کہ جن لوگوں کو ابھی تک اپنے لازمی چندہ جات ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں ہوئی ان کو توجہ ہو جائے اور منتظمین کی پریشانی بھی دور ہو۔

مجھے یقین ہے اور خدا تعالیٰ کے سلوک کو دیکھتے ہوئے جو وہ جماعت سے کرتا چلا آ رہا ہے مَیں اللہ تعالیٰ کے فضل

سے اس یقین پر قائم ہوں کہ جو بھی جماعتی ضروریات ہوں گی اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان شاءاللہ پوری فرماتا رہے گا۔ نئے کاموں، نئے منصوبوں کو وہی دل میں ڈالتا ہے اور ڈالتا بھی اسی لئے ہے کہ اس کے نزدیک جماعت اس کام کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس آخری زمانے میں آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کے ذریعے سے مالی قربانیوں کے جہاد ہونے تھے اس لئے ایک لمبے عرصے کے بعد اِن لوگوں کے دلوں میں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے وسعت بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ اس زمانے میں جبکہ ہر طرف مادیت کا دور دورہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں میں سے ایک بہت بڑی تعداد ہے جو مالی قربانیاں کرنا جانتی ہے اور ان نمونوں کو قائم کرنے والی ہے جو آنحضرت ﷺ کی سنت پر چلتے ہوئے صحابہ نے کئے۔ یہ مالی قربانی، قربانی تو یقیناً ہے جیسا کہ مَیں نے کہا لیکن اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں میں اس قربانی کی صلاحیت بھی پیدا کر دی ہے جس کے اعلیٰ ترین نمونے ہمارے سامنے ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے قائم فرمائے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''اگر ہماری فطرت کو وہ قوتیں نہ دی جاتیں جو آنحضرت ﷺ کے تمام کمالات کو ظلّی طور پر حاصل کر سکتیں تو یہ حکم ہمیں ہرگز نہ ہوتا کہ اس بزرگ نبی کی پیروی کرو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فوق الطاقت کوئی تکلیف نہیں دیتا۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا (البقرہ:287)''۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 156)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد سے بعض لوگوں کے اس بہانے کی بھی وضاحت ہو گئی جو یہ کہتے ہیں کہ تمام چندوں کی ادائیگی ہماری طاقت سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا (البقرہ:287) کہ اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی وسعت، اس کی صلاحیت، اس کی گنجائش سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ اللہ تعالیٰ تکلیف نہیں دیتا، لیکن آنحضرت ﷺ نے جو نمونے قائم فرمائے اور جن پر چلتے ہوئے صحابہ نے قربانیاں دیں وہ قربانیاں اپنے اوپر تنگی وارد کر کے ہی دی گئی تھیں۔ ہر ایک نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق اپنے اوپر تنگی وارد کی اور قربانیاں دیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی استعدادیں زیادہ تھیں انہوں نے اس کے مطابق قربانی دی، دوسرے ان کو اللہ تعالیٰ کے اپنے ساتھ اس سلوک کا بھی علم تھا، ان کو پتہ تھا کہ مَیں آج اپنے گھر کا سارا سامان بھی اللہ کی راہ میں قربان کر دوں گا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنی دماغی صلاحیت دی ہے اور تجارت میں اتنا تجربہ ہے کہ اس سے زیادہ مال دوبارہ پیدا کر لوں گا اور توکّل بھی تھا، یقین بھی تھا اور یقیناً اس میں اعلیٰ ایمانی حالت کا دخل بھی تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا جائزہ لیتے ہوئے گھر کا نصف مال پیش کر دیا اور اسی طرح باقی صحابہؓ نے اپنی استعدادوں کے مطابق قربانیاں کیں اور کرتے چلے گئے۔ تو ہمیں اس ارشاد کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا (البقرہ:287) کو اپنے بہانوں کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہئے بلکہ اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے، خود اپنے آپ کو دیکھنا چاہئے کہ مالی قربانی کی میرے اندر کس حد تک صلاحیت ہے، کتنی گنجائش ہے۔ کم آمدنی والے لوگ عموماً زیادہ قربانی کر کے چندے دے رہے ہوتے ہیں بہ نسبت زیادہ آمدنی والے لوگوں کے۔ زیادہ پیسے کو دیکھ کر بعض دفعہ بعض کا دل کھلنے کی بجائے تنگ ہو جاتا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ ایسی صورت بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ موصی بھی بہت کم آمدنی پر چندے دیتے ہیں اور ایسے راستے تلاش کر رہے ہوتے ہیں جن سے ان کی آمدنی کم سے کم ظاہر ہو۔ حالانکہ چندہ تو خدا تعالیٰ کی خاطر دینا ہے۔ ایسے لوگوں کا پھر پتہ تو چل جاتا ہے، پھر وصیت پر زَد بھی آتی ہے۔ پھر معذرتیں کرتے ہیں اور معافیاں مانگتے ہیں۔ تو چاہے موصی ہو یا غیر موصی جب بھی مالی کشائش پیدا ہو اس مالی کشائش کو انہیں قربانی میں بڑھانا چاہئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہماری استعدادوں کو، کشائش کو اس لئے بڑھایا ہے کہ آزمائے جائیں۔ یہ دیکھا جائے کہ بیعت کے دعویٰ میں کس حد تک سچے ہیں۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا (البقرہ:287) کے ارشاد کے بعد اس ارشاد کو بھی مدّنظر رکھنا چاہئے کہ لَہَا مَا کَسَبَتۡ وَ عَلَیۡہَا مَا اکۡتَسَبَتۡ (البقرہ:287) یعنی نیک کام کا ثواب بھی ملے گا اور اگر ٹال مٹول کر رہے ہو گے تو نقصان بھی ہو گا۔ بہرحال اگر دل میں ذرا سا بھی ایمان ہو تو ایسے لوگ جن کی غلطیوں کی وجہ سے ان سے چندہ نہیں لیا جاتا جب ایسی صورت حال پیدا ہوتی ہے جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ان کی وصیت پہ زَد پڑتی ہے یا دوسرے لوگوں کے چندوں پہ۔ تو کیونکہ احمدی ہیں، دل میں نیکی ہوتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے، پھر ان کے دل بے چین ہو جاتے ہیں جیسا کہ مَیں نے بتایا پھر معافیاں مانگتے ہیں اور ان کے لئے بات بڑی سخت تکلیف دہ بن رہی ہوتی ہے۔ تو جب نظام جماعت نے یہ اجازت دی ہوئی ہے کہ بعض آدمی مجبوریوں کی وجہ سے شرح کے مطابق چندہ نہیں دے سکتے تو رعایت لے لیں تو سچائی کا تقاضا یہ ہے کہ رعایتی شرح کی منظوری حاصل کر لی جائے، بجائے اس کے کہ غلط بیانی سے کام لیا جائے۔ اور مَیں اس بارے میں کئی دفعہ کہہ بھی چکا ہوں کہ ایسے لوگوں کو بغیر کسی سوال جواب کے رعایت شرح مل جائے گی۔ تو ایک تو جو لوگ اپنی آمد غلط بتاتے ہیں وہ غلط بیانی کی وجہ سے گناہگار ہو رہے ہوتے ہیں۔ دوسرے اس غلط بیانی کی وجہ سے اپنے پیسے میں بھی بے برکتی پیدا کر رہے ہوتے ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس خدا نے اپنے فضل سے حالات بہتر کئے ہیں وہ ہر وقت یہ طاقت رکھتا ہے کہ ایسے لوگوں کو کسی مشکل میں گرفتار کر دے۔ پس خدا تعالیٰ سے ہمیشہ معاملہ صاف رکھنا چاہئے۔

اصل بات جو مَیں یہاں کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ مالی قربانی ذریعہ ہے تربیت کا اور نفس کو پاک کرنے کا۔ اگر کچھ حصہ مالی قربانی بھی کر رہے ہیں اور غلط بیانی کر کے اپنی آمد کو بھی چھپا رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا مالی قربانی کرنے والوں کے لئے ان کے نفسوں کو پاک کرنے کا جو وعدہ ہے

اس سے تو پھر حصہ نہیں لے رہے ہوتے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہر انسان کے دل کا حال جانتا ہے، اس کے تمام حالات جانتا ہے، کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں ہے تو ایسی مالی قربانی کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔اور پھر یہ بات تربیت میں کمی کا باعث بن رہی ہوتی ہے بلکہ دوسروں کے لئے بھی غلط نمونے قائم کر رہی ہوتی ہے اور جھوٹ بولنے کی وجہ بھی بن رہی ہوتی ہے۔اس لئے بہتر ہے کہ ایسے لوگ مکمل طور پر چندے سے رخصت حاصل کر لیا کریں اور غلط آمد بتانے کی وجہ سے جو جھوٹ کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں اس سے بچ جائیں۔کیونکہ جھوٹ کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شرک کی طرف لے جانے والا ہے۔

پس چند ایسے لوگ جو اس قسم کے طریق اختیار کئے ہوئے ہیں ان کے لئے اس میں بڑا انذار ہے۔اللہ ہر احمدی کو اس سے بچائے اور ہم مالی قربانی دلی خوشی سے کرنے والے ہوں نہ کہ بوجھ سمجھ کر۔اللہ کی خاطر کی گئی قربانیوں کو اللہ کا فضل سمجھ کر کریں نہ کہ یہ خیال ہو کہ ہم جماعت پر یا خدا تعالیٰ پر کوئی احسان کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھ پر احسان کسی نے کیا کرنا ہے۔مَیں تو ان قربانیوں کو جو تم کر رہے ہوتے ہو کئی گنا بڑھا کر تمہیں دیتا ہوں، تمہیں واپس لوٹا رہا ہوتا ہوں۔پس یہ سودا تمہارے فائدے کے لئے ہے جیسا کہ فرماتا ہے مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗۤ اَضۡعَافًا کَثِیۡرَۃً ؕ وَ اللّٰہُ یَقۡبِضُ وَ یَبۡصُۜطُ ۪ وَ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ (البقرۃ:246) کہ کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے تا کہ وہ اس کے لئے اس کو کئی گنا بڑھائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’اللہ تعالیٰ جو قرض مانگتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں ہوتی ہے کہ معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کو حاجت ہے اور وہ محتاج ہے۔ایسا وہم کرنا بھی کفر ہے۔بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جزا کے ساتھ واپس کروں گا۔یہ ایک طریق ہے اللہ تعالیٰ جس سے فضل کرنا چاہتا ہے‘‘۔

(الحکم جلد 6 نمبر 17 مؤرخہ 10 مئی 1902 صفحہ 7)

پس وہ لوگ جو مالی کشائش کے بعد دل میں کنجوسی محسوس کرتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ سب چندے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کا ذریعہ ہیں۔پس اگر اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے مال کا سولہواں حصہ دے رہے ہیں تو یہ ان دینے والوں کے فائدہ کے لئے ہے۔اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے کہ میں تمہارے مالوں کو سات سو گنا یا اس سے بھی زیادہ بڑھا کر واپس دیتا ہوں۔پس یہ اللہ تعالیٰ کو جو اپنے مال کا اچھا ٹکڑا کاٹ کر دے رہے ہو یہ تمہارے اپنے ہی فائدے کے لئے ہے۔اس میں ایک مومن کو یہ بھی ہدایت ہے، یہ بھی فرما دیا کہ مال ہمیشہ جائز ذریعے سے کماؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اچھا مال تبھی پیش کر سکتے ہو جب جائز ذریعہ سے کمایا ہو۔اللہ تعالیٰ کو ناجائز منافع سے کمایا ہوا مال بھی پسند نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ کو سود سے کمایا ہوا مال بھی پسند نہیں ہے بلکہ سختی سے اس کی مناہی ہے۔رشوت کا پیسہ بھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی لینے والا ہے۔پس جب چندہ دینے والا ان سب باتوں کو مدنظر رکھے تو پھر اس کا روپیہ، اس کی آمد، اس کی کمائی خود بخود پاک ہو جائے گی۔ یہ مالی قربانی اس کے لئے تزکیۂ نفس کا موجب بن جائے گی۔اور اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والا بن جائے گا اور آنحضرت ﷺ نے امت کے لئے جو دعائیں کی ہیں ان کا بھی وارث بن رہا ہو گا۔جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ یہ زمانہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے اس میں ایک جہاد مالی قربانیوں کا جہاد بھی ہے کیونکہ اس کے بغیر نہ اسلام کے دفاع میں لٹریچر شائع ہو سکتا ہے، نہ قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں ترجمے ہو سکتے ہیں، نہ یہ ترجمے دنیا کے کونے کونے میں پہنچ سکتے ہیں۔نہ مشن کھولے جا سکتے ہیں، نہ مربیان، مبلغین تیار ہو سکتے ہیں اور نہ مربیان، مبلغین جماعتوں میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔نہ ہی مساجد تعمیر ہو سکتی ہیں۔نہ ہی سکولوں، کالجوں کے ذریعہ سے غریب لوگوں تک تعلیم کی سہولتیں پہنچائی جا سکتی ہیں۔نہ ہی ہسپتالوں کے ذریعہ سے دکھی انسانیت کی خدمت کی جا سکتی ہے۔پس جب تک دنیا کے تمام کناروں تک اور ہر کنارے کے ہر شخص تک اسلام کا پیغام نہیں پہنچ جاتا اور جب تک غریب کی ضرورتوں کو مکمل طور پر پورا نہیں کیا جاتا اس وقت تک یہ مالی جہاد جاری رہنا ہے۔اور اپنی اپنی گنجائش اور کشائش کے لحاظ سے ہر احمدی کا اس میں شامل ہونا فرض ہے۔

آنحضرت ﷺ کے زمانے میں غریب اپنی طاقت کے لحاظ سے خرچ کرتا تھا اور امیر اپنی وسعت کے لحاظ سے خرچ کرتا تھا۔غریب صحابہ بھی بے چین رہتے تھے کہ کاش ہمارے پاس بھی مال ہو تو ہم بھی خرچ کریں۔جب جہاد کے لئے جانے کے لئے، باوجود ان کی خواہش کے، مالی تنگی اور سامان کی کمی کی وجہ سے ان کو پیچھے رہنا پڑتا تھا تو ان کی آنکھیں آنسو بہاتی تھیں اور ان کے دل بے چین ہوتے تھے۔اور یہ اتنی سچی بے چینی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے جو دلوں کا حال جاننے والا ہے اس نے بھی یہ گواہی دی کہ یہ بے چین دل اور آنسو بہاتی آنکھیں بناوٹ نہیں تھیں بلکہ حقیقت میں ان کی یہ کیفیت ہوتی تھی۔

اللہ کرے کہ آج ہماری قربانیوں کی تڑپ بھی اسی طرح سچی تڑپ ہو جس طرح پہلوں کی تھی۔اور اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے ساتھ ملاتے ہوئے پاک نمونے قائم کرنے کی توفیق دے۔ہمیں اس آیت کے مطابق اس بات کا ادراک عطا فرمائے اور عمل کرنے کی توفیق دے جس کی مَیں نے تلاوت کی ہے۔اس کا ترجمہ یہ ہے اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے تئیں ہلاکت میں نہ ڈالو اور احسان کرو۔یقیناً اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔آج جب اسلام کے خلاف ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رہنمائی میں دلائل قاطعہ کے ذریعہ سے جواب دینے کے لئے کھڑا کیا ہے اور جس کی تیاری کے لئے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ مالی قربانی کی ضرورت ہے، ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے مالی قربانیوں کی طرف توجہ دینے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ورنہ اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ فرمایا ہے کہ اگر ہم مالی قربانیوں کی طرف توجہ نہیں کریں گے تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والے ہوں گے۔اپنے آپ کو دین کی خدمت سے محروم کر رہے ہوں

گے۔ اور دین کی خدمت سے محروم ہونے کا مطلب ہی اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔

پس جو چندے کے معاملے میں سستیاں دکھانے والے ہیں وہ اپنے جائزے لیں اور جو جماعتی عہدیدار نئے شامل ہونے والوں کو اس کی اہمیت سے آگاہ نہیں کرتے وہ بھی ذمہ دار ہیں۔ پس جہاں دین کی نصرت کے لئے آسمان پر شور ہے وہاں ہمیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف بھی بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ان ذمہ داریوں کو بھی ہمیں نبھانا ہوگا۔ اور ہم ہلاکت سے اس صورت میں بچ سکتے ہیں جب اَحۡسِنُوۡا پر عمل کرتے ہوئے اپنے فرائض عمدگی سے ادا کرنے والے ہوں اور اس کے نتیجہ میں خدا کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے مال خرچ کرنے کے طریقوں اور یہ کہ کون سا مال خرچ کرنا چاہئے اس کے بارے میں آپ ﷺ سے سوال کیا کرتے تھے۔

چنانچہ روایت میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے کس مال کا ثواب زیادہ ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب تو تندرستی کی حالت میں مال کی خواہش ہوتے ہوئے، محتاجی سے ڈر کر، مالداری کی طمع رکھ کر، خرچ کرے۔ اور اتنی دیر مت کر کہ جان حلق میں آن پہنچے تو اس وقت تو کہے کہ فلاں کو اتنا دینا اور فلاں کو اتنا دینا، حالانکہ اب تو وہ مال کسی اور کا ہو ہی چکا۔ (صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب ای الصدقة افضل)

تو فرمایا کہ تندرستی کی حالت میں، انسان کی صحت اچھی ہو، جوان ہو، تو عاقبت کی فکر بھی کم رہتی ہے۔ اگر اس عمر میں یہ خیال آجائے صحت کی حالت میں یہ خیال آجائے تو پھر مال کی وجہ سے بہت سی ایسی لغویات ہیں جن میں انسان مبتلا ہوجاتا ہے، ملوث ہوسکتا ہے ان سے بچ جاتا ہے۔ پھر مال کی خواہش ہر انسان میں ہوتی ہے۔ آج کل کے زمانے میں مادیت کا بہت زیادہ دور دورہ ہے اور بہت بڑھ کر یہ خواہش ہے۔ اس حالت میں اس زمانے میں جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو یقیناً یہ بہت بڑی قربانی ہے۔ اللہ کا فضل ہے کہ جماعت میں بہت سے لوگ مال کی خواہش رکھنے کے باوجود قربانیاں کرتے ہیں۔ پھر اس وقت خرچ کرنا جب محتاجی کا بھی ڈر ہو۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ جماعت میں ایسی بہت مثالیں ہیں جب کسی بات کی بھی پرواہ کئے بغیر لوگ قربانیاں کر رہے ہوتے ہیں۔ ابھی چند دن ہوئے جرمنی کے ایک نوجوان کے بارے میں مجھے پتہ چلا کہ وہ مقروض بھی تھا، شادی بھی ہونے والی تھی۔ ایک معمولی رقم اس نے شادی کے لئے جمع کی ہوئی تھی لیکن جب وہاں جو تحریک ہے سو مساجد کی اس کے لئے چندے کی تحریک کی گئی تو وہ تمام جمع پونجی جو اس نے شادی کے لئے جوڑی تھی لاکے پیش کر دی۔

پس یہ نمونے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے پورا ہونے کے نظارے ہمیں دکھاتے ہیں، وہاں اُن سست لوگوں کو بھی توجہ کرنی چاہئے، ان کو بھی توجہ دلانے والے بننے چاہئیں جو حیلوں بہانوں سے چندوں میں کمی کی درخواستیں کرتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ مالدار ہونے کی طمع رکھتے ہیں ایک ہی خواہش ہوتی ہے کہ کسی طرح پیسہ اکٹھا ہو جائے۔ یہ چند لوگ اُن برکتوں میں نہ شامل ہو کر جو اس قربانی کی وجہ سے ملنی ہے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ سب احمدیوں کو عقل دے اور اس بخل سے محفوظ رکھے۔ آنحضرت ﷺ نے کس طرح اپنے صحابہ کو مالی قربانیوں کی ترغیب دلائی اور کس طرح دلایا کرتے تھے اس بارے میں روایت میں یوں ذکر ملتا ہے۔

حضرت نبی کریم ﷺ نے ایک دفعہ اپنی نسبتی ہمشیرہ حضرت اسماءؓ بنت ابوبکر کو نصیحت فرمائی کہ اللہ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم کو گن گن کر ہی دے گا۔ اپنی تھیلی کا منہ بند کر کے (یعنی کنجوسی سے) نہ بیٹھ جانا ورنہ پھر اس کا منہ بند ہی رکھا جائے گا یعنی نہ تو پیسہ آئے گا اور نہ نکلنے کی نوبت آئے گی۔ جتنی طاقت ہو، استعداد ہو اتنا خرچ کرنا چاہئے۔

(بخاری کتاب الزکوۃ باب التحریض علی الصدقة و باب الصدقة فیما استطاع)

پس بعض لوگ جو سمجھتے ہیں کہ چندے ہمارے لئے بوجھ ہیں ان کو ہمیشہ یہ نصیحت یاد رکھنی چاہئے۔ پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن حساب کتاب ختم ہونے تک انفاق فی سبیل اللہ کرنے والا اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے اپنے مال کے سائے میں رہے گا۔

(مسند احمد بن حنبل مسند عقبہ بن عامر جلد 5 صفحہ 895)

پھر آنحضرت ﷺ یہ حدیث قدسی بھی سنایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! خرچ کرتا رہ، مَیں تجھے عطا کروں گا۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی کئی مثالیں بکھری پڑی ہیں۔ (ایک مَیں نے مثال پہلے بھی دی تھی) جن میں اللہ تعالیٰ کی ان نوازشوں کے ذکر ملتے ہیں، اس کے نظارے نظر آتے ہیں، اور یہ نظارے نظر آتے ہی ہیں تو لوگوں میں اتنی جرأت اور ہمت پیدا ہوتی ہے کہ وہ نہ ہوتے ہوئے بھی اپنے مال خرچ کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس طرح قربانی کرنے والے ہمیشہ عطا فرماتا رہے اور ان پر اپنے فضلوں کی بارش بھی برساتا رہے۔

چندوں کے بارہ میں بعض جماعتوں کے بعض استفسار ہوتے ہیں جو بعض لوگوں کی طرف سے ہوتے ہیں جن کے بارے میں سمجھتا ہوں کہ وضاحت کر دوں۔ ایک تو یہ کہ آج کل وصیت کی طرف بہت توجہ ہے۔ اور وصیت کی طرف توجہ تو ہو گئی ہے لیکن تربیت کی کافی کمی ہے۔ اس لئے بعض موصیان یہ سمجھتے ہیں کہ کیونکہ ہم نے وصیت کی ہوئی ہے اس لئے ہم صرف وصیت کا چندہ دیں گے باقی ذیلی تنظیموں کے چندے یا مختلف تحریکات کے چندے ہم پر لاگو نہیں ہوتے۔ تو یہ واضح ہو، جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اگر تو حالات ایسے ہوں کہ تمام چندے نہ دے سکتے ہوں تو اس کی اجازت لے لیں۔ ورنہ توقع ایک موصی سے یہ کی جاتی ہے کہ ایک موصی کا معیار قربانی دوسروں کی نسبت، غیر موصی کی نسبت زیادہ ہونا چاہئے۔ تو اگر وصیت کا صرف کم سے کم 1/10 حصہ سے دے کر باقی چندے نہیں دے رہے تو ہو سکتا ہے غیر موصی دوسرے چندے شامل کر کے موصیان سے زیادہ قربانی کر رہے ہوں۔ تو اس لحاظ سے واضح کر دوں کہ کوئی بھی چندہ دینے والا، چاہے وہ موصی ہو یا

غیر موصی ہیں اگر توفیق ہے تو تمام تحریکات میں چندے دینے چاہئیں کیونکہ ہر تحریک اپنی اپنی ضرورت کے لحاظ سے بڑی اہم ہے۔

پھر ایک چیز یہ ہے کہ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اصل مقصد چندوں کا اللہ تعالیٰ کا قرب پانا ہے، نہ کہ پیسے اکٹھے کرنا۔ اس لئے بالکل صحیح طریق سے بغیر کسی چیز کو، اپنی آمد کو چھپائے بغیر، اپنے بجٹ بنوانے چاہئیں جو کہ سال کے شروع میں جماعتوں میں بنتے ہیں۔ اور بجٹ بہر حال صحیح آمد پہ بننا چاہئے۔ اس کے بعد اگر توفیق نہیں تو چندوں کی چھوٹ لی جا سکتی ہے۔ پھر ایک اور بات ہے جس کی طرف مَیں عرصے سے توجہ دلا رہا ہوں کہ نومبائعین کو مالی نظام میں شامل کریں۔ یہ جماعتوں کے عہدیداروں کا کام ہے۔ جب نومبائعین مالی نظام میں شامل ہو جائیں گے تو جماعتوں کے یہ شکوے بھی دور ہو جائیں گے کہ نومبائعین سے ہمارے رابطے نہیں رہے۔ یہ رابطے پھر ہمیشہ قائم رہنے والے رابطے بن جائیں گے اور یہ چیز ان کی تربیت اور ان کے تقویٰ کے معیار بھی اونچے کرنے والی ہو گی۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا کہ قرآن کریم میں مالی قربانیوں کے بارے میں بے شمار ہدایات ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ جو بھی فضل فرماتا ہے ان کو اس میں بھی شامل کرنا چاہئے۔ پھر زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارے میں بعض سوال ہوتے ہیں۔ یہ بنیادی حکم ہے۔ جن پر زکوٰۃ واجب ہے ان کو ضرور ادا کرنی چاہئے اور اس میں بھی کافی گنجائش ہے۔ بعض لوگوں کی رقمیں کئی کئی سال بنکوں میں پڑی رہتی ہیں اور ایک سال کے بعد بھی اگر رقم جمع ہے تو اس پہ بھی زکوٰۃ دینی چاہئے۔ پھر عورتوں کے زیورات ہیں ان پر زکوٰۃ دینی چاہئے۔ جو کم از کم شرح ہے اس کے مطابق ان زیورات پہ زکوٰۃ ہونی چاہئے۔ پھر بعض زمینداروں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے ان کو اپنی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔ تو یہ ایک بنیادی حکم ہے اس پر بہر حال توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس مالی قربانی کے ضمن میں ایک دعا کی بھی درخواست کرنی چاہتا ہوں۔ جیسا کہ مَیں نے ایک دفعہ اعلان کیا تھا بلکہ شاید دو دفعہ کر چکا ہوں، کہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ جو ربوہ میں بن رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی خوبصورت عمارت ہے اور بڑا اعلیٰ اور معیاری انسٹیٹیوٹ بن رہا ہے، دل کی بیماریوں کے لئے۔ اس کے لئے مَیں نے دنیا کے ڈاکٹروں کو تحریک کی تھی کہ وہ اس میں خاص طور پر حصہ لیں اور قربانیاں کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ کے ڈاکٹرز نے اس کے خرچ کی بہت بڑی ذمہ داری اپنے اوپر لی ہے۔ تقریباً ایکویپمنٹ (Equipment) وغیرہ کا سارا خرچ وہی ادا کریں گے اور یہ بہت بڑا خرچ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے ایک بہت بڑی رقم جمع بھی کر لی ہے اور وعدے بھی کئے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے اور یہ توفیق دے کہ وہ جلد اپنے وعدے پورے کرنے والے بھی ہوں۔ لیکن امریکہ کی جماعت کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس بہت بڑی قربانی کی وجہ سے کہیں ان کے لازمی چندہ جات میں فرق نہ پڑے۔ وہ بہر حال متاثر نہیں ہونے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کے لئے جو بھی اللہ کی راہ میں قربانی کر رہے ہیں ان کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے کہ سلسلہ کی ترقی کے لئے جس چیز کی بھی ضرورت ہو گی اور جن اموال کی بھی ضرورت ہے وہ ان شاء اللہ میسر ہو جائیں گے، مہیا ہو جائیں گے۔ جیسا کہ آپؑ فرماتے ہیں: ’’اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا اس لئے امید کی جاتی ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے ایسے مال بہت اکٹھے ہو جائیں گے‘‘۔

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 319)

تو یہ تو کوئی فکر نہیں ہے کہ مال نہیں ملے گا، ضرورت پوری نہیں ہو گی۔ لیکن ہمیں یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ان مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہوں اور قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں، آمین۔

جان و دل اور مال و زرّ سب کچھ تمہارا ہو گیا

’’جو ہمارا تھا وہ اب دلبر کا سارا ہو گیا‘‘
جان و دِل اور مال و زرّ سب کچھ تمہارا ہو گیا

شکر للہ مل گئی ہم کو جہنم سے نجات
قبر کی کھڑکی سے جنت کا نظارہ ہو گیا

فکر بس اتنی ہی تھی، دل کو، نہ ہوں مہجور ہم
تیرے صدقے جانِ من، اس کا تو چارہ ہو گیا

کوئے جاناں میں رہیں گے اب مزے سے تا بہ حشر
پار پھر بیڑا ہے جب تیرا اشارہ ہو گیا

جو جوانی میں دبا رکھی تھی آتش عشق کی
وقت پیری وہ بھڑک کر اک شرارا ہو گیا

ایک طوفان محبت تھا کہ جس کے زور میں
راز میرا دوستو! سب آشکارا ہو گیا

یوں نظر آتی ہے اب اپنی گزشتہ زندگی
’’جس طرح پانی کنوئیں کی تہہ میں تارا ہو گیا‘‘

ہم نے دل کو جب بھرا نورِ کلامِ پاک سے
بھر گیا، بھر کر پھٹا، پھٹ کر سپارہ ہو گیا

شاذ و نادر خواب میں آتے تھے عزرائیل یاں
اب تو معمول ان کا روزانہ نظارہ ہو گیا

کاش اپنی موت ہی ہو جاذبِ غفرانِ یار
کہتے ہیں مردے کو سب ’’حق کا پیارا ہو گیا‘‘

ایک پل بھی اب گزر سکتا نہیں تیرے بغیر
اب تلک تو ہو سکا جیسے گزارا ہو گیا

بعدِ مردن قبر کے کتبے پہ یہ لکھنا مرے
’’آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا ہو گیا‘‘

(حضرت محمد میر محمد اسماعیل صاحبؓ)

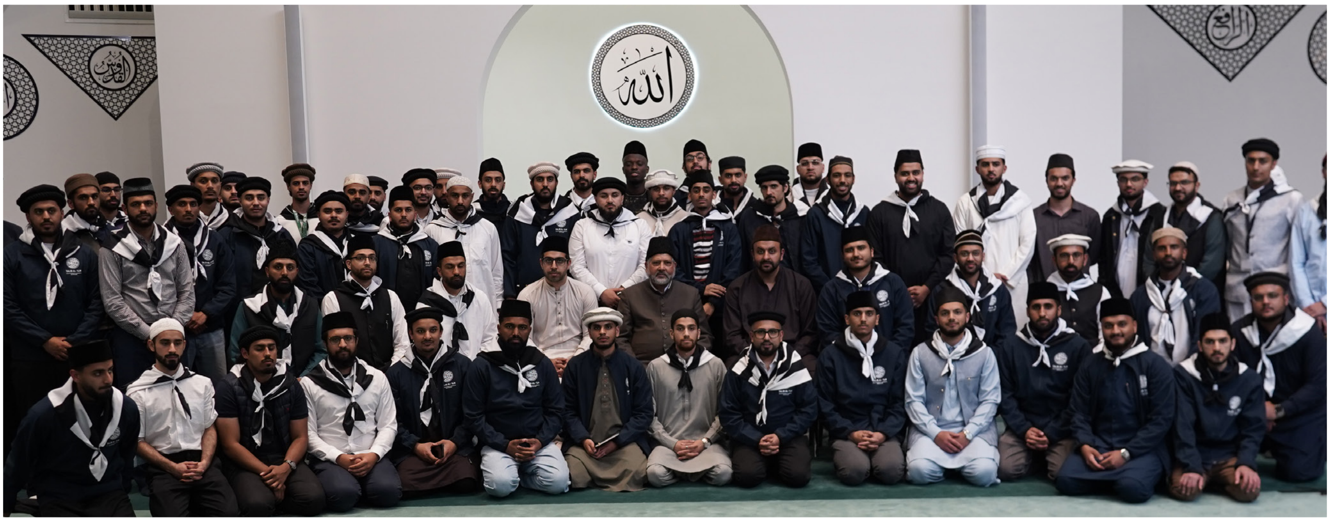

رپورٹ: اسامہ احمد، مربی سلسلہ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی)

طلباء جرمنی کا سفر برطانیہ

شعبہ امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے تحت یکم مئی تا 4 مئی 2025ء طلباء کے لئے اسلام آباد (یوکے) کے ایک دورہ کا اہتمام کیا گیا جس میں کل 64 خدام طلباء نے شرکت کی۔ اس گروپ کے ہمراہ مہتمم امور طلباء اور ان کی ٹیم کے علاوہ مکرم وجاہت وڑائچ صاحب (نائب صدر) اور مکرم سعید عارف صاحب مربی سلسلہ (معاون صدر) بھی شامل تھے۔

یکم مئی کو بیت السبوح فرانکفرٹ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ اس سفر کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ سارا دن سفر کرنے کے بعد شام کو لندن پہنچے جہاں بیت الفتوح میں نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں اور رات وہیں قیام کیا گیا۔ اگلے روز طلباء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ سعادت تمام شاملین کے لیے نہایت جذباتی اور روحانی کیفیات سے بھرپور تھی۔ مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر (یوکے) کے ساتھ بھی اسی روز نشست منعقد ہوئی جس میں انہوں نے اپنے شعبہ کے کاموں کا تعارف کروایا اور خلافت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے بہت سے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب صدر انصاراللہ (یوکے) کے ساتھ بھی ایک نشست منعقد ہوئی جس میں عصر حاضر کے معاشرتی چیلنجز مثلاً سوشل میڈیا کا غلط استعمال، دہریت وغیرہ موضوعات پر روشنی ڈالی گئی۔ آپ نے اپنی دعاؤں میں خشوع وخضوع کی اہمیت کو اجاگر کیا اور خدام کو تلقین کی کہ وہ اللہ تعالیٰ اور خلافت احمدیہ سے اپنے تعلق کو مضبوط کریں۔

تمام خدام کے لئے سب سے نمایاں اور یادگار وہ لمحہ تھا جب نماز عصر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیر کے لئے باہر تشریف لائے اور جرمنی کے طلباء کے اس گروپ کو بھی زیارت کا موقع ملا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء کی آمد پر خوشی کا اظہار فرمایا اور سفر کی تفصیلات دریافت فرمائیں۔

ہفتہ کے روز نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ بعد ازاں مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کے ساتھ ایک بصیرت افروز نشست ہوئی جس میں انہوں نے حضور انور کی مصروفیات کے بارے میں بتایا اور متعدد ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ اس دورہ کی آخری نشست مکرم عابد خان صاحب پریس سیکرٹری کے ساتھ منعقد ہوئی۔ آپ نے اپنی گفتگو میں فرمایا کہ دنیاوی کامیابی صرف اسی وقت بابرکت ہوسکتی ہے جب وہ خلافت کی برکت سے جڑی ہو۔ انہوں نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو بطور مثال پیش کیا، جنہوں نے عالمی سطح پر عزت حاصل کرنے کے باوجود خلافت سے اپنی وفاداری کو ہمیشہ مقدم رکھا۔

اتوار 4 مئی کو نماز فجر کی ادائیگی اور ناشتے کے بعد طلباء کی واپس جرمنی کو روانگی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس سفر کے نیک نتائج پیدا فرمائے اور ہم سب کو خلافت کی برکات سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

بنتا ہے جس سے سونا، وہ کیمیا یہی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی مالی قربانیوں کے ایمان افروز واقعات

مکرم ذیشان محمود صاحب۔ مربی سلسلہ سیرالیون

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس عظیم مقصد کے لیے پیدا کیا ہے کہ وہ اپنے خالق کو پہچانے، اس کی عبادت کرے اور عبدِ کامل بن کر زندگی بسر کرے۔ انسان کا حقیقی نصب العین یہی ہے کہ وہ اپنے رب کی رضا اور قرب کے حصول کے لیے ہمہ وقت صراطِ مستقیم پر گامزن رہے۔ یہ قربِ الٰہی تبھی حاصل ہو سکتا ہے جب انسان اُن ذرائع کو اختیار کرے جو خود اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب اور اپنے برگزیدہ بندوں کے ذریعہ ہمیں سکھائے ہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے عبادت کے ساتھ ساتھ مالی قربانی کی بھی تاکید فرمائی ہے۔ خدا تعالیٰ کا فرمان ہے کہ انسان صرف جسمانی عبادات سے نہیں بلکہ اپنے مال و متاع میں سے بھی اس کی راہ میں خرچ کرے تاکہ اس کی محبت اور اخلاص کا عملی ثبوت مہیا ہو۔ اس عمل کو قرآن مجید میں ''انفاق فی سبیل اللہ'' کہا گیا ہے۔ انفاق عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مادہ ''نَفَقَ'' ہے، یعنی نقب لگانا یا سوراخ کرنا۔ اس کی تشریح یوں کی گئی ہے کہ جب بندہ اپنے مال میں سے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے، تو وہ گویا اپنے مال میں ایسا سوراخ کرتا ہے جس کے ذریعہ وہ مال براہِ راست خدا کے حضور پہنچتا ہے۔ چنانچہ انفاق فی سبیل اللہ سے مراد ہے: خالص نیت اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس کی راہ میں مال خرچ کرنا۔

قرآن کریم میں مختلف مقامات پر اس عمل کی ترغیب دی گئی ہے اور ان لوگوں کی تعریف کی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں کھلے دل سے مال خرچ کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ (آل عمران 93) یعنی تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔

اسلام میں صدقات کی دو اقسام ہیں ایک لازمی جیسا کہ زکوٰۃ اور دوسری طوعی جیسے صدقات۔ ان دونوں اقسام کے لحاظ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دور پر نظر ڈالی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ کس طرح وہ اپنا تن من دھن قربان کرنے کو ہمہ وقت تیار تھے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡہُ یعنی اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ کیا عالی مقام ہے ان پاک روحوں کا جن کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ کی مثال ستاروں کی مانند ہے تم ان میں سے جس کسی کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''بیکار اور نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے

سے کوئی اس میں داخل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ نص صریح ہے لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ (آل عمران:93) جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہوسکتے ہو۔ کیا صحابہ کرام مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تو پھر کہیں جاکر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہوتی، ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولا کریم کی رضامندی کا نشان ہے، کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟ بات یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہوسکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جاسکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پروا نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے''۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 76-75 ایڈیشن 1984ء)

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی آیت نازل ہوتی تو صحابہ کرام اس پر فوری عمل کرنے کی کوشش کرتے۔ چنانچہ جب آیت لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ انصاریؓ جن کے کھجوروں کے باغات تھے اور ان میں سب سے عمدہ باغ 'بیرحاء' نامی تھا جو آپؐ کو بہت پسند تھا آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یہ باغ میں اللہ کی راہ میں دیتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس نیکی کو قبول کرے گا اور میرے آخرت کے ذخیرے میں شامل کرے گا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی ہدایت پر حضرت ابوطلحہؓ نے وہ باغ اپنے قریبی رشتہ داروں اور چچیرے بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ (بخاری کتاب الاشربۃ)

اسی طرح حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗۤ اَضۡعَافًا کَثِیۡرَۃً یعنی کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسنہ دے تا کہ وہ اس کے لیے اسے کئی گنا بڑھائے تو حضرت ابوالدعداعؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میرے پاس دو باغ ہیں۔ اگر میں ان میں سے ایک صدقہ کر دوں تو کیا مجھے جنت میں ایسا ہی باغ ملے گا؟ فرمایا ہاں۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ کیا میری بیوی اور بیٹا بھی میرے ساتھ ہوں گے؟ فرمایا ہاں۔ اس پر ابوالدعداع نے کہا کہ میں اپنا بہترین باغ خدا کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ (تفسیر کبیر رازی جلد 6 صفحہ نمبر 166)

صحابہ کرام کا یہی وہ طرزِ عمل تھا جس کی اقتداء سے ہدایت نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں آمد سے خدا کا حصہ پہلے الگ کرنے اور بروقت زکوٰۃ کی ادائیگی کا یہ عالم تھا کہ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس زکوٰۃ کی کھجور لائی جاتی تو ہر شخص اپنی زکوٰۃ لاتا اور نوبت یہاں تک پہنچتی کہ کھجور کا ایک ڈھیر لگ جاتا۔

(صحیح البخاری کتاب الزکاۃ باب اخذ صدقۃ التمر)

حضرت ابومسعود انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صدقہ کرنے کا ارشاد فرماتے تو ہم میں سے کوئی بازار کو جاتا اور وہاں لوگوں کے بوجھ اٹھاتا اور اسے اجرت کے طور پر ایک مُد اجرت ملتی تو وہ اسے صدقہ کرتا۔ ان میں سے بعضوں کا اب یہ حال ہے کہ ایک ایک لاکھ درہم ان کے پاس موجود ہیں۔ (بخاری کتاب الاجارۃ)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا، دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور علم وحکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے۔

(بخاری کتاب الزکوۃ باب انفاق المال فی حقہ)

یہاں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے مابین قابل رشک مسابقت کو یاد کریں۔ یہ رشک حسد والا نہیں بلکہ ایمان میں ترقی کرنے والا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اللہ کی راہ میں اپنا تمام مال لٹادینے کے لیے ضرب المثل ہیں اور ایسا کئی بار ہوا۔ ہجرت مدینہ کے موقع پر آپؓ نے دو اونٹنیاں تیار کیں اور ایک رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تحفۃً پیش کی۔ تاہم رسول اللہ ﷺ نے اسے بغیر قیمت قبول نہ کیا۔ ہجرت کے سفر کے دوران حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنا سارا مال پانچ یا چھ ہزار درہم بھی اپنے ساتھ لے لیا تا کہ راستے میں یا بعد میں خدا کی راہ میں کام آسکے۔ (البدایہ جلد 3 صفحہ 179)

غزوہ تبوک کا واقعہ تو ایسا پر لطف ہے کہ تاریخ اسلام میں امر ہو گیا۔ حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا اور اتفاق سے ان دنوں میرے پاس مال بھی تھا، میں نے (دل میں) کہا: اگر میں ابوبکرؓ سے کسی دن آگے بڑھ سکوں گا تو آج کے دن آگے بڑھ جاؤں گا، پھر میں اپنا آدھا مال آپ کے پاس لے آیا، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟'' میں نے عرض کیا: اتنا ہی (ان کے لیے بھی چھوڑا ہے) اور ابوبکرؓ وہ سب مال لے آئے جو ان کے پاس تھا، تو آپ نے پوچھا: ''ابوبکر! اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟'' تو انہوں نے عرض کیا: ان کے لیے تو اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ کر آیا ہوں، میں نے (اپنے جی میں) کہا: وَاللّٰہِ لَا اَسۡبِقُہٗ اِلٰی شَیۡءٍ اَبَدًا یعنی اللہ کی قسم! میں ان سے کبھی بھی آگے نہیں بڑھ سکوں گا۔

(سنن ترمذی کتاب المناقب عن رسول اللہ ﷺ)

غزوہ تبوک کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے امراء کو اللہ کی راہ میں مال اور سواری مہیا کرنے کی تحریک فرمائی تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے ایک سو اوقیہ یعنی تقریباً چار ہزار درہم دئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ عثمان بن عفانؓ اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ زمین پر اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے دو خزانے ہیں جو اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرتے ہیں۔ (السیرۃ الحلبیہ جلد 3 صفحہ 184)

صحابہ کرام سے جب بھی حصول زکوٰۃ کے لئے رابطہ کیا جاتا تو وہ اپنی استطاعت سے بڑھ کر، مِمَّا تُحِبُّوۡنَ کے حوالے سے اپنے مال کا بہترین حصہ پیش کرنے کی کوشش

کرتے۔ تاہم محصّلین کو اضافی وصولی کی اجازت نہ تھی۔ ایسے معاملات رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیے جاتے۔ حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ ایک بار میں ایک شخص کے پاس زکوٰۃ کے حصول کے لئے پہنچا تو میں نے اس پر صرف ایک بنت مخاض کی زکاۃ واجب پائی۔ اس پر وہ بولا کہ بنت مخاض میں نہ تو دودھ ہے اور نہ وہ اس قابل ہے کہ سواری کی جا سکے، یہ لو ایک اونٹنی جوان، بڑی اور موٹی، میں نے اس سے کہا: میں ایسی چیز کبھی نہیں لے سکتا جس کے لینے کا مجھے حکم نہیں، البتہ اگر رسول ﷺ قبول فرما لیتے ہیں تو میں بھی اسے لے لوں گا۔ جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے معاملہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم پر واجب تو بنت مخاض ہی ہے، لیکن اگر تم خوشی سے اسے دے رہے ہو تو اللہ تمہیں اس کا اجر عطا کرے گا اور ہم اسے قبول کر لیں گے۔ اس پر وہ اونٹنی قبول کر لی گئی اور آنحضور ﷺ نے اس کے مال میں برکت کی دعا کی۔ (سنن ابی داؤد کتاب الزکوۃ)

حضرت سعر بن دیسمؓ بیان کرتے ہیں کہ محصلین زکوٰۃ میری بکریوں کی زکوٰۃ کے حصول کے لئے آئے۔ میں نے کہا: مجھے کیا دینا ہو گا؟ انہوں نے کہا: ایک بکری، میں نے ایک بکری کی طرف قصد کیا جو دودھ اور چربی سے بھری ہوئی تھی، لیکن انہوں نے اسے لینے سے انکار کیا کہ یہ بکری پیٹ والی (حاملہ) ہے اور ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایسی بکری لینے سے منع کیا ہے، پھر میں نے کہا: تم کیا لو گے؟ انہوں نے کہا: ایک برس کی بکری جو دوسرے برس میں داخل ہو گئی ہو یا دو برس کی جو تیسرے میں داخل ہو گئی ہو، میں نے ایک موٹی بکری جس نے بچہ نہیں دیا تھا مگر بچہ دینے کے لائق ہونے والی تھی کا قصد کیا، اسے نکال کر ان کے پاس لایا تو انہوں نے اسے لے لیا۔ (سنن ابی داؤد کتاب الزکاۃ باب فی زکاۃ السائمۃ)

قرآن کریم کے آغاز میں ہی کفار و منافقین کو فرمایا گیا ہے کہ فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ یعنی ان کی تجارت نفع مند نہ ہوئی۔ لیکن رَبِحَ صُهَيْبٌ وہ عظیم الشان خوشخبری تھی جو رسول اللہ ﷺ نے حضرت صہیب بن سنانؓ کو سنائی جب وہ اسلام اور اپنے محبوب آقا رسول اللہ ﷺ کو مقدم کر کے اپنا سب کچھ مکہ میں چھوڑ آئے۔ حضرت صہیبؓ جب ہجرتِ مدینہ کے لیے نکلے تو مشرکین کے ایک گروہ نے آپؓ کا تعاقب کیا تو آپ اپنی سواری سے اترے اور مشرکین مکہ کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میں تمہارے ماہر تیراندازوں میں سے ہوں۔ اللہ کی قسم! تم مجھ تک نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ جتنے تیر میرے پاس ہیں وہ سب تمہیں مار نہ لوں۔ پھر مَیں اپنی تلوار سے تمہیں ماروں گا یہاں تک کہ میرے ہاتھ میں کچھ بھی نہ رہے۔ لہٰذا تم لوگ اگر میرا مال چاہتے ہو تو میں تمہیں اپنے مال کے بارے میں بتا دیتا ہوں کہ میرا مال کہاں ہے اور تم میرا راستہ چھوڑ دو۔ ان لوگوں نے کہا ٹھیک ہے۔ چنانچہ حضرت صہیبؓ نے بتا دیا اور جب وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس سودے نے ابو یحییٰ کو فائدہ پہنچایا۔ سودا نفع مند ہوا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ۔ (الطبقات الکبری لابن سعد جلد 3 صفحہ 172-171)

حضرت عبداللہ بن زیدؓ کے متعلق روایات میں ملتا ہے کہ آپ نے اپنا وہ مال صدقہ کیا جس کے علاوہ آپؓ کے پاس کچھ اَور نہیں تھا اور وہی آپ کا اور آپ کے بیٹے کا ذریعہ معاش تھا۔ جب یہ مال صدقہ کر دیا تو ان کے والد رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! عبداللہ بن زیدؓ نے اپنا مال صدقہ کیا ہے اور وہ اس کے ذریعہ زندگی بسر کر رہے تھے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے آپ کو بلا کر فرمایا کہ یقیناً اللہ نے تجھ سے تیرا صدقہ قبول کر لیا جو تو نے دیا البتہ اس کو میراث کے طور پر اپنے والدین کو لوٹا دے۔ (معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم الاصبھانی جلد 3 صفحہ 149)

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ جب میں بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور پوچھا کیا تم نے وصیت کر دی ہے۔ میں نے عرض کی جی۔ آپؐ نے پوچھا کتنی؟ مَیں نے عرض کی میرا سارا مال اللہ کی راہ میں۔ آپ ﷺ نے پوچھا تو اپنی اولاد کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ مَیں نے عرض کی وہ مالدار ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ پھر دسویں حصے کی وصیت کر دو۔ حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ میں اسی طرح کہتا رہا اور آپؐ اسی طرح فرماتے رہے۔ حضرت سعدؓ زیادہ مال صدقہ کرنا چاہتے تھے اور آنحضرت ﷺ کم کرنے کی تلقین فرما رہے تھے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا ایک تہائی مال کی وصیت کر دو اور ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے۔ (سنن نسائی کتاب الوصایا باب الوصیۃ بالثلث) یہ بے لوث جذبہ ہی تھا جس نے ان صحابہ اور ان کی اولاد در اولاد کو بے انتہا انعامات سے نوازا۔

سریّہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ کے دوران حضرت قیس بن سعد بن عبادہؓ کی فیاضی اور دریا دلی کا یوں ذکر ملتا ہے کہ آپ نے ایسے حالات میں لشکر سے ہی متعدد اونٹ قرض لیے اور ذبح کر کے لشکر کو کھلائے، بالآخر امیر لشکر نے انھیں منع کر دیا کہ کہیں ایسا نہ ہو اونٹ ختم ہی ہو جائیں اور دوران سفر دشواری پیش آئے۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ سیف البحر)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صحابہ کرام کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا: ''آنحضرت ﷺ کے زمانے میں غریب اپنی طاقت کے لحاظ سے خرچ کرتا تھا اور امیر اپنی وسعت کے لحاظ سے خرچ کرتا تھا۔ غریب صحابہ بھی بے چین رہتے تھے کہ کاش ہمارے پاس بھی مال ہو تو ہم بھی خرچ کریں۔ جب جہاد کے لئے جانے کے لئے، باوجود ان کی خواہش کے، مالی تنگی اور سامان کی کمی کی وجہ سے ان کو پیچھے رہنا پڑتا تھا تو ان کی آنکھیں آنسو بہاتی تھیں اور ان کے دل بے چین ہوتے تھے۔ اور یہ اتنی سچی بے چینی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے جو دلوں کا حال جاننے والا ہے اس نے بھی یہ گواہی دی کہ یہ بے چین دل اور آنسو بہاتی آنکھیں بناوٹ نہیں تھیں بلکہ حقیقت میں ان کی یہ کیفیت ہوتی تھی۔ اللہ کرے کہ آج ہماری قربانیوں کی تڑپ بھی اسی طرح سچی تڑپ ہو جس طرح پہلوں کی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے ساتھ ملاتے ہوئے پاک نمونے قائم کرنے کی توفیق دے۔ (خطبہ جمعہ 31؍ مارچ 2006ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اس بابرکت اسوہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

ہم تو ہردم چڑھ رہے ہیں اِک بلندی کی طرف

Wittlich

یکم مئی کو جرمنی بھر کی جماعتوں نے تبلیغ ڈے منایا جس میں اسلام کا پیغام پہنچانے کے لیے مختلف ذرائع استعمال کیے گئے۔ ان میں سے ایک ذریعہ فلائرز کی تقسیم بھی تھا۔ چنانچہ جماعت وِٹلش کے احباب نے اس روز نماز تہجد و فجر مسجد میں باجماعت ادا کی اور صبح 8 بجے فلائرز کی تقسیم کا سفر شروع ہوا۔ شاملین نے گھروں کے باہر لگے پوسٹ بکس میں فلائرز ڈالے نیز راہگیروں میں بھی تقسیم کئے گئے۔ اس طرح کل دو ہزار فلائرز تقسیم کئے گئے۔ اس پروگرام میں 7 انصار، 8 خدام اور 2 اطفال شامل ہوئے۔ پروگرام کے اختتام پر مسجد میں ریفریشمنٹ کروائی گئی۔

10 مئی بروز ہفتہ دعوت الی اللہ کی غرض سے پہلے فیملی ڈے کا انعقاد کیا گیا۔ محترم امیر صاحب جماعت جرمنی کی منظوری کے بعد پروگرام کی تیاری کا آغاز کیا گیا۔ مختلف ذرائع سے پروگرام کی تشہیر کی گئی۔ مقررہ دن صبح دس بجے ہی مہمانان کی آمد شروع ہو گئی جن میں شہری انتظامیہ، پولیس کے اعلیٰ افسران، مذہبی شخصیات اور تعلیم کے شعبہ سے منسلک احباب وخواتین شامل ہوئے۔ مہمانان کو جماعت کا تعارف کروایا گیا جنہوں نے بہت مثبت خیالات کا اظہار کیا اور جماعت کے کاموں کو سراہتے ہوئے ماٹو ’’محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں‘‘ کو بہت پسند کیا۔ اس پروگرام میں جرمن مہمانوں کے علاوہ، افغانی، ترکی، مراکو، جنوبی امریکہ، کُرد، عرب اور نائیجیریا سے تعلق رکھنے والے مہمان بھی شامل ہوئے جن کی کل تعداد 76 تھی۔ بچوں کی تفریح کے لئے مختلف سامان میسر تھے جس سے وہ بہت محظوظ ہوئے۔ مہمانوں کی ضیافت کے لیے لجنہ نے اپنے گھروں سے مختلف اشیاء تیار کر کے بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ شاملین کو اسلام کا حقیقی پیغام سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور پروگرام کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

(جاوید اقبال ناصر، مربی سلسلہ)

Bad Marienberg

جماعت Bad Marienberg کو بین المذاہب مکالمہ اور یکجہتی کے لئے کام کرنے کا موقع مل رہا ہے، الحمدللہ۔ اسی سلسلہ میں جماعت Bad Marienberg کی تاریخ میں پہلی بار 8 مئی 2025ء کو ایک پروٹسٹنٹ گرجاگھر میں قرآن کریم کی تلاوت کی گئی جس کا اہتمام پروٹسٹنٹ چرچ سے تعلق رکھنے والے پادری کارل جیکوبی نے کیا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے تلاوت قرآن کریم کی سعادت مکرم انیق احمد صاحب مربی سلسلہ کے حصہ میں آئی۔ اس موقع پر مربی صاحب موصوف نے ہی جماعت کا تعارف بھی کروایا۔

11 مئی کو گاڑیوں کے ایک میلہ میں سٹال لگایا گیا جس پر روایتی پاکستانی باربی کیو پیش کرنے کے ساتھ بہت سے جرمن احباب سے ملاقاتیں ہوئیں اور جماعت کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا۔ بہت سے زائرین نے بتایا کہ وہ جماعت احمدیہ کے فلاحی کاموں کے بارے میں علم رکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مذہبی یکجہتی، اتحاد اور امن کو فروغ دیتی ہے۔ اس موقع پر بہت سے سیاستدان بھی موجود تھے جنہیں جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ اس طرح گاڑیوں کا یہ میلہ جماعت کا پیغام پہنچانے کا بھی ذریعہ بن گیا، الحمدللہ۔

21 اپریل 2025ء کو مجلس انصاراللہ کے زیر اہتمام 30 بے گھر افراد کو کھانا مہیا کیا گیا۔ اس پروگرام کی خبر مقامی اخبار Wäller Blättchen نے بھی دی اور جماعت کے فلاحی کاموں کی تعریف کی۔

(مظفر احمد خواجہ۔Bad Marienberg)

Alzey

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یکم مئی کو مرکزی ہدایات کے مطابق تبلیغ ڈے منایا گیا۔ صبح وقتِ مقررہ پر احباب سفید اور نیلے رنگ کی شرٹس میں ملبوس نماز سنٹر میں آئے جن پر ’ہم سب جرمنی کے لیے ہیں‘ اور ’مسلمان امن کے لیے ہیں‘ لکھا تھا۔ دعا کے ساتھ پیدل سفر کا آغاز کیا گیا جس میں شہر کے مختلف اہم مقامات کا چکر لگایا گیا۔ لوگوں کو فلائرز بھی دیے گئے نیز شہر میں سرکاری طور پر ہونے والی تقریب میں بھی شامل ہونے کا موقع ملا جس میں شہر کے میئر، انتظامیہ کے افسران اور مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے مردو خواتین شامل تھے۔ اس موقع پر انہیں بھی

بقیہ صفحہ 47 پر

Alzey

Bad Marienberg

Wittlich

اے طالبانِ دولت، ظلِ ہما یہی ہے

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مالی قربانیاں

مکرم مولانا لئیق احمد بلال صاحب۔مربی سلسلہ

مالی قربانی انسان کے دل کی صفائی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کی مضبوطی کا ایک ذریعہ ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَاَنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَلَا تُلۡقُوۡا بِاَیۡدِیۡکُمۡ اِلَی التَّہۡلُکَۃِ وَاَحۡسِنُوۡا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ (سورۃ البقرۃ: 196) اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں (اپنے تیئں) ہلاکت میں نہ ڈالو۔اور احسان کرو یقیناً اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو حکم دیا ہے کہ تم میری راہ میں میرے دین کے اشاعت کے لیے خرچ کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اس خرچ سے کسی وجہ سے رک جاؤ، یقیناً یاد رکھو کہ اگر تم نے انفاق فی سبیل اللہ نہ کیا تو پھر اس کا مطلب یہ ہو گا کہ تم اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہو گے اور احسان کرو، یعنی کوئی نیکی کرے تو اس سے بڑھ کر نیکی کرو۔اگر تم ایسا کرو گے تو پھر یاد رکھو کہ تمہارا پیدا کرنے والا پیارا خدا بھی تم سے محبت کرے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ”ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں۔ان میں سے ایک کہتا ہے۔اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اَور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اَور پیدا کر۔دوسرا کہتا ہے اے اللہ! روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے اور اس کا مال و متاع برباد کر دے“۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب قول اللہ فَاَمَّا مَنۡ اَعۡطٰی وَ اتَّقٰی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

”ہماری جماعت کا بہت بڑا حصہ غربا کا ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ باوجودیکہ یہ غربا کی جماعت ہے تاہم میں دیکھتا ہوں کہ ان میں صدق ہے اور ہمدردی ہے اور وہ اسلام کی ضروریات سمجھ کر حتی المقدور اس کے لئے خرچ کرنے سے فرق نہیں کرتے“۔(ملفوظات جلد 8 صفحہ 25)

نیز فرمایا: ''میں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے''۔
(ملفوظات جلد 8 صفحہ 394)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء بھی مالی قربانی کی تاکید کرتے رہے ہیں چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ فرماتے ہیں: ''پس خوب یاد رکھو کہ انبیاء جو چندے مانگتے ہیں تو اپنے لئے نہیں بلکہ انہی چندہ دینے والوں کو کچھ دلانے کے لئے۔ اللہ کے حضور دلانے کی بہت سی راہیں ہیں ان میں سے یہ بھی ایک راہ ہے''۔ (حقائق الفرقان جلد 1 صفحہ 420)

مالی قربانی کے نتیجہ میں انسان کو دین میں مضبوطی بھی حاصل ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ فرماتے ہیں:

''روحانی طور پر اس انفاق کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے اپنا مال خرچ کرتا ہے وہ آہستہ آہستہ دین میں مضبوط ہوتا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے میں نے اپنی جماعت کے لوگوں کو بارہا کہا ہے کہ جو شخص دینی لحاظ سے کمزور ہو وہ اگر اَور نیکیوں میں حصہ نہ لے سکے اس سے چندہ ضرور لیا جائے کیونکہ جب وہ مال خرچ کرے گا تو اس سے اس کو ایمانی طاقت حاصل ہوگی اور اس کی جرأت اور دلیری بڑھے گی اور وہ دوسری نیکیوں میں بھی حصہ لینے لگ جائے گا''۔ (تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 612)

انفاق فی سبیل اللہ سے انسان قربِ الٰہی بھی حاصل کر لیتا ہے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ؒ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سنو تمہیں اس خرچ کے لئے اس لئے بلایا جا رہا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی محبت کو دنیا میں قائم کرو اور انفاق فی سبیل اللہ کرو۔ تمہیں صرف 'انفاق' کے لئے نہیں بلایا جاتا تم سے یہ بھی نہیں کہا جا رہا کہ اپنے اموال لاؤ اور جماعت کے سامنے پیش کرو بلکہ تمہیں کہا جا رہا ہے کہ اپنے اموال اس لئے لاؤ اور پیش کرو تا انسان اللہ کے راستہ پر کامیابی کے ساتھ اور بشاشت کے ساتھ اور فراخی کے ساتھ چلنا شروع کر دے اور یہ راہیں اسے اس کے محبوب ربّ تک پہنچا دیں''۔ (خطبات ناصر جلد 2 صفحہ 357)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ فرماتے ہیں:

''ہمیشہ خدمت دین کی خاطر دل کھولنے والوں کے ساتھ ویسے ہی لوگ اور پیدا ہوتے رہتے ہیں جو نہ صرف اموال خرچ کرنے میں تردّد نہیں کرتے بلکہ وقت خرچ کرنے میں بھی تردّد نہیں کرتے۔ انہی کی طرح نیک بنتے چلے جاتے ہیں اور یہ سلسلے کی اہم ضرورت ہے جسے ہمیں پورا کرنا چاہئے''۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 26/جون 1998ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''یہ زمانہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے اس میں ایک جہاد مالی قربانیوں کا جہاد بھی ہے کیونکہ اس کے بغیر نہ اسلام کے دفاع میں لٹریچر شائع ہو سکتا ہے، نہ قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں ترجمے ہو سکتے ہیں، نہ یہ ترجمے دنیا کے کونے کونے میں پہنچ سکتے ہیں۔ نہ مشن کھولے جا سکتے ہیں، نہ مربیان، مبلغین تیار ہو سکتے ہیں اور نہ مربیان، مبلغین جماعتوں میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔ نہ ہی مساجد تعمیر ہو سکتی ہیں۔ نہ ہی سکولوں، کالجوں کے ذریعہ سے غریب لوگوں تک تعلیم کی سہولتیں پہنچائی جا سکتی ہیں۔ نہ ہی ہسپتالوں کے ذریعہ سے دکھی انسانیت کی خدمت کی جا سکتی ہے۔ پس جب تک دنیا کے تمام کناروں تک اور ہر کنارے کے ہر شخص تک اسلام کا پیغام نہیں پہنچ جاتا اور جب تک غریب کی ضرورتوں کو مکمل طور پر پورا نہیں کیا جاتا اس وقت تک یہ مالی جہاد جاری رہنا ہے۔ اور اپنی اپنی گنجائش اور کشائش کے لحاظ سے ہر احمدی کا اس میں شامل ہونا فرض ہے''۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 31/مارچ 2006ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور پر نظر دوڑائی جائے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مالی قربانیوں کی بے شمار مثالیں نظر آتی ہیں۔ حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب ؓ نے اپنی تمام دولت اور وسائل کو اللہ کی راہ میں خرچ کیا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان بے مثال قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''خدا تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں۔ سب سے پہلے میں اپنے ایک روحانی بھائی کے ذکر کرنے کے لئے دل میں جوش پاتا ہوں جن کا نام ان کے نور اخلاص کی طرح نورِ دین ہے میں اُن کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مالِ حلال کے خرچ سے اعلاء کلمہ اسلام کے لئے وہ کر رہے ہیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں''۔ (فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 35)

حضرت سائیں دیوان شاہ صاحب ؓ اپنے بار بار قادیان جانے کی وجہ یوں بیان کرتے ہیں: ''میں چونکہ غریب ہوں۔ چندہ تو نہیں دے سکتا۔ قادیان جاتا ہوں تا کہ مہمان خانہ کی چارپائیاں بُن آؤں تا کہ میرے سر سے چندہ اتر جائے''۔ (اصحاب احمد جلد 13 صفحہ 9)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب ؓ بیان کرتے ہیں کہ چوہدری رستم علی خاں صاحب مرحوم انسپکٹر ریلوے تھے۔ ایک سو پچاس روپیہ اُن کو ماہوار تنخواہ ملتی تھی۔ بڑے مخلص اور ہماری جماعت کے قابلِ ذکر آدمی تھے۔ وہ بیس روپیہ ماہوار اپنے گھر کے خرچ کے لئے اپنے پاس رکھ کر باقی کل تنخواہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیج دیتے تھے اور ہمیشہ اُن کا یہ قاعدہ تھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ ؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 13 صفحہ نمبر 360)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی ؓ دل و جان سے حضرت اقدس مسیح موعودؑ پر فدا تھے۔ آپؑ نے ایک دفعہ ایک کتاب کی اشاعت کے سلسلہ میں فرمایا کہ کپورتھلہ کی جماعت اس کی اشاعت کا خرچ برداشت کرے۔ حضرت منشی صاحب نے فوراً جا کر اپنی اہلیہ محترمہ کا زیور فروخت کیا اور خود ہی اشاعت کا خرچ برداشت کیا۔

(313 اصحاب صدق و صفا صفحہ 36)

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ؓ کو جماعت کے لئے غیر معمولی مالی قربانی کی توفیق ملی یہاں تک کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے انہیں تحریری سند دی کہ آپ کو قربانی کی ضرورت نہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے گورداسپور میں مقدمہ کے وقت مالی تحریک فرمائی تو جس دن انہیں تنخواہ ملی اسی دن اس مالی تحریک کا علم ہوا اور ساری تنخواہ 450 روپے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں بھیج دیئے۔ کسی دوست نے گھر کی ضرورت کے لئے کچھ پیسے رکھنے کا کہا تو جواب دیا کہ ''خدا کا مسیح کہتا ہے کہ دین کے لئے ضرورت ہے۔ تو پھر اور کس کے لئے رکھ سکتا ہوں''۔

(313 اصحاب صدق و صفا صفحہ 204)

حضرت منشی اروڑے خان صاحبؓ کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں: ''مجھے وہ نظارہ نہیں بھولتا اور نہیں بھول سکتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ ایک دن باہر سے مجھے کسی نے آواز دے کر بلوایا اور خادمہ یا کسی بچہ نے بتایا کہ دروازہ پر ایک آدمی کھڑا ہے اور وہ آپ کو بلا رہا ہے۔ مَیں باہر نکلا تو منشی اروڑے خان صاحبؓ مرحوم کھڑے تھے۔ وہ بڑے تپاک سے آگے بڑھے، مجھ سے مصافحہ کیا اور اس کے بعد انہوں نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے انہوں نے اپنی جیب سے دو یا تین پونڈ نکالے اور مجھے کہا کہ یہ اماں جان کو دے دیں اور یہ کہتے ہی ان پر ایسی رِقّت طاری ہوئی کہ چیخیں مار کر رونے لگ گئے۔... جب ان کو ذرا صبر آیا تو مَیں نے ان سے پوچھا کہ آپ روئے کیوں ہیں۔ وہ کہنے لگے میں غریب آدمی تھا مگر جب بھی مجھے چھٹی ملتی، مَیں قادیان آنے کے لیے چل پڑتا تھا سفر کا بہت سا حصہ مَیں پیدل ہی طے کرتا تھا تا کہ سلسلہ کی خدمت کے لیے کچھ پیسے بچ جائیں۔ مگر پھر بھی روپیہ ڈیڑھ روپیہ خرچ ہو جاتا۔ یہاں آ کر جب مَیں امراء کو دیکھتا کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لیے بڑا روپیہ خرچ کر رہے ہیں تو میرے دل میں خیال آتا کہ کاش میرے پاس بھی روپیہ ہو اور مَیں حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں بجائے چاندی کا تحفہ لانے کے سونے کا تحفہ پیش کروں۔ آخر میری تنخواہ کچھ زیادہ ہوگئی اور مَیں نے ہر مہینے کچھ رقم جمع کرنی شروع کر دی اور مَیں نے اپنے دل میں یہ نیّت کی کہ رقم اس مقدار تک پہنچ جائے گی جو میں چاہتا ہوں تو مَیں اسے پونڈوں کی صورت میں تبدیل کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کروں گا... مگر جب میرے دل کی آرزو پوری ہوگئی اور پونڈ میرے پاس جمع ہو گئے تو... حضرت مسیح موعودؑ کی وفات ہو گئی''۔

(روزنامہ الفضل 28 اگست 1941ء)

حضرت میاں محمد حسن صاحبؓ کی مسجد مبارک کی تعمیر کے لیے مالی قربانی کے بارے میں حضرت عبدالرحیم صاحبؓ بطور سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:

''اس چندہ کی تحریک کرتے ہوئے مجھے اس بات کے اظہار کی بھی خوشی ہے کہ جماعت نے اس طرف ایک حد تک توجہ کی ہے اور بعض مخلصین نے قابلِ تقلید نمونے دکھائے ہیں۔ ان میں سے ... میاں محمد حسن صاحب دفتری دفتر میگزین قادیان ہیں جنہوں نے پہلے حسبِ استطاعت نقد چندہ میں حصہ لیا پھر اس کے بچے رحمت علی نے خواب دیکھا کہ میرے والد یعنی میاں محمد حسن صاحب مذکور نے میری مرحومہ والدہ کا بقیہ زیور مسجد کے چندہ میں دے دیا ہے۔ اس پر میاں محمد حسن صاحب نے تمام زیور اسی روز مسجد مبارک کے چندہ میں دے دیا جو ایک غریب انسان کی طاقت سے بڑھ کر ہے۔''

(اخبار بدر۔ 16 مئی 1907ء صفحہ 10)

حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیرویؓ نے رسالہ 'ازالہ اوہام' کی طباعت کے لیے تین صد روپیہ بھجوایا لیکن جب اُنہیں معلوم ہوا کہ حضرت اقدسؑ کو روپیہ کی مزید ضرورت ہے تو فوراً ایک سو روپیہ اَور بھیج دیا۔ اس حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اخویم مکرم حکیم فضل دین صاحب بھیروی نے علاوہ اس تین سو روپے کے جو پہلے بھیجا تھا اب ایک سو روپیہ اَور بھیج دیا۔ نہایت خوشی کی بات ہے کہ حکیم فضل دین صاحب اپنے مخدوم مولوی حکیم نور دین صاحب کے رنگ میں ایسے رنگین ہو گئے ہیں کہ نہایت اولوالعزمی سے ایثار کے طور پر ان سے اعلیٰ درجہ کے اعمال صالحہ صادر ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہ سو روپیہ بعض زیورات کے فروخت سے محض ابتغاءً لمرضات اللہ بھیجا ہے۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء''۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 623)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے مخلصین کی فدائیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''مَیں اپنی جماعت کے محبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہوں کہ ان میں سے نہایت ہی کم معاش والے جیسے میاں جمال الدین اور خیر الدین اور امام الدین کشمیری میرے گاؤں سے قریب رہنے والے ہیں وہ تینوں غریب بھائی بھی جو شاید تین آنہ یا چار آنہ روز مزدوری کرتے ہیں۔ سرگرمی سے ماہوار چندہ میں شریک ہیں۔ ان کے دوست میاں عبدالعزیز پٹواری کے اخلاص سے بھی مجھے تعجب ہے کہ باوجود قلت معاش کے ایک دن سو روپیہ دے گیا کہ مَیں چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں خرچ ہو جائے۔ وہ سو روپیہ شاید اس غریب نے کئی برسوں میں جمع کیا ہو گا۔ مگر للّٰہی جوش نے خدا کی رضا کا جوش دلایا''۔

(ضمیمہ انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 حاشیہ صفحہ 313-314)

یہ مثالیں اس بات کی غمازی کرتی ہیں کہ غربت کے باوجود ان افراد نے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''جماعت کی تاریخ میں ان قربانی کرنے والوں کے نام محفوظ ہیں۔ یہ لوگ جو خدا کی رضا حاصل کرنے کا ایک خاص جوش رکھتے تھے خواہ انہوں نے معمولی قربانیاں کیں یا زیادہ، ان کا نام مسیح موعودؑ کے مشن کے مددگاروں میں شامل ہو گیا، تاریخ نے محفوظ کر لیا۔ ایک اَور بزرگ کا بھی ذکر کر دوں۔ یہ معذور اور غریب تھے ان کا نام حافظ معین الدین صاحب تھا۔ ان کی طبیعت میں بڑا جوش تھا کہ وہ سلسلہ کی خدمت کریں، اس کے لیے قربانی کریں حالانکہ بڑی تنگی میں گزارہ کرتے تھے اور بوجہ معذوری کے ان کا کوئی کام بھی نہیں تھا۔ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پرانا خادم سمجھ کر کچھ تحفہ دے دیا کرتے تھے لیکن حافظ صاحب کا یہ اصول تھا کہ وہ اس طرح کی رقم جو تحفے کے طور پر انہیں ملتی تھی کبھی اپنی ذاتی ضروریات پر خرچ نہیں کرتے تھے بلکہ اس کو سلسلہ کی خدمت کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دیا کرتے تھے اور کبھی کوئی ایسی تحریک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے نہیں ہوئی جس میں انہوں نے حصہ نہ لیا ہو۔ چاہے وہ ایک پیسہ ڈال کر حصہ لیتے لیکن حصہ ضرور لیتے... بعض دفعہ یہ بھی ہوتا تھا کہ حافظ صاحب بھوکے رہ کر بھی یہ خدمت کیا کرتے تھے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جنوری 2024)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ روشن مثالیں آج بھی ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی تعلیمات اور نمونوں سے سبق حاصل کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق دے تا کہ ہماری روحانیت میں اضافہ ہو اور ہم بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکیں۔ آمین

مکرم عرفان احمد خان صاحب

پاپائے روم کی وفات اور نئے پوپ کا انتخاب

17 دسمبر 1936ء کو ارجنٹائن کے دارالحکومت Buenos Aires میں اطالوی تارکین وطن کے ہاں پیدا ہونے والا بچہ Jorge Mario Bergoglio 13 مارچ 2013ء کو مسیحی دنیا کے 266ویں مذہبی رہنما کے عہدہ پر متمکن ہونے کے بعد پوپ فرانسس کہلایا اور 21 اپریل 2025ء کو ایسٹر سوموار کے دن اس دنیا سے رخصت ہوا۔ پوپ کی تدفین اور آخری رسومات میں شرکت کے لئے دنیا بھر سے لاکھوں مسیحی مردوخواتین Rome پہنچے جن میں حکومتوں کے سربراہان بشمول بعض مسلم حکمران شامل تھے۔

مسیحی دنیا میں پوپ کو اس کے پسندیدہ لقب کے ساتھ پکارا جاتا ہے۔ وفات پانے والے پوپ نے منتخب ہونے کے بعد مذکورہ لقب Saint Francis of Assisi سے اظہار عقیدت کے لئے پسند کیا تھا جنہوں نے دنیاوی دولت کو ترک کر کے بے مثال فقر وفاقہ کی زندگی بسر کی۔ خود پوپ فرانسس نے بھی ویٹیکن کی عظیم الشان حیثیت کے باوجود سادہ زندگی بسر کی۔ ویٹیکن میں رہنے کی بجائے Domus Sanctae Marthae میں ایک معمولی فلیٹ میں رہنے کو ترجیح دی۔ وہ Jesuit تھے جو غربت میں زندگی گزارنے کی قسم کھاتے ہیں۔ ان کی سادگی، غریبوں کے مددگار بننے، ان کو قریب رکھنے اور سماجی انصاف پر زور دینے کی پالیسی نے کیتھولک کلیسا میں ایک نئی جہت پیدا کی۔ خاص طور پر دنیا کے غریب ممالک کے لئے وہ ایک غیر معمولی پوپ ثابت ہوئے۔ آپ نے کلیسا کو عاجزی کا سبق اور مذاہب کے درمیان رواداری کو فروغ دینے کی تلقین کی۔ انہوں نے کلیسا سے کہا کہ وہ معاشرتی کنارے پر موجود افراد کے لئے رحم کے دروازے کھولے۔ آپ نے پوپ کے لئے مخصوص گاڑی جس کو امن کار کا نام دیا گیا ہے کو سفری ہسپتال میں تبدیل کر کے غزہ میں زخمی بچوں کے علاج کے لئے تحفہ میں دے دی۔

آپ کے عہد میں رواداری کا جو پیغام دیا گیا اس کی بدولت آپ کی وفات کا دکھ تمام مذاہب کے افراد اور رہنماؤں نے محسوس کیا۔ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی مندرجہ ذیل تعزیتی پیغام بھجوایا:

”مجھے عزت مآب جناب پوپ فرانسس کے وصال کی خبر سن کر گہرا دلی صدمہ پہنچا ہے۔ آپ عمر بھر دکھی اور نادار انسانیت کی خدمت میں کوشاں رہے۔ آپ نے جنگ، ظلم اور ناانصافی کے شکار لوگوں کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ آپ شفقت، انکساری اور ایمان کی ایک ایسی مثال تھے جنہوں نے مختلف مذاہب اور عقائد کے لوگوں کے مابین ہم آہنگی کو فروغ دینے کی بھرپور کوشش کی۔

مکرم مولانا عبدالواسع طارق صاحب مبلغ سلسلہ اٹلی، ویٹیکن میں منعقدہ تقریب میں پوپ Leo XIV کے ساتھ

اپنے دور پاپائیت کے دوران پوپ فرانسس، جماعت احمدیہ مسلمہ کے نمائندگان کو ویٹیکن میں جس عزت و احترام اور اپنائیت سے ملے اس کے لئے ہم ہمیشہ ان کے مشکور رہیں گے۔ میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی جانب سے کیتھولک کلیسا اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے اس کے ممبران سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہوں۔

(الفضل انٹرنیشنل 25 اپریل 2025ء)

8 مئی کو Robert Francis Prevost کو نیا پوپ چنا گیا۔ نئے منتخب ہونے والے پوپ نے اپنے لئے Pope Leo XIV کا لقب پسند کیا۔ ان کے انتخاب پر بھی امام جماعت احمدیہ نے تہنیتی پیغام ارسال کیا اور فرمایا:

”میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی جانب سے رومن کیتھولک چرچ کے تمام ممبران کو پوپ لیو کے انتخاب پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہم اس وقت انسانی تاریخ کے ایک نہایت نازک اور خطرناک دور سے گزر رہے ہیں جہاں روزانہ کی بنیاد پر خطرناک جنگوں اور پرتشدد تنازعات سے لاتعداد بے گناہ اور نہتے انسانوں کے خون سے زمین داغ دار ہو رہی ہے۔ ہم تیسری عالمی جنگ کے دہانے پر کھڑے ہیں۔ لہٰذا میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ پوپ کو دنیا میں حقیقی امن و آشتی کی آواز بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ بلا تفریق رنگ و نسل، عقیدہ ہر معصوم انسان کے حق میں آواز بلند کرنے والے ہوں، آمین۔

بحیثیت امام جماعت احمدیہ عالمگیر میں یقین رکھتا ہوں کہ ہمیں دنیا میں حقیقی امن و سلامتی قائم کرنے کے لئے کی جانے والی ہر کوشش اور اقدام میں بھرپور شرکت کرنی چاہیے اور اس کی حمایت کرنی چاہیے تاکہ انسانیت اپنے خالق کو پہچانے اور اس کی طرف رجوع کرے“۔

(الفضل 14 مئی 2025ء)

باقی صفحہ 30 پر

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار

زیرِ نظر مضمون حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جنوری 2012ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 27 جنوری 2012ء سے انتخاب پر مشتمل ہے۔ (ادارہ)

خداتعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا هَلۡ اَدُلُّكُمۡ عَلٰی تِجَارَةٍ تُنۡجِیۡكُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ اَلِیۡمٍ۔ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَتُجَاهِدُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ بِاَمۡوَالِكُمۡ وَاَنۡفُسِكُمۡ ؕ ذٰلِكُمۡ خَیۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ۔ یَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ وَیُدۡخِلۡكُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ (سورۃ الصّف: 11 تا 13)

قرآن کریم میں جہاں اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے مختلف رنگ میں، مختلف نیکیوں کا ذکر کیا گیا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال اور اپنی مختلف صلاحیتوں کے خرچ کو بھی نیکی قرار دیا گیا ہے۔ سورۃ الصّف کی ان آیات کریمہ میں خصوصی طور پر ہمارے اس زمانہ کے حوالہ سے اموال اور نفوس کی قربانیوں اور ان کے پاکیزہ شیریں ثمرات کا تفصیل کے ساتھ ذکر ہے۔ فرمایا:

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت پر مطلع کروں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے نجات دے گی؟ تم (جو) اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو اور اللہ کے راستے میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہو، یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کر دے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں اور ایسے پاکیزہ گھروں میں بھی جو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ تاریخ اسلام اور اس کے بعد تاریخ احمدیت میں ہمیں ان قربانیوں اور ان کے ثمرات کا یہ مضمون ہر طرف نہایت خوبصورتی سے پھیلا ہوا نظر آتا ہے۔ ہمارے بزرگوں کو ہر دور میں، ہر علاقہ میں خداتعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق بے انتہا نوازا ہے، انہوں نے اِس قرآنی تعلیم کے مطابق قربانیاں پیش کی تھیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’کیا صحابہ کرامؓ مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو اُن کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لیے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تب کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہوسکتی، ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے، کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟‘‘ فرمایا ’’بات یہ ہے کہ خداتعالیٰ کی

رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہوسکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جاسکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لیے تکلیف کی پروا نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اُس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے''۔(ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر 47۔ایڈیشن 2003ء)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قائم کئے ہوئے قربانیوں کے نمونے آج بھی ہم مسیح محمدی کی جماعت میں دیکھ رہے ہیں۔ آج جب دنیا مادی عیش و آرام اور سہولتوں کے لئے اپنے مال خرچ کرتی ہے یا خواہش رکھتی ہے تو احمدی اُن کو ثانوی حیثیت دیتے ہوئے دین کی خاطر قربانیاں دیتے چلے جاتے ہیں۔ قربانیوں کے یہ نمونے صرف پاکستان یا ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ یورپ، افریقہ و امریکہ کے احمدیوں میں کثرت سے ملتے ہیں۔

انڈیا کے ناظم صاحب مال کہتے ہیں کہ خاکسار اور انسپکٹر وقف جدید بجٹ بنانے کے سلسلے میں جماعت کیرولائی، کیرالہ میں دورے پر گئے۔ جب پہنچے تو ایک مخلص دوست سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے کہا مَیں نے ابھی ابھی فرنیچر کا نیا کاروبار شروع کیا ہے۔ میرا نئے سال کا وعدہ وقفِ جدید چار لاکھ روپے لکھ لیں۔ اس کے علاوہ اس کاروبار سے جو بھی مجھے منافع ہوگا، علاوہ اور چندوں کے اس کا بھی دس فیصد مَیں چندہ وقف جدید مزید ادا کروں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا، اُن کا نیا کاروبار چل پڑا۔ انہوں نے اپنی بیوی کو ہدایت کی تھی کہ روز کی کمائی سے چندہ جات کا الگ حساب نکال کر رکھ لیں۔ سال بھر کا جب حساب کیا گیا تو ساڑھے پانچ لاکھ روپیہ وقفِ جدید کا نکلا جو انہوں نے ادا کر دیا اور آئندہ سال کے لئے کہا کہ آئندہ سال میں دس فیصد کی بجائے منافع کا جو پچیس فیصد ہے وہ چندوں میں ادا کروں گا۔

پھر انڈیا سے ہی وقفِ جدید کے انسپکٹر صاحب بیان کرتے ہیں کہ مارچ 2011ء میں خاکسار ایک جماعت میں مالی تحریک کرنے کے لئے پہنچا جہاں ایک خاتون کو جب تحریک کی اور مستورات کی جانی اور مالی قربانیوں کے بارے میں واقعات سنائے تو انہوں نے اپنی ایک ماہ کی تنخواہ کے برابر وعدہ لکھوا دیا۔ اور وہ معمولی ٹیچر تھیں، کوئی ایسی خاص آمدنی نہیں تھی کہ گزارہ بہت اچھا ہوتا ہو۔ کہتے ہیں میں پھر دوسری جگہ پہنچا جہاں اُس خاتون کے والد رہتے تھے۔ وہ صدر جماعت بھی تھے تو اُن کو بتایا گیا کہ آپ کی بیٹی نے بڑی قربانی کی ہے۔ اس پر وہ خوشی سے رو پڑے اور اپنی بڑی بیٹی کو بلایا اور اُس کو کہا کہ تمہاری بہن نے یہ قربانی دی ہے۔ تم اُس سے بڑی ہو تم کیا کہتی ہو۔ تو اُس نے فوراً اُس وعدے پر ایک ہزار روپیہ بڑھا کے اپنا وعدہ لکھوا دیا کہ میں بڑی ہوں اس لئے زیادہ دوں گی۔

سیرالیون کے کمارا صاحب مخلص احمدی ہیں، مالی لحاظ سے کمزور ہیں۔ جب تحریکِ جدید کے چندے کی وصولی کے لئے ان کے گاؤں گیا تو پتہ چلا کہ ان کا کچھ بقایا تھا اور سال بھی ختم ہونے کو تھا۔ جب ان کے گھر گیا تو انہوں نے بتایا کہ میرے پاس اس وقت صرف بیس کپ چاول خریدنے کے لئے رقم ہے تا کہ کل شام تک گھر میں کھانے کا انتظام کیا جاسکے۔ اُس کے علاوہ رقم آنے کی کوئی امید بھی نہیں ہے۔ لیکن مَیں یہ رقم اپنا بقایا ادا کرنے کے لئے پیش کرتا ہوں اور مَیں نے بیوی بچوں کو بتا دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ خود ہی کھانے کا انتظام کرے گا۔ کہتے ہیں کہ اسی رات اُن کی ایک بہن نے دوسرے گاؤں سے ایک بوری چاولوں کی بطور تحفہ بھجوا دی اور اللہ تعالیٰ نے اس کا انتظام فرمایا۔

آئیوری کوسٹ کے ایک نومبائع خادم ہارون صاحب ساندرا شہر میں انڈوں کی تجارت کرتے ہیں، اُن کو جب مقامی معلم نے تربیتی سنٹر میں جاکر تربیت حاصل کرنے کی ترغیب دی تو یہ فوراً تیار ہو گئے اور اپنے ایک اور ساتھی کے ہمراہ ابنگرو میں واقع تربیتی سنٹر میں پہنچ گئے اور تین ماہ کا کورس کیا اور احمدیت سے متعلق اپنی معلومات کو وسیع کیا اور یہ سوچ کر کہ اللہ تعالیٰ کے کام جا رہا ہوں، اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے تجارت کو اپنے ایک چھوٹے بھائی کے سپرد کر گئے اور یہ امید تھی اور توکل تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کو خراب نہیں ہونے دے گا۔ تین ماہ کا کورس مکمل کرنے کے بعد جب واپس لوٹے ہیں تو کہتے ہیں میری حیرت کی انتہا نہیں رہی کہ ایک غیر معمولی منافع تھا جو اُن کو اس عرصے میں ہوا، جو اُن کے ہوتے ہوئے بھی کبھی ان کو نہیں ہوا تھا۔ اور پھر انہوں نے اپنا چندہ پانچ سو سے بڑھا کر ایک ہزار فرانک کر دیا اور پھر اُس میں اللہ تعالیٰ نے مزید برکت ڈالی تو چندہ اور بڑھا دیا اور اب یہ اللہ کے فضل سے چار ہزار فرانک ہر ماہ چندہ ادا کرتے ہیں۔

بوبوشہر کے ایک نومبائع تراورے سلیمان صاحب کہتے ہیں کہ میں نے خطبہ جمعہ میں وقفِ جدید کی اہمیت کے بارے میں سنا تو میں ساری رات سو نہ سکا کہ جماعت اتنے بڑے بڑے کام کر رہی ہے اور ہم اس میں بھرپور حصہ نہیں لے رہے۔ چنانچہ اگلے دن ساڑھے چار ہزار فرانک سیفا چندہ وقفِ جدید ادا کر کے گئے مگر اگلی رات پھر بڑی بے چینی میں کاٹی تو اگلی صبح پھر مشن ہاؤس میں آئے اور پھر ساڑھے چار ہزار فرانک ادا کیا اور کہنے لگے اب میں کچھ پُرسکون ہوں۔

سوئٹزرلینڈ میں ایک نائیجیرین احمدی ادریس صاحب ایک انٹرنیشنل ادارے میں ملازم تھے۔ جب یہ سوئٹزرلینڈ آئے تو انہوں نے یک مشت نو ہزار فرانک مسجد کے اکاؤنٹ میں بھجوائے اور ساتھ ہی نام کے ساتھ اپنا ٹیلیفون نمبر بھی لکھ دیا۔ یہاں کے مبلغ انچارج صاحب کہتے ہیں مجھے لگا کہ یہ کوئی نیا نام ہے، بڑی حیرانی تھی کہ یہ کون ہے، فون پر جب رابطہ کیا تو پوچھا کہ آپ نے اتنی بڑی رقم اکاؤنٹ میں جمع کرائی ہے یہ کیا چیز ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ مجھے یہاں سوئٹزرلینڈ میں آئے تین مہینے ہو گئے ہیں تو اپنا چندہ بھجوایا ہے۔ مبلغ انچارج صاحب نے کہا کہ تین مہینے کا چندہ بھی اتنا نہیں بنتا تو انہوں نے کہا چھ مہینے پہلے مَیں ایک ایسے ملک میں رہتا تھا جہاں جماعت نہیں تھی اور وہ چندہ بھی میرے ذمے بقایا تھا اس لئے مَیں نے یہ اتنی رقم کُل نو ہزار سوئس فرانک بھجوائی ہے۔

ایک پاکستانی احمدی نے جو سوئٹزرلینڈ میں ایک کمپنی میں کام کرتے تھے، چندے کی ادائیگی کے لئے پانچ ہزار سوئس فرانک کا وعدہ لکھوایا۔ کمپنی کی طرف سے پانچ ہزار

کابونس ملنے کی امید تھی۔ لیکن ساتھ اُن کو یہ بھی (خیال) تھا کہ بونس ملے گا تو کچھ ذاتی ضروریات جو ہیں اُن پر خرچ کرنا ہے۔ پھر جب یہ پتہ لگا کہ چندہ ہے، وعدہ بھی اتنا لکھوایا ہوا ہے اور اُس کی ادائیگی کا وقت بھی قریب ہے تو انہوں نے اس کو چندے میں ادا کرنے کے لئے بتادیا کہ ان شاءاللہ یہ چندہ ادا کردوں گا۔ اور کر بھی دیا۔ اور اپنی جو ضرورت ہے وہ پیچھے پھینک دی۔ بعد میں انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اُس پر ایسا فضل فرمایا کہ کمپنی نے اُن کو پانچ ہزار کے بجائے دس ہزار یورو، دوگنا کر کے بونس ادا کیا۔ اس طرح اُن کی ذاتی ضرورت بھی پوری ہوگئی اور وقفِ جدید کا وعدہ بھی پورا ہوگیا۔

بینن کے ایک معلم ایک جگہ تحریکِ جدید کا چندہ لینے گئے تو ایک دوست عبداللطیف صاحب نے اکتیس سو فرانک سیفا چندہ دیا اور کہا کہ دعا کریں اگر اللہ تعالیٰ مزید آمدن بھیج دے تو مزید چندہ بھجوا دوں گا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اُسی ہفتے لطیف صاحب نے معلم کو بلوایا اور مزید سات ہزار فرانک سیفا چندہ دے دیا اور کہا کہ جس دن مَیں نے تمہیں چندہ دیا تھا اُسی دن ایک مریض آ گیا تھا جس کے علاج پر اُس نے پہلے مجھے چونتیس ہزار کی رقم دی لیکن پھر یہ کہتے ہوئے کہ میرے پاس واپسی کا کرایہ نہیں، تین ہزار فرانک واپس لے لیا کہ اس کی مجھے ضرورت ہے اور اکتیس ہزار فرانک مجھے دے دیا۔ کہتے ہیں اس پر فوراً میرے دل نے یہ گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے واقعی دس گنا بڑھا کر یہ رقم دی ہے، اس لئے مَیں اپنا یہ چندہ بڑھا کر سات ہزار تمہیں بھجوا رہا ہوں۔

لائبیریا کے مبلغ ایک جگہ دورے پر گئے تو آٹھ سالہ طفل نے گھر کے اُن کے چھوٹے چھوٹے کام کئے۔ تو مربی صاحب نے خوش ہو کر اُسے پانچ لائبیرین ڈالر انعام دیا۔ نماز کے بعد جب مربی صاحب نے احبابِ جماعت کو تحریکِ جدید کے چندے کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی اور خاص طور پر زور دیا کہ بچوں کو بھی ضرور شامل کیا کریں تو وہی بچہ اُٹھا اور اپنے والد کے کان میں جا کے بتایا کہ مَیں نے بھی چندہ دینا ہے اور میرے پاس پیسے ہیں۔ باپ نے کہا کہ اگر تمہارے پاس ہیں تو دے دو۔ چنانچہ بچے نے وہی پانچ ڈالر جو اس کو ملے تھے چندے کے طور پر ادا کر دیئے۔ اس بچے کے اس جذبے کا باقی بچوں پر بھی اثر ہوا تو انہوں نے بھی اپنے والدین سے پیسے لے کے اس تحریک میں شامل ہونا شروع کیا۔

کرغزستان کے ایک نومبائع ضمیر صاحب کی تنخواہ 66 ڈالر تھی۔ صد سالہ خلافت جوبلی کے موقع پر اُن سے کہا گیا کہ آپ بھی جوبلی کے جلسے کے لئے وعدہ لکھوائیں تو انہوں نے 44 ڈالر وعدہ لکھوایا۔ جب اُنہیں تنخواہ ملی تو سیدھے مشن ہاؤس آئے اور یہ کہہ کر اپنا وعدہ ادا کر دیا کہ گھر جاؤں گا تو خرچ ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے اخلاص کی بھی بہت قدر کی تھوڑے عرصے میں اُن کو ایک اور اضافی کام مل گیا جہاں انہیں تقریباً 150 ڈالر اضافی ملنے شروع ہو گئے۔ بعد میں وہ ایک غیر ملکی کمپنی میں کام کرنے لگے جہاں اُن کی تنخواہ 770 ڈالر ہے۔ انہوں نے وصیت بھی کر دی۔ جب اُن کو مربی صاحب نے کہا کہ وصیت کے بعد اب آپ کو 1/16 کے بجائے 1/10 چندہ دینا پڑے گا تو انہوں نے کہا میں نے جس دن سے بیعت کی ہے میں تو اُس دن سے ہی 1/10 دے رہا ہوں۔

اسی طرح کرغزستان کی ایک نومبائع خاتون Jildiz کو بیعت کئے ہوئے ایک سال ہوا لیکن اس عرصے میں انہوں نے چندہ نہیں دیا تھا۔ جب اُن کو چندے کے بارے میں بتایا گیا، اُس کی اہمیت واضح کی گئی اور بتایا کہ کونسے چندے لازمی ہیں۔ کون کونسے اپنی مرضی سے آپ نے دینے ہیں۔ جب اُن کو مسجد میں تحریک کی جا رہی تھی تو فوراً وہاں سے اُٹھ کے گئیں اور اگلے دن صدر صاحب کو کہا کہ مَیں ابھی ملنا چاہتی ہوں۔ صدر صاحب نے کہا کہ مَیں تو ابھی کہیں کام جا رہا ہوں لیکن انہوں نے کہا نہیں مجھے فوراً ملنا ہے۔ چنانچہ وہ آئیں اور پندرہ ہزار کرغز سُم اُن کو چندہ دے دیا اور کہا مَیں نے پورا حساب کیا ہے اور میری سال کی آمد پر یہ چندہ بنتا ہے اور اس میں مختلف تحریکات کا چندہ بھی ہے۔ اس لئے مَیں دے رہی ہوں اور پورا ایک سال کا چندہ ادا کر رہی ہوں۔

ڈیلس جماعت کے ایک خادم کالج میں پڑھتے ہیں۔ انہیں والدین سے لنچ کے لیے پیسے ملتے تھے۔ اس نوجوان نے سوچا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے ہر روز باہر سے کھانا کھا سکتا ہوں یہ رقم کسی اَور کام کے لیے استعمال ہونی چاہیے۔ مجھے خیال آیا کہ تحریکِ جدید میں شامل ہو جاؤں۔ چنانچہ انہوں نے وہ رقم تحریک جدید میں دے دی اور خود معمولی سے سیریل وغیرہ لے کر اپنا پیٹ بھر لیا۔ کہتے ہیں کہ اللہ کا فضل ایسا ہوا کہ میرے امتحانات کے نتائج بہت اچھے آئے اور مجھے زندگی میں بھی سکون آ گیا اور میں نے جس دن سے کم خوراک کھانا شروع کی مجھے ویسے بھی اپنی طبیعت میں ایک سکون محسوس ہوتا ہے۔

بیلجیم کی ایک خاتون نے لکھا کہ میں ملازمت کی تلاش میں تھی۔ کئی جگہ میں نے درخواستیں دیں۔ ہر جگہ درخواستیں رد ہو جاتی تھیں، تجربہ نہیں تھا۔ کہتی ہیں مالی سال تحریکِ جدید کا ختم ہو رہا تھا۔ ذہن میں آیا کہ اگرچہ میں اپنا وعدہ تو ادا کر چکی ہوں لیکن اللہ کی خاطر اَور قربانی کروں تو ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ فضل کر دے اور میری جو مشکلات ہیں ان سے مجھے نکال دے۔ کہتی ہیں اس کے بعد میں نے چندے میں اضافہ کر دیا اور کچھ زائد رقم دے دی۔ ابھی چند دن گزرے تھے کہ دو جگہوں سے جاب کی آفر آ گئی اور وہیں جاب مل گئی جہاں دلی تمنا تھی اور گھر سے بھی چند منٹ کے فاصلے پر یہ جگہ تھی۔

ماریشس سے ایک خاتون کہتی ہیں کہ مجھے اپنے والدین کی طرف سے سالگرہ کے تحفہ کے طور پر رقم ملی۔ میں نے وقفِ جدید اور تحریکِ جدید میں پانچ پانچ سو روپیہ دینے کا فیصلہ کیا جو میں نے ایک لفافے میں رکھے ہوئے تھے۔ اس وقت بیماری کے دور سے گزر رہی تھی۔ اس دوران میرے ایک چچا اور میری کزن مجھے ملنے آئے، دونوں نے مجھے لفافے دیے اور ہر ایک میں پانچ پانچ ہزار تھے۔ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے دس گنا زیادہ انعام دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے قرب سے نوازے، آمین۔

ہم احمدی انصار ہیں

کارگزاری ماہ جنوری 2025ء

رپورٹ: مکرم میاں عمر عزیز صاحب، ایڈیشنل قائد عمومی مجلس انصاراللہ جرمنی

پروگرام آغاز سالِ نو

مجلس انصاراللہ جرمنی کو انصاراللہ کے نئے سال کے آغاز پر مختلف پروگرام منعقد کرنے کی توفیق ملی جن میں صف دوم کے تحت آغاز سالِ نو کے نام سے یکم جنوری کو پروگرام منعقد ہوا جس میں اجتماعی نمازِ تہجد و باجماعت نمازِ فجر، تلاوتِ قرآن کریم، دعائیہ خطوط، ادائیگی صدقہ اور مساجد میں وقارِ عمل کے پروگرام شامل تھے۔ ان تمام پروگرامز کی مجالس سے سوفیصد رپورٹس موصول ہوئیں اور انصار کی ایک کثیر تعداد ان پروگراموں میں شامل ہوئی۔

میٹنگ ناظمین اعلیٰ علاقہ

یکم جنوری کو محترم بشیر احمد رہان صاحب، صدر مجلس انصاراللہ جرمنی نے ناظمینِ اعلیٰ علاقہ جات کے ساتھ آن لائن میٹنگ کی اور سال کے شروع ہی سے علاقہ اور مجالس کے کاموں میں بہتری کی تلقین کی۔

نیشنل عاملہ میٹنگ

مورخہ 5 جنوری کو نیشنل عاملہ مجلس انصاراللہ جرمنی کی پہلی میٹنگ بیت السبوح میں محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ کی زیرِصدارت منعقد ہوئی جس میں تمام قائدین کو ان کی منظوری کے خطوط دیے گئے۔

ریفریشر کورس نیشنل عاملہ و ناظمین اعلیٰ علاقہ

مورخہ 11 و 12 جنوری مسجد بیت الامن Nidda میں ممبران نیشنل عاملہ اور ناظمینِ اعلیٰ علاقہ جات کا دوروزہ ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور عہد مجلس انصاراللہ دہرانے کے بعد محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے افتتاحی کلمات میں تمام قائدین اور ناظمینِ اعلیٰ علاقہ جات کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور حضورِانور کے عہدیداران کے لیے تازہ ارشادات کی روشنی میں کام کرنے کی تلقین کی۔ ریفریشر کورس کے دوسرے روز کا آغاز اجتماعی نمازِ تہجد اور نمازِ فجر سے ہوا۔ بعدازاں تلاوتِ قرآن کریم سے پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوا اور شعبہ جات نے اپنا نئے سال کا لائحہ عمل پیش کیا اور شاملین کے سوالات کے جوابات دئے۔ شام چار بجے بعدازنمازِ ظہر وعصر ریفریشر کورس کا اختتام ہوا۔

ریفریشر کورس زعماء مجالس

مورخہ 18 جنوری کو مسجد بیت الشکور گروس گیراؤ میں 15 علاقہ جات کے زعماء مجالس اور ناظمین اعلیٰ علاقہ جات کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں محترم صدر صاحب مجلس کے ساتھ 26 ممبران نیشنل عاملہ شامل ہوئے جبکہ باقی شاملین کی کل تعداد 240 رہی۔ 19 جنوری کو مسجد سمیع ہنوور میں بقیہ 3 علاقہ جات کے زعماء مجالس اور ناظمینِ اعلیٰ علاقہ جات کے ریفریشر کورس منعقد ہوئے جس میں محترم صدر صاحب مجلس کے ساتھ 11 ممبران عاملہ نے شمولیت کی اور تمام شعبہ جات نے سالانہ پروگرام اور اس پر عمل درآمد کا لائحہ عمل پیش کیا۔ اس روز ریفریشر کورس کی کل حاضری 60 رہی۔

احمدیہ لنگر

دوران ماہ درج ذیل مجالس نے احمدیہ لنگر کے ذریعہ بے گھر افراد کو کھانا پہنچایا:

Iserlohn, Wiesbaden West, Mubarak Moschee, Dortmund, Osnabrück West, Essen

ان پروگرامز میں زعماء مجالس کے ساتھ مل کر 30 انصار نے خدمت کی توفیق پائی اور پانچ سو سے زائد افراد کو کھانا مہیا کیا گیا۔ احمدیہ لنگر و احمدیہ موبائل لنگر کے ذریعہ سال بھر بے گھر افراد تک کھانا پہنچانے کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اس طرح خدمت انسانیت کے ساتھ جماعت احمدیہ کا پیغام کثیر تعداد تک پہنچانے کا موقع بھی ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مساعی کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

تبلیغی سرگرمیاں

مجلس انصاراللہ جرمنی کو دورانِ سال مختلف تبلیغی پروگرام منعقد کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ اس سلسلہ کا ایک پروگرام شہروں میں واقع چھوٹی لائبریریوں میں جماعتی کتب کا رکھوانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماہ جنوری میں اس مہم کے تحت 700 سے زائد کتب مختلف شہروں کی لائبریریوں میں رکھوائی گئیں۔ اس سلسلہ میں درج ذیل مجالس کو نمایاں کام کرنے کا موقع ملا۔

Bad Camberg, Neuwied, Bochum, Iserlohn

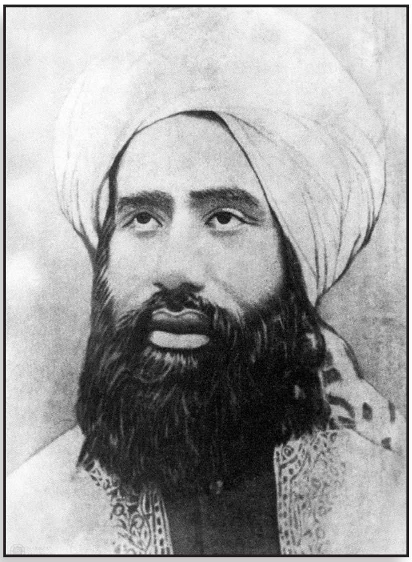

حج، ایک عاشقانہ نیاز مندی

ازافاضات حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ

مرسلہ: مکرم مولانا عبدالمومن طاہر صاحب (انچارج عربی ڈیسک)

''فہم اور فراست کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو اسباب دیئے ہیں وہ تین قسم کے ہیں۔ (1) وہ جن کو عام نگاہ سمجھ سکتی ہے۔ (2) وہ جو فلاسفروں، بادشاہوں اور مدبّروں کی سمجھ میں آتے ہیں۔ (3) دوسری قسم کی مخلوق سے جو بالاتر مخلوق انبیاء اولیاء و رسل وغیرہ کی سمجھ میں آتے ہیں لیکن پھر آگے ان کے مدارج بھی مختلف ہیں۔ میرا ابھی ابتدائی سن اور طالب علمی کا زمانہ تھا کہ حج مجھ پر فرض ہوا اور میں نے اس وقت دو حج کئے۔ میری طبیعت اُس وقت بھی بہت آزاد، حریت پسند اور دلائل کی محتاج تھی۔ اس عمر اور طالب علمی کے زمانہ میں کچھ محرکات میرے حج کرنے کے تھے پھر وسط عمر میں وہ اور بڑھ گئے اور اب اس وقت میری معرفت ضرورتِ حج کے بارے میں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے بہت زیادہ کر دی ہے۔ میں اس وقت اپنے اوّل محرکات کا ذکر کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اس وقت بھی میری طبیعت نے یہ امر میرے دل میں جما دیا تھا کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو تمام خوبیوں کا جامع مذہب ہے اور تمام غیر مذاہب کا مہیمن ہے۔ اس وقت جو میری سوسائٹی ہم عمروں اور طالب علموں کی تھی جب کبھی قرآن یا اسلام کی بات اس میں چلتی تو میں خدا کے فضل سے قرآن کے ذریعہ ہی ان سب پر غالب آتا۔ میرے اس وقت کا قرآن اب تک میرے پاس موجود ہے اور اس وقت جو جو میری تحقیقات اور خیالات تھے ان کے مطابق تمام حواشی چڑھے ہوئے ہیں اس کے مطالعہ سے میرے خیالات کے تدریجاً عروج کا پتہ مل سکتا ہے۔ اس وقت ... بھی یہ بات بخوبی میرے دل میں بیٹھ گئی ہوئی تھی کہ ایسا کوئی بھی مذہب نہیں ہے کہ اگر اس میں کوئی خوبی ہو تو وہ خوبی اسلام میں نہ ہو اور اسلام کی کوئی ایسی خوبی نہیں ہے جو کہ اس کے فرقہ اہل سنّت والجماعت میں نہ ہو اور فرقہ اہل سنّت والجماعت کی کوئی ایسی خوبی نہیں ہے جو کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور شیخ ابن تیمیہؒ اور ان کے تلمیذ ابن قیّمؒ کے طریق میں نہ ہو۔ گویا میں ایک طرح سے اس وقت شاہ ولی اللہ صاحب کا مقلّد تھا یا شیخ ابن تیمیہؒ و ابن قیّمؒ کا۔ اس وقت کے حنفیوں یا یوں کہو کہ اسلام کے فلاسفروں سے مجھے محبت تھی اور کتاب حجۃ اللہ البالغہ شاہ صاحب کی تصنیف جو کہ اس وقت ملتی نہ تھی میرے ساتھ رہتی تھی۔ اس کے مطالعہ سے میرا مذکورہ بالا یقین خوب پختہ ہو گیا ہوا تھا اور میرا مذہب وہ مذہب تھا جو کہ تصوّف، فقہ، حدیث اور فلسفیت کو جمع کرتا ہے۔ اس وقت ہر مذہب اور ملّت کے طالب علم کے ساتھ میرا تعارف تھا جبکہ مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ نیاز مندی کی کتنی اقسام ہیں۔ غور کے بعد اس کی دو قسمیں میری سمجھ میں آئیں۔

نیاز مندی کی دو اقسام اور ان کی وضاحت

(1) خادمانہ نیاز مندی۔ (2) عاشقانہ نیاز مندی۔ خادمانہ نیاز مندی کا یہ رنگ ہے جو کہ ہم ہر روز سرکاری درباروں اور حکّام کی پیشیوں میں دیکھتے ہیں کہ اپنے آقا کے کہنے کے مطابق خادموں کی ایک خاص وردی ہوتی ہے وہ پہن کر وقت مقررہ پر حاضر ہوتے ہیں اور ہمیشہ صاف اور ستھرے رہتے ہیں کہ آقا ناراض نہ ہو اور مجرا، سلام، نشست برخاست دربار کے ... وقت کے خاص آداب ہوتے ہیں جو کہ وہ بجا لاتے ہیں اور خاص خاص خدام کو نذر بھی گذرانی جاتی ہے۔ یہ حالت اپنے بندوں کی خادمانہ نیاز مندی کی خدا تعالیٰ نے زکوٰۃ اور نماز میں رکھی ہے کہ اس میں روپیہ بھی خرچ کرنا پڑتا ہے اور وقت کی پابندی کے لحاظ سے آدابِ الٰہی کو مدّنظر رکھ کر تمام ارکان بجا لائے جاتے ہیں۔ لیکن عاشقانہ نیاز مندی کا طریق اور ہے کہ کسی محبوب کی دھت میں نہ کھانے کی فکر نہ پینے کی۔ ہونٹ خشک ہو رہے ہیں۔ کسی سج دھج بناؤ سنگھار کا خیال نہیں ہے۔ شہوانی قویٰ پر وہ موت ہے کہ بیوی کا خیال تک نہیں آتا۔ کبھی جو پتہ لگ جاتا ہے کہ محبوب وہاں فلاں کوچہ میں ہے تو یہ بھی دوڑ کر وہاں پہنچتا ہے۔ نہ سر کی خبر ہے کہ پگڑی ہے کہ نہیں اور نہ پاؤں کی کہ جوتا ہے کہ نہیں اور اس کوچہ میں چکر پر چکر دیتا ہے کہ کسی طرح اس کی جھلک نظر آ جاوے۔ اگر سارا چہرہ نہیں تو کوئی حصہ ہی سہی۔ کلام ہی سہی اور اگر اس میں کوئی حارج ہو تو کچھ پتھر اسے بھی رسید کر دیتا ہے اور اگر اس کے وہم میں بھی یہ بات آ جاوے کہ محبوب نے بلایا ہے تو حاضر ہوں! حاضر ہوں! کہتا ہوا دوڑتا ہے۔ جو لوگ عاشق مزاج رہ چکے ہیں یا اگر نہیں تو محبّانہ مضامین کی کتب تو دیکھی ہوں گی جن میں عاشقوں کی اس حالت کا بیان ہوتا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ عاشقوں پر ایک ایسا وقت ضرور آتا ہے اور اسی محبّانہ نیاز مندی کی ادا کو اللہ نے اپنے بندوں کے واسطے روزہ اور حج میں رکھا ہے۔ دیکھو مکہ میں خدا کا مکالمہ ہوا۔ دیدار ہوا اور یقیناً ہوا وہاں

اللہ تعالیٰ نے بچوں، عورتوں اور بڈھوں پر فضل کئے۔ اس لئے یہ انسانی خاصہ ہے کہ جب دیکھتا ہے کہ فلاں مقام پر فلاں فلاں فضل ہوا تو اس کے اندر خواہش پیدا ہوتی ہے کہ وہاں کچھ نہ کچھ ضرور ہے۔ وہ کون سا بچہ اور کون سی عورت اور کون سا بوڑھا تھا جسے خدا مکہ معظمہ میں نظر آیا وہ بوڑھا تو ابراہیم علیہ السلام تھا اور عورت بی بی ہاجرہ تھیں اور وہ بچہ اسماعیلؑ تھا اور وہ حقیقی جوان محمد رسول اللہ سید الاوّلین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کو خدا ملا ہے اور ان سب کے ساتھ کلام بھی کی ہے جس کثرت اور جمعیت سے خدا نمائی مکّہ میں ہوئی ہے کوئی اور مقام صفحۂ ہستی پر نہیں کہ اس جمعیت کے ساتھ خدا نمائی کا دعویٰ کرے۔ مکّہ میں رؤیتِ الٰہی خوب ثابت ہے اس لئے ایک سلیم الفطرت انسان جب امید باندھ کر نیازمندی اور خواہش سے وہاں جاتا ہے تو رحیم اور کریم خدا کب چاہتا ہے کہ اسے محروم رکھے۔

حج کے موقع پر پردہ کا حکم نہ ہونے کی وجہ

عاشقانہ نیازمندی کے آداب کے برخلاف یہ بات ہے کہ پردہ کیا جاوے کیونکہ اس سے عشق پر حرف آتا ہے اس لئے وہاں عورتوں کو پردہ کا حکم نہیں ہے۔ ان دنوں میں، میں نے ہیر اور رانجھا کا قصہ پڑھا تو وہاں اسی عاشقانہ نیازمندی کی ایک عجیب بات لکھی ہے کہ ہیر جب رانجھا کے واسطے روٹیاں لے کر جا رہی تھی تو قاضی صاحب نماز پڑھ رہے تھے اس نے نہ دیکھا سامنے سے گذر گئی۔ جب قاضی نماز سے فارغ ہو کر اس پر ناراض ہوا تو اس نے جواب دیا کہ اے قاضی میں تو رانجھے کی طرف جا رہی تھی اور اس کے عشق میں مجھے نظر تک نہ آیا کہ تو نماز پڑھ رہا ہے کہ نہیں مگر تعجب ہے کہ تیری کیسی نماز تھی کہ تو نے مجھے دیکھ لیا۔ غرض یہ کہ حج کی صورت ایسی ہی ہے جیسی کہ اوپر بیان ہوئی اس میں انسان اسی کوچہ میں چکر کھاتا ہے جہاں ابراہیمؑ نے چکر کھائے اور اللہ تعالیٰ سے کلام کی۔ غور کرو اس آیت پر وَاِذۡ یَرۡفَعُ اِبۡرٰہٖمُ الۡقَوَاعِدَ مِنَ الۡبَیۡتِ وَاِسۡمٰعِیۡلُ الخ (البقرۃ:128) پھر میں نے اندازہ کیا ہے کہ اگر پتھروں کی عمارت ہو تو انسان زیادہ سے زیادہ سات ... تک کھڑے ہو کر آسانی سے بنا سکتا ہے اور اسے گو وغیرہ باندھنے کی ضرورت نہیں ہوتی اور چونکہ کوئی اس پتھر اور مقام کی تخصیص اور تعیین نہیں کرتا جس پر اور جس جگہ کھڑے ہو کر ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ نے دُعائیں مانگیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں باپ بیٹے اسی چکر میں دُعا مانگتے رہے ہیں جب تک کہ سات ردّے عمارت کے پورے نہیں ہوئے اور ردّوں کی تعداد سے پتہ لگتا ہے کہ سات ہی چکر تھے اور اسی تعداد پر اب بھی چکر کھائے جاتے ہیں۔ یہ ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ کی عاشقانہ نیازمندی کی طرز تھی جس کی تعلیم دی گئی اور یہ بڑے قوی مومن تھے کہ ایک نے تو باپ ہو کر بیٹے کو ذبح کرنا چاہا دوسرے بیٹے نے جان دینے میں دریغ نہ کیا تا کہ خدا راضی ہو جاوے مگر چونکہ بعض مومن کمزور ہوتے ہیں اس لئے آگے ایک عورت کی نیازمندی کی طرز بیان کی کہ جب ہاجرہؓ کو حضرت ابراہیمؑ نے صفا اور مروہ کے درمیان چھوڑا تو ہاجرہؓ نے ابراہیمؑ سے پوچھا کہ ہمیں کس کے سپرد کرتا ہے تو ابراہیمؑ نے فرمایا کہ خدا کے سپرد کرتا ہوں اور اسی کے حکم سے کرتا ہوں تب ہاجرہؓ نے کہا کہ جاؤ اللہ تعالیٰ ہم کو ضائع نہ کرے گا۔ ایک مشکیزہ پانی کا پاس تھا جب وہ ختم ہو چکا اور دھوپ کی شدت اور بچہ کو تڑپتے اور جاں بلب دیکھ کر وہ بے قرار ہوئیں تو ان پہاڑیوں پر کبھی چڑھتی اور کبھی اترتی تھیں اور ہر طرف نگاہ مارتی تھیں کہ کوئی قافلہ پانی لاتا ہو۔ آخر خدا تعالیٰ نے ایک چشمہ پانی کا وہاں جاری کیا جو کہ زمزم کہلاتا ہے۔ اس مقام پر ہاجرہ علیہا السلام نے خدا پر کیسا توکل کیا اور عاشقانہ نیازمندی کا کیا ثبوت دیا، یہ نظارہ صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کا طواف کر کے دیکھ لو وہ بھی سات ہی دفعہ چڑھیں اور اتریں تھیں۔ چونکہ آبادی میں رہنے سے اکثر دل پر غفلت طاری ہوتی ہے اس لئے ہر ولی اللہ کو لوگوں سے الگ میدانوں میں بھی جانا پڑتا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے بھی جب یہ خیال کیا اور طبیعت میں جوش تو تھا ہی کہ دعا قبول ہو اس لئے ہجر میں گذرتے ہوئے بھاگے بھاگے عرفات کے جنگل میں گئے کہ وہاں تنہائی میں دعا کروں یہ نو میل کا فاصلہ تھا مگر پھر آپ نے دیکھا کہ اس بیرونی جگہ سے تو حرم ہی امن کی جگہ ہے اس لئے لوٹے اور مزدلفہ کے مقام پر جو عرفات سے واپس ہوتے ہوئے تین میل پر ہے ٹھہر گئے اور وہیں آپ کو یہ الہام ہوا۔ اِنِّیۡۤ اَرٰی فِی الۡمَنَامِ الخ (الصّٰفّٰت: 103) اس وقت کا ایک بڑا سرّ الٰہی ہے جسے اس وقت ہم بیان نہیں کر سکتے۔ تاہم اشارتاً اسے سمجھ لو کہ عوام الناس میں بھی ہم یہ بات دیکھتے ہیں کہ جب بیماری یا کوئی اور دکھ وغیرہ تکلیف ہو تو اکثر قربانی کیا کرتے ہیں کہ وہ بلا ٹل جاوے اس کا راز یہ ہوتا ہے کہ جب موت کا نزول ہوتا ہے تو وہ بلا کھائے کے واپس نہیں جاتی تو جو کچھ ابراہیم پر وارد ہوا وہ بھی بلا قربانی ٹل نہیں سکتا تھا اگرچہ ہزاروں مویشی ساتھ تھے مگر لڑکے کی قربانی کوئی تھوڑی سی بات نہ تھی اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بات بہت ہی عظیم الشان ہو گی جس کے لئے بیٹے کی قربانی تجویز ہوئی۔ اس منی میں یہ ابراہیمی نمونہ تھا کہ قربانی کرے اور بچہ کا نمونہ یہ ہے کہ اس نے کہا کہ جو حکم ربّی ہوا ہے وہ جلدی کر اور گردن آگے رکھ دی۔

شیطان کو کنکر مارنے میں حکمت

عوام الناس جو کہ الٰہی رموز سے واقف نہیں ہوتے وہ ایسے وقت اعتراض کرتے ہیں۔ اسی طرح اس وقت کسی نے اعتراض کیا کہ ابراہیم کی عقل ماری گئی ہے یہ آخری عمر اور بڑھاپا ایک اولاد۔ آگے اب امید نہیں۔ ایک خواب کی بنا پر لڑکے کو ذبح کرنے کو تیار ہے لیکن ابراہیمی فراست اور ایمان کے آگے اس اعتراض کی کیا وقعت تھی اور یہ لوگ اپنی توجہ اور ارادہ کے بڑے پکے ہوتے ہیں اور جو مخالفت کرے وہ سخت دشمن ہوتا ہے اس لئے آپ نے اٹھا کر اسے پتھر مارا کہ تو ہمارے ارادے کو روکنے والا کون ہوتا ہے یہ اس قسم کی رکاوٹیں ہیں کہ جب مومن کو خدا سے تعلق ہوتا ہے تو ضرور ہی پیدا ہوا کرتی ہیں تو وہ کنکر ہیں جو اس مقام پر عاشقانہ نیازمندی میں مارے جاتے ہیں مگر چونکہ مومن کی توجہ جب ایک کام کی طرف رہے تو وہ اسے بار بار کرتا ہے اور روک بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں اس لئے ہر بار ابراہیمؑ اسے دھتکارتے رہے۔

(بدر 2 اکتوبر 1903ء صفحہ 394،395)

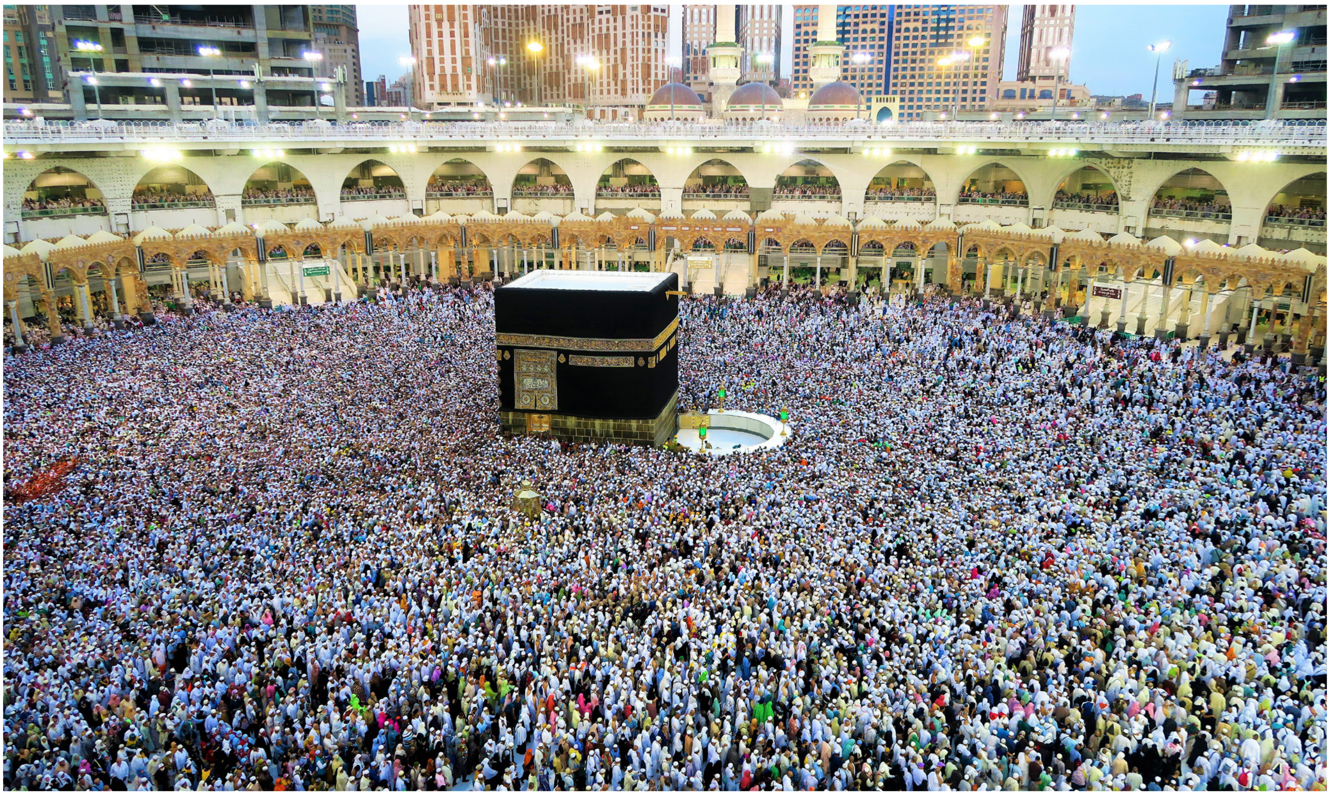

قسط نمبر 1

میراحج بیت اللہ

محترمہ امۃ الباسط ایاز صاحبہ

'آپ بیتی' آپ نے لکھی بھی ہوگی اور دوسروں کی لکھی ہوئی پڑھی بھی ہوگی اور اپنے بزرگوں سے آپ بیتی سنی بھی ہوگی۔ایک آپ بیتی آج میں بھی لکھنے جارہی ہوں جو محض میرے اللہ کے فضل اور پیارے آقا کی دُعاؤں کا ثمر ہے۔گزشتہ سے پیوستہ سال یعنی 2023ء میں مجھے اپنے میاں محترم سر افتخار احمد ایاز صاحب کی ہمراہی میں حج بیت اللہ کرنے کی عظیم سعادت ملی۔یقین نہیں آتا انتہائی نامساعد اور مخالفانہ حالات میں یہ کیسے ہوگیا۔جب ہمیں دعوت ملی تو بہت کم وقت تھا مگر اس کے باوجود تمام مراحل بخیر وخوبی طے ہوگئے۔الحمدللہ۔

اللہ کے فضل سے ہم دونوں کو عمرہ کی سعادت تو مل چکی تھی مگر تشنگی باقی تھی۔موسم حج سے ایک ماہ قبل ڈاکٹر صاحب اپنے دفتر سے آئے اور ہاتھ میں ایک کاغذ سفید لئے میرے پاس آ کر کہنے لگے کہ دیکھیں یہ کیسا دعوت نامہ ہے۔ میں کسی کام میں مصروف تھی یہی کہا کہ ہوگا کوئی پیس سمپوزیم یا جلسہ یا اجتماع وغیرہ کی دعوت کا۔ کہنے لگے کہ آپ یہ پڑھ کر تو دیکھیں۔ میں نے جو پڑھا تو حیران ہی ہوگئی، لکھا تھا: ''ڈیئر ڈاکٹر سر افتخار ایاز آپ کو شاہ سعود کے ایوانِ خصوصی کی طرف سے اس سال حج کرنے کا دعوت نامہ بھجوایا جارہا ہے''۔

یہ دعوت نامہ ڈاکٹر صاحب اور میرے نام تھا۔اس کا جواب لکھنے سے پہلے ڈاکٹر صاحب نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں وہی دعوت نامہ بھجوا دیا۔ گھر میں ہم سب سے ذکر بھی کرنے لگے کہ کیا واقعی بادشاہ ہم لوگوں کو حج کی دعوت دے رہا ہے؟ یقین نہیں آرہا تھا یہ دوراز قیاس بات ہے۔مگر اللہ پر توکل کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے خط یعنی دعوت نامہ کے جواب میں شکریہ تو لکھا ہی تھا اور مزید تفاصیل بھی طلب کیں کہ کیا کیا شرائط اور کوائف درکار ہوں گے۔ ویزا حاصل کرنے کے لئے جبکہ بہت تھوڑا وقت باقی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ ہماری ایک بیٹی عزیزہ سعدیہ صاحبہ بھی ہمارے ساتھ ہوں گی، کیونکہ بہت عرصہ سے میری خواہش تھی کہ ہماری سب سے چھوٹی بیٹی عزیزہ سعدیہ سلمہا بھی ہمارے ساتھ حج کرے۔اِدھر ہمیں حضور کی طرف سے خط کا جواب ملا، اُدھر عزیزہ سعدیہ کو شامل کرنے کی منظوری مل گئی۔ ای میل آئی کہ آپ تینوں اپنے پاسپورٹ کی فوٹو کاپیاں بھجوادیں۔

حج پر جانے کے لئے یہ مشکل نظر آرہا تھا کہ اتنے مختصر وقت میں سعدیہ کو ملازمت سے چھٹی مل بھی سکے گی مگر جب اللہ تعالیٰ کسی کام کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے تو

سب کام خود بخود ہوتے چلے جاتے ہیں۔ سعدیہ کی سرجری والوں نے کہا کہ تم ضرور اپنے والدین کے ساتھ جاؤ تمہیں دوہرا ثواب ملے گا۔ بلکہ اس مقدس جگہ پر ہمارے لئے بھی دُعا کرنا۔ خیر انتظار کے چند دنوں میں جو عزیزہ سعدیہ نے اپنی ذمہ داری اُٹھائی وہ یہ تھی کہ ہم دونوں کی روزانہ کی ادویات اور وٹامنز کے علاوہ Meningitis کے ٹیکے لگوائے۔ وقت دوڑتا جارہا تھا۔ اس دوران بہت سے ناممکن مراحل محض اس کے فضل سے طے ہوئے کہ

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو! زور دُعا دیکھو تو

وقت کی کمی کے باعث براہ راست جدّہ کے لئے ہوائی جہاز کے ٹکٹ ملنا ناممکن سا لگ رہا تھا۔ بہت مشکل سے گلف ائیر میں بکنگ ہوئی۔ ایام حج سے متصل بحرین سے ہوتے ہوئے ہمیں جدّہ پہنچنا تھا اور اُسی شام حج کی سعادت کے لیے مکہ حاضر ہونا تھا۔ سعودی حکومت کی طرف سے ہم تینوں کے حج کا ویزا روانگی سے صرف ایک روز پہلے ملا۔ دس دن کا اس مبارک و مقدّس سفر کے لئے زادِ راہ تیار کیا جس میں سب سے اہم ' احرام' تھا جو خوش قسمتی سے بالکل آخری لمحات میں لندن کی ایک دکان سے مل گیا۔ رخت سفر باندھ کر ہم سب نے حضور انور کی خدمت میں دُعا کے خطوط لکھے اور خود بھی دعاؤں پر زور دیا کہ اے اللہ یہ حج جو تُو ہمارے لئے انعام کی صورت میں دینے والا ہے ہمیں اس کے تقاضے پورے کرنے اور ہر مقام پر سب کے لیے دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمانا۔

حج اپنی ذات میں ایک مجاہدہ ہے لیکن سخت گرمی میں یہ اَور بھی ہمت، طاقت اور برداشت کا متقاضی ہو جاتا ہے۔ اس حوالہ سے لوگ ہمیں نصیحتیں کرتے مگر ہمیں تو اپنے خدا پر مکمل توکل تھا چنانچہ ہمیں ذرا بھی گھبراہٹ تھی نہ ہی فکر۔ اگر فکر تھا تو اس بات کا تھا کہ ہم اس مبارک فرض کو احسن رنگ میں ادا کر بھی سکیں گے کہ نہیں۔ اسی کیفیت میں لندن کے ہیتھرو ایئرپورٹ سے روانہ ہوئے اور چھ گھنٹے کے سفر میں ہم نے اپنی دعاؤں کی کتابیں کھولیں اور اس سفر کے بخیریت مکمل ہونے کی دعائیں شروع کردیں۔ ساڑھے چار بجے صبح ہم بحرین پہنچے۔ اُتر کر جہاز تبدیل کرنے کے لئے امیگریشن کی لائنوں میں کھڑے تھے کہ چیکنگ آفیسر نے ہمارے بورڈنگ پاس دیکھ کر کہا کہ آپ آج جدّہ نہیں جاسکتے کہ دو دن قبل ویزا برائے حج بند ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے شاہ سعود کی طرف سے دعوت نامہ دکھایا تو پھر یہ لوگ اِدھر اُدھر رابطے کرنے لگے۔ ہم تینوں بورڈنگ گیٹ کے کونے پر کھڑے خدائی معجزہ کے انتظار میں تھے۔ حضور کی دُعاؤں پر یقین تھا کہ دُعا کے لیے ہم سب نے جو خطوط لکھے تھے، حضور نے لازماً پڑھے ہوں گے اور دُعائیں کی ہوں گی۔ اگر خدا یہاں تک لے آیا ہے تو حج بھی ضرور کرائے گا۔ تمام مسافر جا چکے تھے ہم کھڑے تھے۔ دیر بھی بہت ہو چکی تھی اور جدّہ جانے والی فلائٹ کی روانگی کا وقت قریباً ہو چکا تھا۔ ہمارا سامان بھی لندن سے سیدھا جدّہ کے لیے بُک ہو چکا تھا ہم کھڑے اُمید لگائے دُعائیں کرتے جارہے تھے کہ ایک آفیسر نے آکر حکم دیا کہ ان کو جانے دیں۔ یہ جہاز کی آخری کال تھی۔ یوں کہہ لیجئے کہ اللہ کی طرف سے بلاوا آیا تھا ہم بسم اللہ توکلت علی اللہ پڑھ کر تیز تیز چلتے ہوئے جہاز میں سوار ہو گئے اور قریباً دو گھنٹے میں جدّہ پہنچ گئے، الحمدللہ۔

ایک گھنٹہ کی پرواز کے بعد پائلٹ کی طرف سے ہونے والے اعلان کے ساتھ ہی عازمین حج نے جو احرام باندھا تو ڈاکٹر صاحب نے بھی اپنا سوٹ تبدیل کرکے احرام باندھ لیا۔ تھوڑی دیر بعد ہم جدّہ ایئرپورٹ پر اُترے جہاں شاہی پروٹوکال کے مطابق تین اہلکار پوسٹر لئے کھڑے تھے جن پر ہمارے نام لکھے تھے۔ ہمارا پتہ چلتے ہی انہوں نے ہمیں اھلاً و سھلاً و مرحباً کہا اور ڈاکٹر صاحب کو گلے لگایا اور اسی جگہ ایک خاص دروازہ ہمارے لئے کھول دیا جہاں سے بغیر کسی تاخیر یا جانچ پڑتال کے خصوصی گاڑی کے ذریعہ چند منٹوں میں ایک عالیشان ہوٹل لے گئے اور ہم اس کے آرام دہ اور پُرآسائش کمروں میں پہنچا دیئے گئے، الحمدللہ و سبحان اللہ۔

پھر ہماری خواہش پر فوری طور پر مکّہ جانے کا انتظام کر دیا گیا۔ وہاں کلاک ٹاور ہوٹل میں جو بیت اللہ کے ساتھ ہی ہے ہماری رہائش کا انتظام تھا۔ اگلے دن صبح حج کا فریضہ ادا کرنا تھا۔ چند گھنٹے رات کو سونے کے بعد صبح ہماری خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑی تو دُعاؤں سے رقت طاری ہو گئی اور ناشتہ بھی نہ کر سکے۔ بس ایک کپ چائے اور ایک توس پر اکتفا کیا۔ بھوک محسوس بھی نہیں ہو رہی تھی۔ اتنے میں ہمارے میزبان شاہی پروٹوکول والے دو عرب بھائی سروں پر اپنا مخصوص سکارف پہنے ہمیں لینے آگئے کہ ہماری ڈیوٹی شاہِ سعودیہ نے لگائی ہے کہ آپ تینوں کو طواف اور سعی کی تمام سہولتوں کے لیے گائیڈ کریں اور ساتھ لے کر جائیں۔ سیکیورٹی کا بھی خیال رکھنا ہمارا کام ہے۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات پر شکر کرتے ہوئے پہلے سے ہی تیار تھے۔ شدید گرمی کے باعث شاہِ عرب نے پروٹوکول والوں کو حکم دے رکھا تھا کہ یہ لوگ صبح کے وقت جانا بھی چاہیں تو نہ لے کر جانا کیونکہ گرمی کی شدت یہ لوگ برداشت نہ کر پائیں گے چنانچہ وہ ہمیں دوپہر ڈھلنے کے بعد ہوٹل سے نیچے صحن کعبہ میں لے گئے۔ ہم سب عزیزوں دوستوں کے لیے دعائیں پڑھتے نکلے۔ اللہ کے فضل سے جب قریب سے خانہ کعبہ پر نظر پڑی تو جو دُعائیں آتی تھیں، پڑھنے لگے تاہم پہلے حضرت خلیفہ اولؓ کی اتبّاع میں دعا کی کہ اے اللہ تجھ سے جو بھی دعا مانگوں تو ضرور قبول کر لینا۔ بس پھر تو نہ اِدھر دیکھنے کی سوجھی نہ اُدھر کی۔ روحانیت کی ایک دُھن ہی تو سوار ہو گئی اور ہم اپنے آقا کی محبت میں ایسے کھوئے کہ کچھ علم نہ تھا کہ ہم کہاں آگئے ہیں۔ طواف شروع کیا تو آگے ہی آگے چلتے جانا اچھا لگ رہا تھا۔ کبھی کبھی آبِ زم زم کا پیالہ بھرا ہوا کوئی ہاتھ میں تھما دیتا تو میں تھوڑا سا پیتی باقی سے اپنے چہرے کو معطّر کر لیتی۔ طواف کا وقت بڑا ہی اچھا گزرا۔ ہمارے میزبان ہماری رہنمائی کے لئے ہمہ وقت ہمارے ساتھ رہے۔ طواف کے آخری چکر پر تو ہر طرف سے دردانگیز دعاؤں کی آوازیں گونج رہی تھیں۔ گرمی تو تھی مگر اس کا کوئی احساس نہ تھا کیونکہ اُوپر اونچے اونچے ہلکی نمی چھڑکنے والے پنکھے جسم و جان کو سکون دے رہے تھے۔

دو گھنٹے میں طواف پورا ہوا تو ساتھ ہی 'سعی' کرنے کا مقام ہے جس میں اب بہت زیادہ تبدیلی کر دی گئی ہے۔ حاجیوں کے آرام کے لیے زمین تلے ٹھنڈا فرش بنا کر اور اُوپر وہی پنکھوں سے ٹھنڈی ہواؤں سے منتظمین حاجیوں کی دِلی دُعائیں لے رہے تھے۔ اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسماعیلؑ کو یاد کر کے روتے ہوئے سات چکر لگا کر جب واپس لوٹے تو نماز مغرب کی اذان کی آواز آ رہی تھی چنانچہ ہم نماز پڑھ کر واپس ہوٹل چلے آئے اور اللہ کے فضلوں کو یاد کر کے جلدی سو گئے کیونکہ ہمیں کہا گیا تھا کہ علی الصبح منیٰ کے لیے روانہ ہونا ہے۔

اگلی صبح منیٰ جانے کے لئے جب ہم اپنے ہوٹل کی 56ویں منزل سے اُترے تو لوگوں کا جمِ غفیر باہر کھڑا تھا اور سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ ہماری گاڑی کونسی ہے۔ کار ہے یا بس ہے یا کوچ گویا جلسہ سالانہ والا ہجوم تھا۔ ہم لائن میں کھڑے تھے کہ تین عرب میزبان آئے اور ہمیں ایک وین کے پاس لے گئے جہاں سے ہم اس طرح روانہ ہوئے کہ ایک پولیس کار ہماری گاڑی کے آگے اور دوسری پیچھے آنے لگی۔ AC والی کار میں ہم آرام سے بیٹھے خداتعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اور دُعائیں کرتے ہوئے محوِسفر رہے۔ مکہ سے منیٰ تک صرف چند میل کا فاصلہ ہے چنانچہ جلد ہی ہم شعائر اللہ میں سے اس مقام پر پہنچ گئے، الحمد للہ۔

اس سفر سے پہلے سفر جو روزانہ ہی ہوتا رہا ہے ضرور بتانا چاہوں گی کہ جدّہ سے مکہ آتے ہوئے نگاہیں تو اس بستی اور مکہ کی متلاشی اور منتظر تھیں کہ کب خانہ خدا پر نظر پڑے گی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نشانی اور قربانی کی یاد ہے اور ہم گنہگاروں اور عاجزوں کی دعاؤں کی قبولیت کا شرف پانے کی بھی اُمید لئے آ رہے ہیں مگر اس سفر کے راستے سے بھی دلچسپی تھی کہ ہمارے آقا رسول کریمؐ کے قدموں کو اس سرزمین نے چوما آپ کئی مرتبہ ان راستوں سے گزرے ہوں گے۔ راستے میں کہیں کہیں اونٹ بھی نظر آئے جو بظاہر کمزور دکھائی دے رہے تھے مگر یہ جان کر کہ ان کا کئی جنگوں میں ذکر آتا ہے ان پر بھی پیار آتا تھا۔ پہاڑوں اور ٹیلوں کے تصور میں کھو کر جنگوں کا نقشہ آنکھوں میں گھوم جاتا۔ بس ایسے میں ہم منیٰ کی خوبصورت بستی میں پہنچ گئے۔ یہاں تو میرے پاسپورٹ اور سامان کی خوب پوچھ گچھ ہوئی اور پھر کچھ ہی دیر بعد میزبان صاحبان آ گئے اور ہمیں ایک شاندار ہوٹل میں لے گئے اور دو کمرے الگ الگ دے دیئے۔ بڑا اچھا انتظام تھا ہمیں یہاں ایک رات ٹھہرنے کے بعد اگلا سارا دن عرفات کے میدان میں گزارنا تھا لہٰذا سونا کہاں رات عبادت اور دعاؤں میں ہی گزری۔ منیٰ میں رات گزارنے کے بعد عرفات کے میدان پہنچ کر یہ اندازہ ہو گیا کہ 52ڈگری درجہ حرارت میں ہمیں کھلے میدان میں سارا دن گزارنا ہے۔ عرفات کے میدانوں میں اڑھائی ملین حاجیوں کے ٹینٹ نہایت خوبصورتی سے لگے بُرجی نما سفید رنگوں میں بڑے ہی خوبصورت لگ رہے تھے۔ ہمیں کہا گیا کہ آپ ابھی تھوڑی دیر کار میں انتظار کریں ہم آپ کے لئے کیبن تیار کروا رہے ہیں جہاں آپ کو ٹھہرنا ہوگا۔ عرفات کے ایک الگ حصہ میں بنائے گئے خیمے تھے۔ جن میں کنکریوں کے فرش پر نہایت خوبصورت قالین بچھا ہوا تھا۔ قالین پر تین فرشی بستر اور تین چادریں اوڑھنے کے لیے ایک طرف رکھی تھیں اور ایک چھوٹا فریج جس میں ٹھنڈے آبِ زم زم کے علاوہ مختلف مشروبات رکھے تھے علاوہ ازیں AC بھی لگا تھا۔ ہمیں اس کیبن میں داخل ہوتے ہوئے جنّت کے ماحول سے مشابہت محسوس ہوئی۔

داخل ہوتے ہی الحمدللہ منہ سے نکلا اور ہم اپنے بستروں پر جو نہایت صاف اور آرام دہ گدوں والے تھے، قدرے ستانے کے لیے لیٹ گئے۔ لمبے سفر سے کچھ تھکاوٹ اور گرمی کی شدت بھی نڈھال کر رہی تھی۔

عرفات سے عین مغرب کے وقت ہم نے مزدلفہ جانا تھا۔ مغرب سے قریباً ایک گھنٹہ قبل سورج گولڈن بال کی طرح سامنے نظر آ رہا تھا اور اس کی طرف منہ کر کے حاجی اپنے اپنے خیموں سے نکل کر اپنے رب العزت کے ذکر کے لیے مغرب تک وہاں کھڑے رہیں اور اگر پورا وقت کھڑا ہونا ممکن نہ ہو تو قبلہ رُخ بیٹھ کر دُعائیں کریں۔ یہ وقت دُعاؤں اور مناجات اور توبہ و استغفار کی قبولیت کا ہے۔ ایسا مبارک وقت سال بھر نہیں ملتا۔ نیز دنیا میں عرفات جیسی مقدس جگہ اور کہیں نہیں مل سکتی۔ پتہ نہیں زندگی میں دوبارہ اس مبارک مقام میں حاضری کا موقع نصیب ہو یا نہیں۔ چنانچہ دُعائیں دِل سے مانگیں۔ اب میدانِ عرفات سے کوچ کا حکم ہوا کہ سورج غروب ہو گیا تھا یعنی مغرب کا وقت ہو چکا تھا۔ جو شہر حاجیوں کا میدانِ عرفات میں آباد تھا اب مزدلفہ کی جانب بڑھا اور نماز مغرب تک یہاں ہر طرف حجاج کرام کا ایک سمندر اُمڈ آیا۔ اسی میدان کی آخری حد پر ایک پہاڑ ہے جسے مشعر حرام کہتے ہیں۔ راستہ میں تسبیح، ذکر الٰہی اور تلبیہ کہنے میں مصروف رہنا چاہئے۔ مزدلفہ میں پہنچ کر مشعر حرام کے آس پاس ٹھہرنے کی کوشش کریں کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے مشعر حرام کے پاس قیام فرمایا تھا ورنہ مزدلفہ میں جہاں بھی جگہ مل جائے بہتر ہے۔ عرفات سے مزدلفہ آتے ہوئے راستے میں مغرب کی نماز نہ پڑھیں۔ یاد رکھیں جب عشاء کا وقت ہو جائے تو مغرب اور عشاء کی نماز دونوں نمازیں ایک ہی وقت میں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ پڑھیں اس طرح کہ پہلے مغرب کے فرض اور پھر عشاء کے فرض ادا کریں اس کے بعد کوئی سنت یا نفل نہ پڑھیں اور بلاضرورت کوئی دوسرا کام بھی نہ کریں۔ یہ رات مزدلفہ ہی میں گزارنا ہوتی ہے۔ تھکان ضرور ہو جاتی ہے۔ اس لئے نماز سے فارغ ہو کر کچھ دیر کے لیے ستا بھی لیں تو

حج کے دوران منیٰ کے ٹینٹ سٹی کا فضائی منظر

حرج نہیں پھر تازہ دم ہو کر اس رات کو مقدس رات جان کر خوب ذکر الٰہی کریں۔اس رات انوارِالٰہی کی بارش ہوتی ہے۔مزدلفہ میں رات بسر کرنے والوں کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ یہ رات خوش نصیبوں کو میسر آتی ہے۔ بہتر ہے کہ رات جاگ کر گزاری جائے۔عبادت توبہ واستغفار اور درود شریف میں مشغول رہیں اور نفل پڑھتے رہیں۔ ساری رات یہاں مزدلفہ میں جاگنا افضل ہے مگر لیٹنا یا سونا منع نہیں ہے۔حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو دعا عرفات میں اُمت کے لیے قبولیت سے رہ گئی تھی وہ اس رات میں مقبول ہوگئی۔فجر کی نماز صحیح وقت پر صبح صادق ہو جانے پر ہی ہم نے پڑھی۔میزبان نے ہمیں بتایا کہ اب آپ کو یہ سفید رنگ کی کنکریاں جو تھیلوں میں ڈال کر دے دی گئی تھیں لیں اور آپ 7-7 کنکریاں جمرہ کو ماریں۔کنکریاں تو زیادہ دی تھیں کہ اگر نشانہ نہ بھی لگے یا کوئی کنکری نیچے گر جائے تو کوئی حرج نہ ہوگا۔ہمارے میزبان بھی ہمارے ساتھ جاگ رہے تھے۔ہمیں بھوک نہ تھی۔جمرات کو کنکریاں مار مار کر ختم کرنے کے بعد منیٰ کے ٹینٹ سٹی کے نظارے دیکھ کر واپس ہوٹل آئے۔منیٰ میں خیموں کو نہایت ترتیب، صفائی وسلیقے سے صرف سال کے ان دنوں میں لگایا جاتا ہے۔سارا سال تو یہ اور عرفات کا میدان ہی نظر آتا ہے مگر آج کل یہ لاکھوں زندگیوں کے لیے رہائش گاہ اور عبادت گاہ بنا ہوا ہے۔

ہم اپنے کیبن میں بیٹھے یہ دُعا کثرت سے کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ جلد اس اسلامی بستی کو ہدایت دے اور امام الزمان کو یہ مان لیں اور غلط فہمیاں دور ہو جائیں اور ہمارے پیارے آقا بھی ایک دن اس جگہ تشریف لا سکیں اور عرفات کے منبر سے خطاب فرمائیں، آمین۔

مناسک حج کی ادائیگی کے بعد ہمارا واپس جانے کا ارادہ تھا۔یہاں ہمارے لئے ایک اور معجزہ رونما ہوا۔واپس جانے سے پہلے ڈاکٹر صاحب میزبانوں کے پاس شکریہ ادا کرنے گئے کہ آپ نے تو کمال کی مہمان نوازی کر کے رسول کریم ﷺ کی ہدایت اور تربیت کا اعلیٰ نمونہ دکھایا ہے۔ہم بہت ممنون ہیں۔کل ہم یہاں سے واپس جدّہ جانا چاہتے ہیں۔اس پر نہ جانے اس نیک شخص کے دِل میں اللہ تعالیٰ نے کیا خیال ڈالا کہ ڈاکٹر صاحب سے کہنے لگا کہ تمہیں گھر واپس جانے کی اتنی جلدی کیوں ہے کل ہی کیوں واپس جانا چاہتے ہو کیا کوئی تکلیف یا دقت تو نہیں ہے۔اپنے ملک میں آپ کی موجودگی سے ہم بہت خوش ہیں اور فخر محسوس کرتے ہیں کہ ہمیں آپ کی خدمت کی توفیق ملی اور آپ خوش خوش واپس جا رہے ہیں۔البتہ میری ایک خواہش اور درخواست ہے کہ تم یہاں سے مدینہ جا کر کچھ دن گزارنا پسند کرو گے؟ یہ سن کر ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ میں نے دِل میں سبحان اللہ کہا اور اس سے کہا کہ آپ جو کہہ رہے ہیں کیا یہ ممکن ہے ؟ کیا تمہارے پاس یہ سب اختیار ہے کہ تم کل تک ہی سب کچھ انتظام وغیرہ کر سکو گے۔وہ کہنے لگا کہ جو ایک بڑا آفیسر رائل پروٹوکول کا چیئرمین تھا اس نے کہا ہے کہ سرایاز کے لیے یہ پروگرام بناؤ۔چنانچہ ہمارا مدینہ جانے کا پروگرام بن گیا، الحمد للہ۔

(مدینہ جانے کا احوال اگلی قسط میں)

بقیہ از صفحہ 20

نو منتخب پوپ 14 ستمبر 1955ء کو شکاگو امریکہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی زندگی St. Louis اور St. Augustine میں گزری۔مشنری کام کا آغاز 1985ء میں Peru سے کیا۔آپ کا بطور مشنری زیادہ وقت جنوبی امریکہ کے ممالک خصوصاً ارجنٹائن میں گزرا۔آپ 2015ء میں بشپ بنائے گئے جبکہ 2023ء سے ویٹیکن میں ذمہ داریاں ادا کر رہے تھے۔آپ کا بحیثیت پوپ انتخاب دوسرے روز چوتھے راؤنڈ میں جا کر ہوا۔ آپ پہلے امریکن پوپ ہیں لیکن ساتھ Peru کے نیشنل بھی ہیں۔

نومنتخب کے لئے تعارفی تقریب 18 مئی کو ویٹیکن میں منعقد کی گئی جس میں جماعت احمدیہ اٹلی کے مبلغ انچارج مکرم عطاء الواسع طارق صاحب ابن مکرم مولانا عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ کو بھی مدعو کیا گیا۔ تین گھنٹے جاری رہنے والی اس تقریب میں مدعومہمانان کو موقع فراہم کیا گیا کہ وہ باری باری پوپ کے پاس جا کر اپنا تعارف کروائیں۔ چنانچہ مبلغ سلسلہ نے پوپ سے مصافحہ کے بعد اپنا اور جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تہنیتی پیغام پوپ تک پہنچایا۔تقریب کے اختتام پر ہونے والے ظہرانہ میں سفارت کار، دیگر مذاہب کے نمائندے اور عیسائی رہنما شامل ہوئے۔ چنانچہ اس دوران ہمارے مبلغ کو جماعت احمدیہ کی سماجی و دینی سرگرمیوں سے آگاہی کا موقع میسر آیا۔

اگلے روز 19 مئی کو بین المذاہب وفد کے اراکین کی خصوصی ملاقات Pope Leo XIV سے ہوئی۔ جس میں پوپ نے کہا کہ میں اپنے مسلمان اور یہودی بہن بھائیوں کو سلام پیش کرتا ہوں۔کیتھولک چرچ اور مسلمانوں کے درمیان بڑھتے ہوئے تعلقات، مکالمے اور بھائی چارہ کے جذبات مستحکم ہو رہے ہیں۔باہمی احترام کی یہ روایت ہمارے معاشروں کے درمیان پل بنانے کے لئے مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے۔

تقریب تقسیم اسناد جامعات احمدیہ

جرمنی، کینیڈا، برطانیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مؤرخہ 4 مئی کو جامعہ احمدیہ یوکے، کینیڈا اور جرمنی کے 2024ء کے فارغ التحصیل ہونے والے مربیان کرام نے حضور پُرنور کے دست مبارک سے شاہد کی سند حاصل کرنے کی تاریخی سعادت پائی۔ اسی طرح اس موقع پر جامعہ احمدیہ یوکے سے تعلیمی سال 2023/2024ء میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے طلبہ کو امتیازی اسناد سے بھی نوازا گیا۔ امسال پہلی مرتبہ جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا سے رپورٹ پیش کی گئی اور وہاں سے فارغ التحصیل مربیان کرام کے اسماء بھی پڑھے گئے۔

دن بارہ بج کر چھتیس منٹ پر امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ احمدیہ کی عمارت کے سامنے واقع سبزہ زار میں اس تقریب کے لیے نصب کی گئی مارکی میں تشریف لائے۔ حضور انور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرما کر کرسیٔ صدارت پر تشریف فرما ہوئے اور تقریب کا باقاعدہ آغاز فرمایا۔ عزیزم فارس احمد نسیم نے سورۃ الانعام کی آیات 160 تا 164 کی تلاوت کی۔ متلوّ آیات کا اردو ترجمہ عزیزم سید عبدالہادی نے تفسیر صغیر سے پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزم عبدالحئی سرمد نے حضرت مصلح موعودؓ کے منظوم کلام 'بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے' میں سے منتخب اشعار ترنم سے پیش کیے۔

بعدہٗ مکرم فرید احمد نوید صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا نے جامعہ احمدیہ گھانا سے ہی آن لائن رپورٹ پیش کی۔ بعد ازاں مکرم داؤد احمد حنیف صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے جامعہ احمدیہ کینیڈا، مکرم شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی نے جامعہ احمدیہ جرمنی جبکہ مکرم ظہیر احمد خان صاحب صدر تعلیمی کمیٹی جامعہ احمدیہ یوکے نے جامعہ احمدیہ یوکے کی رپورٹس پیش کیں۔

رپورٹ جامعہ احمدیہ جرمنی

سیدی! جامعہ احمدیہ جرمنی کی سال 2023/24ء کی مختصر کارگزاری رپورٹ پیارے آقا کی خدمت میں پیش ہے۔ عرصہ زیرِ رپورٹ میں طلبہ کی کل تعداد 105 تھی۔ الحمدللہ کہ آج حضور انور کے دستِ مبارک سے اسناد وصول کرنے کی سعادت پانے والی یہ دسویں کلاس ہے، جس میں کل 16 طلبہ ہیں، ان میں 13 وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ جامعہ احمدیہ جرمنی اب تک 138 پھل اپنے پیارے آقا کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت پا چکا ہے۔ امسال بھی حضور انور ایدہ اللہ کے منظور فرمودہ کیلنڈر کے مطابق عمل کیا گیا۔ مقررہ نصاب کے

ساتھ ساتھ، مجلس علمی، مجلس العاب اور مجلس ارشاد کی طرف سے علمی و ورزشی مقابلہ جات، معلوماتی لیکچرز، سیمینارز، جلسوں اور غیر احمدی مساجد، غیر مسلم عبادت گاہوں اور درسگاہوں کے دوروں کا اہتمام بھی کیا گیا۔ ہائیکنگ اور غیر ملکی سطح پر ورزشی مقابلہ جات میں شمولیت کی گئی۔ علاوہ ازیں اساتذہ و طلبہ کو جماعتی تبلیغ و جماعتی پروگرامز میں شامل ہونے اور ڈیوٹیاں دینے کی توفیق ملتی رہی۔ درجہ شاہد کے طلبہ کو مقالہ جات کی تکمیل، امتحانات اور انٹرویوز کے بعد کچھ ضروری عملی کاموں کی ٹریننگ بھی کروائی گئی۔ آخر میں پیارے آقا کی خدمت میں جامعہ کے طلبہ، اساتذہ اور کارکنان کے لیے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کماحقہ دین کی خدمت کی توفیق عطا فرماتے ہوئے خلافت کے سلطان نصیر بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

بعدازاں حضور انور نے ازراہ شفقت کینیڈا، جرمنی اور یوکے کے جامعات سے فارغ التحصیل ہونے والے مربیان کرام کو شاہد کی ڈگریاں عطا فرمائیں نیز تدریسی سال 2023ء–2024ء کی جامعہ یوکے کی باقی چھ کلاسوں میں اول، دوم اور سوم پوزیشنز حاصل کرنے والے طلبہ کو اسناد امتیاز سے نوازا۔

خلاصہ خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ایک بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منبر پر تشریف لائے اور تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ الحمدللہ! آج آپ لوگ شاہد کی ڈگری لے کر نکل رہے ہیں۔ یقیناً یہ خوشی کا موقع ہے اور جنہوں نے شاہد کی سند لی ہے وہ خوش ہوں گے۔ اسی طرح ان کے والدین بھی خوش ہوں گے کہ ان کا بیٹا آج جماعت کی خدمت کے لیے، اسلام کا پیغام پھیلانے کے لیے، دینی علم کے ذریعہ تربیت کرنے کے لیے، میدان عمل میں آ گیا ہے۔ پس سوچیں اور غور کریں یہ آپ کے ماں باپ کی خواہشات ہیں، یہ آپ کی جامعہ کی انتظامیہ کی خواہشات ہیں، یہی خلیفہ وقت کی خواہش ہے کہ جو جامعہ سے پاس کر کے نکلے ہیں وہ ایسے ہوں جو حقیقت میں اسلام کو پھیلانے کے لیے اور جماعت کے افراد کی تربیت کے لیے میدان عمل میں پورا کردار ادا کرنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پس اس بات کو ہر فارغ ہونے والے کو سوچنا چاہیے۔ یہ سوچیں کہ کیا جماعت کی خدمت کے لیے آپ حقیقت میں اپنے آپ کو تیار پاتے ہیں؟ جامعہ میں سات سال میں آپ نے اس علم کو سیکھنے کے لیے ایک ابتدائی کوشش کی ہے اور جامعہ کی تعلیم کے دوران صرف بنیادی علم ہی دیا جا سکتا ہے۔ سات سال میں اگر آپ کا خیال ہے کہ آپ علم حاصل کر گئے اور Perfect ہو گئے یہ نہیں ہو سکتا۔ اس میں ترقی کے لیے اگر آپ بھرپور فائدہ نہیں اٹھائیں گے مستقل قرآن و حدیث کے علم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کلام کو اپنی زندگی کا حصہ نہیں بنائیں گے تو جو ابتدائی علم حاصل کیا ہے آپ اسے بھول جائیں گے یا اسے بیان کرنے میں وہ روانی نہیں رہے گی جو ایک مربی اور مبلغ میں ہونی چاہیے اور یوں اگر آپ نے اپنے علم کو ترقی نہ دی تو آپ کو مقابل پر آنے والے یا سوال کرنے والے کے سامنے شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

پس مہارت کے لیے اور اپنے آپ کو اور جماعت کو شرمندگی سے بچانے کے لیے علم و معرفت میں مسلسل کوشش اور ترقی کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے آج سے ہی یہ عہد کریں کہ آج ڈگری لینے کے بعد، سند لینے کے بعد، ہماری ذمہ داری بڑھ گئی ہے۔ اب ہم نے صرف سال کے دو امتحانوں کی تیاری نہیں کرنی بلکہ زندگی کے سفر میں اب ہمارا ہر لمحہ امتحان کا ہے اور اس کے لیے ہمیں مستقل تیاری کی ضرورت ہے۔ پس اس حقیقت کو سمجھنے کی ہر مربی کو ہر پاس ہونے والے کو کوشش کرنی چاہیے لیکن اس حقیقت کو بھی کبھی نہ بھولیں کہ یہ علم و معرفت اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں مل سکتی۔ اس لیے خدا تعالیٰ سے ایک خاص تعلق پیدا کرنا ضروری ہے۔ آپ نے اپنی عبادتوں کو اس معیار تک پہنچانا ہے جو ایک حقیقی مومن کا معیار ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اپنی تقریروں میں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی مثال دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہؓ کی مثال دیتے ہیں تو پھر ایک مربی اور مبلغ کو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ یہ مقام وہ خود بھی حاصل کرے۔ تبھی حقیقت میں آج جامعہ سے حصول تعلیم کے بعد سند لینے کا فائدہ ہے۔ پس آج اس خوشی کے موقع پر یہ عہد کریں کہ آج ہم عملی زندگی میں قدم رکھ کر ایک اور ہی قسم کا انقلاب اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔

اسی طرح ایک مربی کے لیے جماعتی روایات اور قواعد کا بھی پورا علم ضروری ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کو جماعتی نظام کا پورا علم ہونا چاہیے۔ دینی علم آپ نے حاصل کر لیا۔ انتظامی لحاظ سے بھی آپ کو ہر چیز پتا ہونی چاہیے۔ جماعت کے مختلف شعبہ جات ہیں ان کا بھی آپ کو علم ہونا چاہیے۔ آپ کو ہر شعبہ کے قواعد کا علم ہو۔ اس کی کتابیں چھپی ہوئی ہیں، وہ پڑھیں۔

جماعت احمدیہ میں ایک بہت اہم ادارہ مجلس شوریٰ کا ہے۔ اس کے طریق اور قواعد کو بھی سمجھنے کی ضرورت ہے اور جب یہ قواعد آپ سمجھیں گے، جب آپ کو علم ہو گا، تو آپ لوگ عہدیداروں کی بھی راہنمائی کر سکیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ اکثر کو میدان عمل میں کئی سال رہنے کے باوجود بھی اس کا صحیح طرح علم اور ادراک نہیں ہے مثلاً آجکل مختلف جگہوں پر شوریٰ ہو رہی ہیں۔ مجھے پتا لگا ہے، گو ابھی باقاعدہ امیر صاحب کی طرف سے رپورٹ تو نہیں ہے، لیکن ایک رپورٹ آئی ہے کہ امریکہ میں مربی صاحب نے انتخاب کے دوران کھڑے ہو کر یہ کہا کہ میری بات کو شوریٰ میں شامل کیا جائے۔ یا اس سے ملتے جلتے الفاظ ہیں کہ امیر کو اس کی اہمیت کے پیش نظر ہمہ وقت ہونا چاہیے۔ امیر جماعت، جماعت کا کارکن ہو۔ تو مربی کو پتا ہونا چاہیے کہ یہ شوریٰ کی روایات اور قاعدے کے خلاف ہے کہ ایسے موقع پر اس طرح اپنی رائے دی جائے۔ اور پھر اس پر اصرار کیا جائے کہ ضرور شامل کیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر کوئی مشورہ دینا ہے، آپ چاہتے ہیں جماعتی نظام کے لیے کوئی مشورہ دینا ہے،

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز طلباء وشاہدین جامعہ احمدیہ یوکے، کینیڈا، جرمنی و غانا سے خطاب فرماتے ہوئے

آپ میدانِ عمل میں جائیں گے تو ہو سکتا ہے بہت ساری باتیں آپ کے سامنے آئیں جس میں آپ مشورہ دینا چاہیں تو خلیفہ وقت کو براہ راست لکھیں، نہ یہ کہ غلط موقع پر، غلط فورم پر آپ وہ باتیں اٹھائیں جس سے باقی مجلس بھی بے چین ہو جائے۔ آپ لوگوں نے جماعت کے افراد کے اندر سکون پیدا کرنا ہے نہ کہ بے سکونی اور بے چینی۔ پس ان باتوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مربیان جو ہیں وہ اپنے آپ کو دیکھیں۔ آپ ہمہ وقت وقف زندگی ہیں۔ اپنا جائزہ لیں کہ ہم ہمہ وقتی ہیں؟ کیا ہم نے وہ معیار حاصل کر لیا ہے جو ایک وقف زندگی کے لیے ضروری ہے؟ اپنا وہ معیار حاصل کریں جس میں وہ کہہ سکیں کہ میں خدا اور اس کے رسول کے حکموں کے مطابق زندگی گزارنے والا ہوں یا کوشش کرنے والا ہوں۔ اگر نہیں تو پھر ادھر ادھر کی باتیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ یہ دیکھیں کہ کیا وہ خود روزانہ کم از کم ایک گھنٹہ تہجد کی نماز پڑھنے والے ہیں جس میں وہ اپنے مقاصد کے لیے دعا کریں، جماعت کی ترقی کے لیے دعا کریں۔ اپنا جو کام سپرد کیا گیا ہے اس کے لیے دعا کریں۔ یہ مربی کو دیکھنا چاہیے۔ وہ جائزہ لے کہ اس کی پانچ وقت کی فرض نمازوں کی کیا حالت ہے۔ فرائض کے علاوہ سنتوں کی ادائیگی کا جائزہ لیں کہ کس حد تک سنوار کر ادا کر رہے ہیں۔ یہ نہیں کہ فرض نماز سے، باجماعت نماز سے دو منٹ پہلے آئے اور جلدی جلدی دو یا چار سنتیں پڑھیں اور فارغ ہو گئے۔ سنتیں بھی سنوار کر ادا کرنی چاہئیں۔ آپ جائزہ لیں کہ کیا آپ ہمہ وقت ہیں۔ سوچیں کہ ہم یہ جائزہ لیتے ہیں کہ اپنا علم بڑھانے کے لیے ہم باقاعدہ مطالعہ کریں اور اس کے لیے پروگرام بنائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میرے ساتھ جرمنی کے مربیان کی میٹنگ تھی۔ ان کو میں نے کہا تھا کہ میں ان کاموں کے لیے گھنٹوں کی بات کر رہا ہوں یہ نہیں کہہ رہا کہ کتنا وقت دیتے ہیں کیونکہ آپ زندگی وقف ہیں۔ اپنے وقت کو آپ نے گھنٹوں میں تقسیم کرنا ہے۔ جب اس طرح کریں گے تب آپ کو محنت کی عادت پڑے گی۔ یہ دیکھنا ہے کہ تبلیغ کے لیے آپ نے کتنے گھنٹے دیے۔ اس کے لیے ابھی سے ایک پروگرام بنانا ہو گا۔ جماعت کے افراد کی تربیت کے لیے کتنے گھنٹے دیے۔ جماعت کے بچوں کی تربیت اور انہیں قرآن کریم پڑھانے اور دینی علم سکھانے کے لیے کتنے گھنٹے دیے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بہت سے لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ ہمارے مربی صاحب کہتے ہیں کہ ہمارے پاس وقت نہیں ہے اس لیے ہم قرآن نہیں پڑھا سکتے اور مجبوراً ہمیں پھر غیر احمدیوں سے پڑھوانا پڑتا ہے یا ہمیں اجازت دیں کہ ہم غیر احمدیوں سے پڑھوا لیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ انتہائی افسوسناک بات ہے۔ ایک مربی کو سوچنا چاہیے کہ یہ جواب مربی کے لیے مناسب ہے؟ جو ایسے جواب دینے والے ہیں ان کو تو شرم سے پانی پانی ہو جانا چاہیے کہ لوگ غیروں کے پاس جائیں۔ آپ زندگی وقف ہیں، آپ کا اپنا وقت تو ہے ہی نہیں۔ آپ نے تو یہ عہد کیا ہوا ہے کہ جو میرا وقت ہے وہ جماعت کا وقت ہے۔ تو پھر اس کے لیے قربانی کریں۔ پس آپ جو میدانِ عمل میں جا رہے ہیں، بہت بڑی ذمہ داری کے ساتھ جا رہے ہیں اور جو میدانِ عمل میں پہلے ہی ہیں انہیں بھی میں آج اس بارے میں کہتا ہوں کہ اپنا جائزہ لیں۔ نئے آنے والوں کے لیے نمونہ بنیں نہ کہ سستی کی راہ دکھائیں۔ اور آپ لوگ جو آج میرے سامنے بیٹھے ہیں، نئے مربیان ہیں وہ یہ سوچیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی خاطر وقف کیا ہے۔ ایک عہد کیا ہے تو پھر اس عہد کو پورا کرنا ہے۔ اگر آپ کے سامنے بعض لوگوں کے، سینئرز کے نیک نمونے نہیں ہیں۔ بہت سارے نیک نمونے بھی ہیں یہ نہیں ہے کہ نمونے نہیں ہیں۔ جن کے نیک نمونے نہیں ہیں ان کو نہیں آپ نے دیکھنا۔ جن کے نیک نمونے ہیں ان کو دیکھنا ہے۔ جن کے نیک نمونے نہیں ہیں وہ آپ کے لیے اسوہ یا رول ماڈل نہیں ہیں بلکہ جیسا کہ میں نے کہا صحابہؓ اور حقیقی وقف نبھانے والے آپ کے لیے اسوہ ہیں۔ ان کا نمونہ ہے جو آپ نے دیکھنا ہے۔ جو تلاوت کی گئی آپ کے سامنے اس میں بھی آپ کو یہی نصیحتیں ہیں: اِنَّ صَلَاتِیۡ وَ نُسُکِیۡ وَ مَحۡیَایَ وَ مَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ یہ چیزیں غور کرنے والی ہیں۔ آپ کے سامنے نظم پڑھی گئی حضرت مصلح موعودؓ نے بہت توقعات کیں، بہت دعائیں دیں۔ ان کو سوچیں اور غور کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسی طرح بعض فارغ ہونے والوں کی تقرری دفاتر میں ہوتی ہے یا انتظامی امور کی سرانجام دہی کے لیے ہوتی ہے۔ تو وہ یہ نہ سمجھیں کہ ہم اب یہاں ہیں، یہاں دفتروں میں ہی رہیں گے اور اپنے اصل مقصد کو بھول جائیں۔ ایسے مربیان کو بھی میں

یاد دہانی کروادوں کہ اپنی روحانی، علمی ترقی پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ آج اگر دفتر میں ہیں تو کل آپ کو مربی بنا کر کسی جماعت میں بھی بھیجا جاسکتا ہے۔ وہاں جا کر یہ عذر نہ ہو کہ ہم کیونکہ دفاتر میں کام کرتے رہے اس لیے ہمیں مسائل اور تربیتی امور پہ دسترس نہیں ہے یا جو کچھ ہم نے پڑھا وہ ان کاموں کی وجہ سے ہم بھول گئے۔ میں نے اس حوالے سے بھی بعض مربیان کے جائزے لیے ہیں۔ بعض آسان باتیں بھی انہیں بیان کرنی مشکل لگی ہیں۔ اس لیے کہ دفتر میں کام کر کے وہ جو مسائل تھے وہ باتیں بھول گئے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ اب ہمارا دفتری کاموں سے ہی واسطہ ہے اور علم بڑھانے کی طرف توجہ نہیں۔ آجکل تو ہمارے مخالفین جو ہیں وہ تو جماعت کے خلاف لٹریچر پڑھ کے سوال پر سوال کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ اگر اعتراض کے سوال کر سکتے ہیں تو آپ لوگ جو اس معاملے کے لیے تیار کیے گئے ہیں، کیوں اپنے علم کو بڑھاتے ہوئے فوری طور پر ہر اعتراض کا جواب دینے والے نہیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پس آپ لوگ یاد رکھیں کہ جہاں بھی آپ کو لگایا جائے آپ نے اپنے تعلق باللہ میں بڑھنے کی طرف خاص توجہ دینی ہے۔ قرآن و حدیث میں علم وسیع کرنے کی طرف خاص توجہ دینی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کی طرف خاص توجہ دینی ہے۔ بعض مربی بڑے فخر سے مجھے بتادیتے ہیں کہ آج ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فلاں کتاب کے چار یا پانچ صفحے پڑھ لیے۔ یہ تو فخر کی بات نہیں، یہ تو شرم کی بات ہے۔ مربی کو تو یہ بتانا چاہیے کہ آج اتنے گھنٹے مطالعہ میں مَیں نے علم حاصل کیا اور اس کے نوٹس بھی بنائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ میں وسعت حوصلہ دوسروں کی نسبت بہت زیادہ ہونا چاہیے۔ اگر آپ بھی کسی بات پر چِڑ کر جواب دیں گے یا سوال کرنے والے سے بیزاری کا اظہار کریں گے تو آپ لوگ اس کی ٹھوکر کا باعث بنیں گے۔ آپ لوگ لوگوں کی ٹھوکر کے لیے نہیں بنائے گئے آپ لوگ لوگوں کے سکون کا سامان پیدا کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ ان کو راہ راست پر لانے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ پس اس بات کو سمجھیں۔ لوگوں سے پیار اور محبت اور ادب و احترام سے پیش آنا ایک مربی کا خاصہ ہونا چاہیے۔ دنیاوی خواہشات آپ کی ترجیح نہ ہوں بلکہ دین کو مقدم کرنے کے اعلیٰ نمونے دکھانے والے ہونے چاہئیں۔ متقیوں کا امام بننے کی دعا کرتے رہیں۔ وَّ اجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِیۡنَ اِمَامًا۔ تو اپنے گھر سے سب سے پہلے یہ شروع ہونا چاہیے۔ اپنے گھروں کو ایسا بنائیں کہ جہاں حقیقت میں یہ نظر آئے کہ آپ کے گھروں میں اسلامی تعلیم کے نمونے قائم ہیں۔ بچوں کو یہ پتا ہونا چاہیے، بیوی کو یہ پتا ہونا چاہیے کہ ہمارا خاوند یا باپ جو کچھ ہمیں کہے گا یا کہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے کہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہمیں یہ باتیں کہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت اور آپ کے ارشادات کے مطابق ہمیں یہ باتیں بتا رہا ہے۔ قرآن کریم کے احکامات کے مطابق ہمیں یہ باتیں کہہ رہا ہے۔ پس یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ روحانی ترقی گھروں کے لیے وہ چیز ہے جو آپ کے گھروں کو بھی سکون دے گی اور ہر واقف زندگی خاوند کی عورت یا ہر واقف زندگی باپ کا بچہ دل میں یہ احساس رکھے گا کہ ہمارا والد، ہمارا باپ ہمارے لیے نمونہ ہے۔ اسی طرح جب یہ احساس پیدا ہو جائے گا تو دنیاوی خواہشات جو ہیں بیوی کی یا بچوں کی وہ بھی ختم ہو جاتی ہیں۔ ان کو بھی پتا ہے کہ ہمارا باپ وقف زندگی ہے اور اس نے محدود وسائل میں گھر چلانا ہے اور گزارہ کرنا ہے۔ جب آپ کی گھروں میں یہ حالت ہو گی تو جماعت میں بھی اس کے اثرات ظاہر ہوں گے۔ یہ نمونے پھر باہر بھی نکلیں گے۔ آج تو جماعت کے اپنے وسائل ہیں۔ اپنے وسائل کے لحاظ سے مربیان یا واقف زندگی کا بہت خیال رکھا جاتا ہے۔ چند سال پہلے تک یہ حالت نہیں تھی۔ گھانا میں مَیں رہا ہوں۔ واقف زندگی کا الاؤنس مشکل سے مہینے کے لیے پورا ہوتا تھا۔ بعض وقت تو مشکل سے پندرہ بیس دن کے بعد تک بھی نہیں جاتا تھا لیکن میں نے بہت سے واقفین کو دیکھا ہے وہ اسی میں خوش تھے۔ کبھی انہوں نے شکوہ نہیں کیا۔ آپ لوگ تو آج کل بڑی سہولتوں سے رہ رہے ہیں۔ اس لیے یہ باتیں سامنے رکھیں اور سوچیں اور سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ کے جو اتنے فضل ہیں، اتنے احسان ہیں، اس کا شکر ہم نے کس طرح ادا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھوکا نہیں مارتا۔ مَیں نے دیکھا ہے ہم بھی وہاں بعض کٹھن حالات میں رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود ہی انتظام کر دیتا ہے اور کبھی یہ نہیں ہوا کہ رات کو بھوکے سوئے ہوں۔ بہت سارے مربیان نے وہاں بہت قربانیاں کی ہیں۔ پس قناعت بھی ایک مربی اور مبلغ کے لیے بہت ضروری ہے۔ آپ میں قناعت ہونی چاہیے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج بھی ہمارے ساتھ گھانا کے طلبہ شامل ہیں، افریقہ کے ممالک کے بھی ہیں، انہیں میں بتادوں کہ جو سہولتیں آج آپ کو مل رہی ہیں ہمارے وقت میں اس کا تصور بھی نہیں تھا لیکن مربیان اس وقت جو کام کرنے والے تھے جو وقف کی روح کو سمجھنے والے تھے وہ اس بات پر بھی خوش تھے اور اپنے کام کرتے تھے۔ اس لیے جو میدان عمل میں ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کا شکر کریں اور جو اب میدان عمل میں جانے والے ہیں وہ بھی یہ سوچ کر آج عملی زندگی میں قدم رکھیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی خاطر زندگی وقف کی ہے تو اب ہم نے ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا ہے اور اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے اور جب یہ ہو گا تو جہاں آپ کے کاموں میں برکت پڑے گی وہاں آپ کے گھروں میں بھی برکت پڑے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہر ایک کو یہ سوچنا چاہیے، پڑھنے والوں کو بھی جو آج فارغ ہوئے ہیں اور ان کو بھی جو میدان عمل میں ہیں کہ ہم نے اپنے وقف کو اس طرح نبھانا ہے جو خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہے۔ کسی قسم کی دنیاوی خواہش کو اپنے اوپر حاوی نہیں ہونے دینا۔ خواہ کہیں بھی ہماری ڈیوٹی ہو۔ اپنے آپ کو ہمہ وقت دین کے کاموں کے لیے، ہر قربانی کے لیے تیار کرنا ہے۔ اگر آپ یہ سمجھ لیں گے تو پھر یہ سوال نہیں ہو گا کہ امیر ہمہ وقت ہونا چاہیے بلکہ آپ امیر کا کام بھی کر رہے ہوں گے، سیکرٹری تبلیغ کا کام بھی کر رہے ہوں گے، سیکرٹری تعلیم کا کام بھی کر رہے ہوں گے، سیکرٹری تربیت کا کام بھی

تقریب تقسیم اسناد جامعات احمدیہ برطانیہ، کینیڈا، جرمنی و غانا کا ایک منظر

کر رہے ہوں گے بلکہ یہاں تک کہ سیکرٹری مال کا کام بھی آپ کر رہے ہوں گے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اپنے آپ کو ہمہ وقت قربانی کے لیے تیار کریں۔ یہ عہد ہے جو حقیقت میں خوشی مہیا کرنے والا ہے نہ آج کی سَنَد لینا۔ کیونکہ ایسے لوگوں کے ارادے ہیں، ایسے لوگوں کے عہد ہیں جو پھر دنیا میں انقلاب پیدا کرتے ہیں اور آپ نے اپنے آپ کو مسیح موعودؑ کی واقفِ زندگی کی فوج میں اس لیے شامل کیا ہے کہ ہم نے تمام دنیا میں خدائے واحد کی حکومت قائم کرنی ہے اور دنیا کے کونے کونے میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا لہرانا ہے۔ پس یہ عہد اگر کیا ہے تو اس کے لیے عملی کوششوں کی ضرورت بھی ہے اور جب یہ عملی کوشش ہو گی تو یہ کوشش آپ کو خداتعالیٰ کے فضلوں کا وارث بھی بنائے گی اور جس کو خداتعالیٰ کے فضل حاصل ہو جائیں اسے اور کیا چاہیے؟ اللہ تعالیٰ آپ کو ہم سب کو یہ توفیق دے کہ یہ فضل حاصل کرنے والے ہوں۔

حضورِانور کا خطاب ایک بج کر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضورِانور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد جامعات احمدیہ کینیڈا، جرمنی اور یوکے سے فارغ التحصیل مربیان کرام، جامعہ احمدیہ یوکے کی سات کلاسز، سپیشل کلاس، اساتذہ جامعہ احمدیہ یوکے، کارکنان جامعہ احمدیہ یوکے، طلبہ جامعہ احمدیہ یوکے کی مجموعی تصویر کے علاوہ جامعہ احمدیہ کینیڈا کی درجہ ثالثہ (جو وقف عارضی پر آج کل یوکے آئے ہوئے ہیں) کو حضورِانور کے ساتھ مارکی کے ایک جانب تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

بعدازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کچھ دیر Stone House میں قیام فرمایا اور دو بج کر چھتیس منٹ پر جامعہ احمدیہ کی عمارت میں تشریف لائے اور نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کے بعد مارکی میں حضورِانور کی معیت میں تمام مہمانوں کے لیے ظہرانے کا انتظام تھا۔ دنیا کے متعدد ممالک سے تشریف لانے والے مہمانوں، طلبہ و اساتذہ نیز کارکنان جامعہ احمدیہ یوکے سمیت 625 کے قریب احباب وخواتین نے اس مبارک تقریب میں شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ دنیا کے تمام خطوں میں خدمت کی توفیق پانے والے مبلغین کرام کو خلافتِ احمدیہ کا سلطانِ نصیر بنائے اور حضورِانور کی منشائے مبارک کے مطابق اپنے فرائض سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

شاہدین جامعہ احمدیہ جرمنی 2024ء

1۔ مکرم مبارز احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ
2۔ مکرم عدنان احمد بٹ صاحب مربی سلسلہ
3۔ مکرم فطین احمد صاحب مربی سلسلہ
4۔ مکرم رضوان اللہ سندھو صاحب مربی سلسلہ
5۔ مکرم مرتاض احمد صاحب مربی سلسلہ
6۔ مکرم کاشف محمود صاحب مربی سلسلہ
7۔ مکرم عبدالنور بھٹی صاحب مربی سلسلہ
8۔ مکرم سیّد اعتزاز احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ
9۔ مکرم احسان احمد صاحب مربی سلسلہ
10۔ مکرم ارسلان احمد صاحب مربی سلسلہ
11۔ مکرم اسامہ سلیم جنجوعہ صاحب مربی سلسلہ
12۔ مکرم فرحان منظور احمد صاحب مربی سلسلہ
13۔ مکرم لقمان احمد صاحب مربی سلسلہ
14۔ مکرم بلال احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ
15۔ مکرم اسامہ اعجاز احمد صاحب مربی سلسلہ
16۔ مکرم عدیل احمد صاحب مربی سلسلہ

(بشکریہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن)

عید مبارک

جرمنی بھر کی جماعتوں میں 6 جون 2025ء کو عیدالاضحیٰ منائی جائے گی۔ قارئین اخبار احمدیہ جرمنی کی خدمت میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر دلی عید مبارک پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے تمام عالمِ اسلام اور انسانیت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے، آمین۔ (ادارہ اخبار احمدیہ جرمنی)

ملکی و عالمی خبریں

منور علی شاہد

جرمنی میں جرائم میں اضافہ

جرمنی میں جرائم میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔اس کی وجہ ملک میں نسل پرستی، اسلاموفوبیا اور سماجی افتراق ہے۔اس امر کا انکشاف 20 مئی کو جاری ہونے والی ایک سرکاری رپورٹ میں ہوا جس کے مطابق 2024ء میں گزشتہ سال کی نسبت جرائم میں 40 فیصد اضافہ ہوا۔ان جرائم کے محرکات سیاسی نوعیت کے ہیں۔ 2024ء میں ہونے والے مجموعی جرائم میں 42788 جرائم دائیں بازو سے تعلق رکھنے والے شدت پسندوں نے کئے جو سیاسی بنیاد پر ہونے والے جرائم کا نصف بنتے ہیں۔جرمن وفاقی وزیر داخلہ کا کہنا ہے کہ مذکورہ اعداد وشمار میں اضافہ ہمارے معاشرے میں متضاد سمتوں میں تقسیم اور سامیت دشمنی میں اضافے کا نتیجہ ہے۔

مہاجرین سے متعلق منصوبہ

یورپی ممالک میں مہاجرین کی آمد ایک سنجیدہ اور پیچیدہ مسئلہ بنا ہوا ہے۔اس حوالہ سے 20 مئی کو یورپی یونین کے رکن ممالک کے سامنے متعدد ایسے منصوبے پیش کئے گئے جن سے پناہ کے متلاشیوں کو بعض تیسرے ممالک میں بھیجنا آسان ہو جائے گا۔ ''محفوظ تیسرا ملک'' کا تصور یورپی یونین کے ممالک کو اجازت دیتا ہے کہ جب درخواست دہندگان کو کسی اور جگہ موثر تحفظ حاصل ہو سکے تو پناہ کی درخواست کو ناقابل قبول سمجھا جائے۔تیسرے ملک سے مراد ایسا ملک ہے جہاں درخواست دہندہ رہ چکا ہو، یا کام کر چکا ہو یا جہاں اس کے والدین رہتے ہوں۔

امریکہ میں دو اسرائیلی سفارت کار قتل

غزہ میں اسرائیلی مظالم کی انتہا ہو چکی ہے اور اس کا ردعمل بھی گاہے بگاہے سامنے آتا رہتا ہے۔ایسا ہی ایک واقعہ 21 مئی کی رات کو واشنگٹن میں پیش آیا جہاں یہودیوں کے میوزیم کے باہر اسرائیلی سفارتی عملے کے دو افراد کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا جن میں ایک اسرائیلی سفارتکار بھی ہے۔موقع پر ہی سیکیورٹی اہلکاروں نے حملہ آور کو گرفتار کر لیا جس نے موقع پر فلسطین کو آزاد کرو کے نعرے لگائے۔

تجارتی معاہدوں پر نظر ثانی

یورپی یونین نے غزہ میں اسرائیلی مظالم اور خوراک کی ترسیل پر پابندیوں کے تناظر میں اسرائیل کے ساتھ تجارتی معاہدوں پر نظر ثانی کا فیصلہ کیا ہے۔اس کا فیصلہ برسلز میں منعقدہ وزرائے خارجہ کے اجلاس کے دوران کیا گیا۔یہ قرارداد ہالینڈ کی وزیر خارجہ نے پیش کی جس کی حمایت 17 ممالک نے کی۔ ماہرین کے مطابق غزہ میں جاری بحران کے حوالے سے کئے گئے مطالبات کے جواب میں اٹھایا گیا یہ پہلا مضبوط قدم ہے۔ہالینڈ کا کہنا ہے کہ غزہ میں انسانی امداد کی ناکہ بندی بین الاقوامی انسانی قانون کی خلاف ورزی ہے جبکہ یورپی یونین عہدیدار کاجا کالاس نے کہا کہ اسرائیل کو فوری طور پر غزہ کے لئے امدادی رسد جاری کرنی چاہیے۔

ڈنمارک اور ہالینڈ بہترین ممالک قرار

اقوام متحدہ کے ذیلی ادارہ یونیسف نے جسمانی اور ذہنی صحت اور ہنر کے حوالہ سے بچوں کے لئے ہالینڈ اور ڈنمارک کو دنیا کے بہترین ممالک قرار دیا ہے۔اس تحقیق میں یورپی یونین اور تنظیم برائے اقتصادی تعاون اور ترقی کے 43 ممالک کا موازنہ کیا گیا۔نتائج کے مطابق فرانس تیسرے نمبر پر، پرتگال چوتھے اور آئیرلینڈ پانچویں نمبر پر رہا۔اس تحقیق کے مطابق کووڈ کی عالمی وبا کے دوران اسکول بند ہونے کی وجہ سے کئی ممالک میں طلبہ کی تعلیمی مہارت میں کافی کمی واقع ہوئی۔

نوجوانوں کے لئے نئی ویزا اسکیم

برطانیہ اور یورپی یونین نے نوجوانوں کو ایک دوسرے کے ملک میں محدود مدت کے لیے رہنے، کام کرنے، تعلیم حاصل کرنے یا رضاکارانہ سرگرمیوں میں حصہ لینے کی اجازت دینے کے لیے ایک نئی ویزا اسکیم پر اتفاق کیا ہے۔اس مجوزہ معاہدے کو Balanced Youth Experience سکیم کا نام دیا گیا ہے۔اس کا مقصد نوجوانوں کو بین الاقوامی تجربہ فراہم کرنا اور دونوں خطوں کے تعلقات کو بہتر بنانا ہے۔یہ معاہدہ Brexit کے بعد برطانیہ اور یورپی یونین کے تعلقات کی بہتری کے لیے ایک بڑے پیکیج کا حصہ ہے، جس میں تجارت، دفاع اور دیگر شعبے بھی شامل ہیں۔

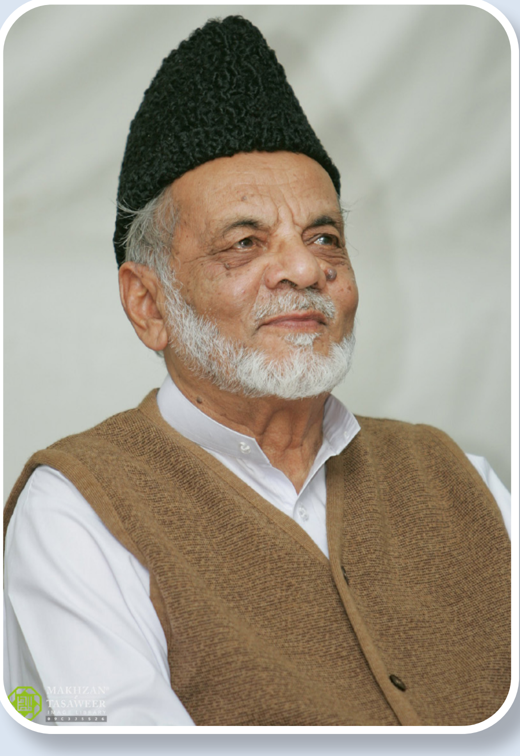

قرار دادِ تعزیت جماعت احمدیہ جرمنی بر وفات حسرت آیات

نابغۂ روزگار محقق و عالم باعمل اور دیرینہ خادم سلسلہ

مکرم سیّد میر محمود احمد ناصر صاحب

احباب جماعت عالمگیر نے نہایت دکھ اور افسوس کے ساتھ یہ خبر سنی کہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے داماد، حضرت سیّد میر محمد اسحٰق صاحبؓ کے بیٹے، حضرت اماں جانؓ کے بھتیجے، نابغۂ روزگار، بزرگ شخصیت کے حامل، جماعت احمدیہ کے دیرینہ خادم، سابق مبلغ سلسلہ برطانیہ، امریکہ، سپین۔ سابق وکیل التصنیف، وکیل التعلیم، ممبر مجلس تحریک جدید، سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ، مصنّف، محقق، مفکر، مترجم، نہایت لطیف انداز رکھنے والے مربی، طویل عرصہ تک جامعہ احمدیہ ربوہ میں حدیث، موازنہ مذاہب، اشترا کیت اور منطق کے ہر دلعزیز و محبوب استاد کی حیثیت سے خدمت دین بجالانے والے متبحر عالم دین و مقرر جلسہ ہائے سالانہ، نور فاؤنڈیشن کے اوّلین و تاحیات صدر، مرکزی ریسرچ سیل ربوہ کے بانی و انچارج اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہزاروں شاگردوں کے محبوب استاد محترم سیّد میر محمود احمد ناصر صاحب مورخہ 11 مئی 2025ء کی صبح طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بعمر 96 سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيهِ رَاجِعُونَ۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا　　اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحوم میر صاحب حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کے ہاں قادیان میں مورخہ 15 اکتوبر 1929ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کی۔ ساتویں جماعت پاس کرنے کے بعد اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دی جس کے بعد جامعہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوئے اور تقسیم ہند کے بعد احمد نگر میں قائم ہونے والے عارضی جامعہ سے فارغ التحصیل ہوئے اور حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر انگریزی زبان میں مہارت حاصل کرنے کی غرض سے انگلستان کے سکول آف اورینٹل سٹڈیز (لندن یونیورسٹی) میں زیر تعلیم رہے۔ اس کے بعد آپ کا تقرر جامعہ احمدیہ ربوہ میں بطور استاد ہوا اور آپ کو مختلف حیثیتوں سے 73 برس تک (15 نومبر 1952ء تا وفات) نہایت تعمیری، ٹھوس، علمی و عملی اور تربیتی خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق و سعادت ملی۔ آپ کو ذیلی تنظیموں میں مقامی و مرکزی سطح پر خدمت کا موقع ملا چنانچہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں آپ نائب صدر، مہتمم تربیت اور مہتمم عمومی رہے جبکہ مجلس انصار اللہ پاکستان کے 15 سال تک رکن خصوصی رہے۔ علاوہ ازیں متعدد کمیٹیوں کے ممبر رہے خصوصاً تراجم قرآن کریم کے لئے قائم مختلف کمیٹیوں میں آپ کا کردار نہایت فعّال اور مفید رہا۔

آپ کو دنیا کے متعدد علوم اور زبانوں پر ماہرانہ دسترس حاصل تھی، بڑے ہی زندہ دل اور برجستہ حاضر جواب تھے، نہایت لطیف حسّ مزاح اور ظرافت آپ کی شخصیت کا نمایاں پہلو تھا، قرآنی احکام پر پوری طرح سے عمل، خدا اور اس کے رسول نیز مہدیٔ دوران کے عشق میں سرشار، خلافت سے نہ صرف اعلیٰ درجہ کا عشق و وفا بلکہ اس کے لئے بے مثال غیرت کا بے ساختہ اظہار، خودداری، سادگی، عاجزی، قناعت پسندی، حق گوئی اور بے تکلفی آپ کے نیک اور پاکیزہ گلدستۂ سیرت کے گلہائے رنگارنگ تھے۔

آپ بلا کے عالم باعمل ہونے کے ساتھ ساتھ فصیح اللسان مقرر بھی تھے، جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر غزوات النبی ﷺ میں خلق عظیم کے موضوع پر آپ کا سلسلہ تقاریر اس پر گواہ ہے۔ آپ جلسہ سالانہ جرمنی میں بھی متعدد بار شریک ہوئے اور 1997ء میں مہمان مقرر کے طور پر جلسہ سے خطاب بھی فرمایا تھا۔ مسجد مبارک ربوہ میں آپ کا درس قرآن و حدیث نہایت شوق و ذوق سے سنا جاتا۔ ان درسوں میں میر صاحب مرحوم کے عظیم باپ حضرت سیّد میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی جھلک نظر آتی تھی۔ مطالعہ کی عادت اس حد تک پہنچی ہوئی تھی کہ ہر وقت آپ کے ہاتھ میں کوئی نہ کوئی کتاب ہوتی اور حضرت مسیح موعودؑ کے الہام اَنْتَ الشَّيْخُ الْمَسِيْحُ الَّذِي لَا يُضَاعُ وَقْتُه کی عملی تصویر بن کر وقت کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہونے دیتے۔ آپ کی طویل خدمات اور بلند پایہ علمی مقام پر نظر ڈالی جائے تو دل و زبان بے ساختہ پکار اٹھتے ہیں کہ آپ کا شمار بلاشبہ اُنہی نافع الناس عظیم وجودوں میں ہوتا ہے جن کے متعلق کسی نے یوں اپنے جذبات تاریخ کے سپرد کئے تھے:

وَا أَسَفَا عَلٰى فِرَاقِ قَوْمٍ ... هُمُ الْمَصَابِيْحُ وَالْحُصُوْنُ
وَالْمُدُنُ وَالْمُزْنُ وَالرَّوَاسِي ... وَالْخَيْرُ وَالْاَمْنُ وَالسُّكُوْنُ
لَمْ تَتَغَيَّرْ لَنَا اللَّيَالِي ... حَتّٰى تَوَفَّتْهُمُ الْمَنُوْنُ
فَكُلُّ جَمْرٍ لَّنَا قُلُوْبٌ ... وَ كُلُّ مَاءٍ لَّنَا عُيُوْنُ

محترم میر صاحب مرحوم کو ہوش سنبھالتے ہی بڑی بڑی جماعتی تقاریب میں شرکت کی توفیق ملتی رہی۔ چنانچہ سب سے پرانی یاد جلسہ خلافت جوبلی (1939ء) آپ کے حافظہ میں پوری تفصیلات کے ساتھ محفوظ تھی۔ ہر جلسہ سالانہ میں شرکت میر صاحب کی روح کی غذا تھی۔ قادیان سے غیر معمولی عشق تھا، جب تک ہمت رہی جلسہ میں شمولیت فرماتے رہے۔ آپ نے چار خلفاء سلسلہ کا زمانہ دیکھا اور ہر ایک کے ساتھ قریبی تعلق اور ان کی ہدایات، نصائح اور منشاء کے مطابق خدمات جاری رکھیں اور ان کے دستِ راست اور سلطانِ نصیر بننے کا اعزاز حاصل کیا۔ خلافت سے محبت اور اطاعت کا جذبہ آخری حدوں کو چھو رہا تھا۔ خلیفۃ المسیح سے محبت و عقیدت آپ کے ہر فقرے اور ہر ادا سے چھلکتی تھی۔

مورخہ 18 دسمبر 1989ء کو بعض بزرگان سلسلہ کے ساتھ آپ کے خلاف بھی دفعہ 298C کی ایف آئی آر نمبر 372 تھانہ ربوہ میں درج ہوئی، جس کی وجہ سے آپ کو ایک رات کے لیے اسیر راہِ مولیٰ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔

ہم افرادِ جماعت احمدیہ جرمنی سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، میر صاحب مرحوم کے پسماندگان محترم سیّد شعیب احمد صاحب (امریکہ)، محترم ڈاکٹر سیّد ابراہیم منیب احمد صاحب (کینیڈا)، محترم سیّد محمد احمد صاحب (اسلام آباد ٹلفورڈ۔ یوکے)، محترم ڈاکٹر سیّد غلام احمد فرخ صاحب (انچارج کمپیوٹر سیکشن صدر انجمن احمدیہ ربوہ)، محترمہ عائشہ نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا فخر احمد صاحب (ہالینڈ) اور جملہ دیگر اعزہ و اقرباء سے دلی اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم میر صاحب کی مغفرت فرمائے، درجات بلند فرماتے ہوئے اپنے پیار اور رضا کی جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، آمین اللّٰھم آمین۔

ہم ہیں افراد جماعت احمدیہ جرمنی

قسط نمبر 5

مکرمہ درثمین احمد صاحبہ، جرمنی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم تعبیر الرویا

دانت

دانت کی داڑھ نکل کر اگر کانچ کی نظر آوے تو خطرناک ہوا کرتی ہے۔ دانت اگر ٹوٹ کر ہاتھ میں رہے تو عمدہ ہے۔(ملفوظات جلد 4 صفحہ 309 طبع 2018ء)

داڑھ کا ایک حصہ بوسیدہ دیکھنا

یکم اگست 1898ء: صبح کی نماز کے بعد حضرت اقدسؑ نے فرمایا: ''خواب میں ہاتھ سے دانت کا گرانا منذر ہوتا ہے، میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ڈاڑھ کا حصہ جو بوسیدہ ہوگئی ہے۔ اس کو میں نے منہ سے نکالا اور وہ بہت صاف تھا اور اسے ہاتھ میں رکھا۔'' پھر فرمایا کہ ''خواب میں دانت اگر ہاتھ سے گرایا جائے، تو وہ منذر ہوتا ہے ورنہ مبشر''۔(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 245،244 طبع 2018ء)

درخت

22 نومبر 1902ء فرمایا: ''آج رات مجھے رؤیا میں دکھایا گیا کہ ایک درخت باردار اور نہایت لطیف اور خوبصورت پھلوں سے لدا ہوا ہے اور کچھ جماعت تکلّف اور زور سے ایک بُوٹی کو اُس پر چڑھانا چاہتی ہے جس کی جڑ نہیں بلکہ چڑھا رکھی ہے وہ بُوٹی افتیمون کی مانند ہے۔ اور جیسے جیسے وہ بُوٹی اس درخت پر چڑھتی ہے اس کے پھلوں کو نقصان پہنچاتی ہے اور اس لطیف درخت میں ایک کھجواہٹ اور بدشکلی پیدا ہو رہی ہے اور جن پھلوں کی اس درخت سے توقع کی جاتی ہے اُن کے ضائع ہونے کا سخت اندیشہ ہے بلکہ کچھ ضائع ہو چکے ہیں۔ تب میرا دل اس بات کو دیکھ کر گھبرایا اور پگھل گیا اور مَیں نے ایک شخص کو جو ایک نیک اور پاک انسان کی صورت پر کھڑا تھا پُوچھا کہ یہ درخت کیا ہے اور یہ بُوٹی کیسی ہے جس نے ایک لطیف درخت کو شکنجہ میں دبا رکھا ہے۔ تب اُس نے جواب میں مجھے یہ کہا کہ یہ درخت قرآن خدا کا کلام ہے اور یہ بُوٹی وہ احادیث اور اقوال وغیرہ ہیں جو قرآن کے مخالف ہیں یا مخالف ٹھہرائے جاتے ہیں اور اُن کی کثرت نے اس درخت کو دبا لیا ہے اور اس کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ تب میری آنکھ کھل گئی''۔

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 212 حاشیہ)

بَڑ کا درخت

بَڑ یعنی بوہڑ کے درخت سے مراد نصاریٰ کا دین ہے کہ جس کی عظمت اور سرکشی تو بہت ہے مگر پھل ندارد۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 36 طبع 2018ء)

دریا

دریا کی تعبیر پر فرمایا کہ: ''جو معارف اور علم رکھتا ہو اُسے دریا سے ہی تعبیر کیا کرتے ہیں اور ابابیل سے مراد وہ جماعت اور لوگ جو اس سے فیوض حاصل کرتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 31 طبع 2018ء)

جولائی 1905ء: ''رؤیا دیکھا کہ ایک بڑا دریا ہے۔ اُس میں سے کوئی چیز نکلی جس میں سے شعلے نکلتے ہیں اور ہمارے سامنے ہوئی جیسا کہ دریا بطور تحفہ کے کوئی چیز ہمارے آگے پیشکش کرتا ہے۔ وہ چیز ہم نے لے لی۔ تو وہ ایک ٹوپی تھی جس کو ہم نے سر پر رکھ لیا۔ اُس کے بعد دریا نے ایک اور چیز پیش کی جو ایک چغہ کی شکل میں تھی۔ وہ بھی ہم نے لے لی۔

فرمایا۔ دریا سے مراد کوئی بڑا بادشاہ یا اسی کی مانند کوئی اَور ذی شان آدمی یا کوئی بڑا اہل علم و فضل و کمال ہوتا ہے اور اُس کے تحفہ دینے سے مراد حلقہ خادموں میں داخل ہونا یا مُعتقد ہونا۔ یا مالی خدمت کرنا۔ یا کسی غرض کے لئے رجوع لانا ہے۔ واللہ تعالیٰ اَعلم‘‘۔ (تذکرہ صفحہ 521 طبع 2023ء)

دریا/سمندر

نمازِ فجر سے پیشتر حضرت اقدسؑ نے رؤیا سنائی: ’’مَیں کسی اور جگہ ہوں اور قادیان کی طرف آنا چاہتا ہوں ایک دو آدمی ساتھ ہیں۔ کسی نے کہا راستہ بند ہے ایک بڑا بحرِ زخار چل رہا ہے۔ میں نے دیکھا تو واقعی کوئی دریا نہیں بلکہ ایک بڑا سمندر ہے اور پیچیدہ ہو ہو کر چل رہا ہے جیسے سانپ چلا کرتا ہے۔ ہم واپس چلے آئے کہ ابھی راستہ نہیں اور یہ راہ بڑا خوفناک ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 596)

دشمن کا گھر میں داخل ہونا

5 ستمبر 1906ء: ’’مَیں نے دیکھا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں (مرتد دشمن) ہمارے مکان کے پاس کھڑا ہے اور والدہ محمد اسحٰق (زوجہ میر ناصر نواب صاحب) اُس کو اپنے گھر میں بُلاتی ہیں مگر مَیں نے اُسے اندر نہیں آنے دیا اور مَیں نے کہا کہ مَیں نہیں آنے دیتا۔ اس میں ہماری بے عزتی ہے۔

دشمن کے گھر میں داخل ہونے سے مُراد کوئی مصیبت یا موت ہوتی ہے اور وہ اندر نہیں آسکا یعنی خدا نے اُس بلا کو ٹال دیا۔ پھر الہام ہوا: اِنِّیۡ اُحَافِظُ کُلَّ مَنۡ فِی الدَّارِ (ترجمہ) مَیں ان سب کی حفاظت کروں گا جو اس گھر میں ہیں۔ (تذکرہ حاشیہ صفحہ 636 طبع 2023ء)

دمشق

1891ء: ’’صحیح مسلم میں یہ جو لکھا ہے کہ حضرت مسیح دمشق کے منارہ سفید شرقی کے پاس اُتریں گے… دمشق کے لفظ کی تعبیر میں میرے پر منجانب اللہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس جگہ ایسے قصبہ کا نام دمشق رکھا گیا ہے جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو یزیدی الطبع اور یزید پلید کی عادات اور خیالات کے پیرو ہیں… مجھ پر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ دمشق کے لفظ سے دراصل وہ مقام مراد ہے جس میں یہ دمشق والی مشہور خاصیت پائی جاتی ہے اور خدائے تعالیٰ نے مسیح کے اُترنے کی جگہ جو دمشق کو بیان کیا تو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مسیح سے مراد وہ اصلی مسیح نہیں ہے جس پر انجیل نازل ہوئی تھی بلکہ مسلمانوں میں سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو اپنی روحانی حالت کی رُو سے مسیح سے اور نیز امام حسین سے بھی مشابہت رکھتا ہے کیونکہ دمشق پایۂ تخت یزید ہو چکا ہے اور یزیدیوں کا منصوبہ گاہ جس سے ہزارہا طرح کے ظالمانہ احکام نافذ ہوئے۔ وہ دمشق ہی ہے… سو خدا تعالیٰ نے اُس دمشق کو جس سے ایسے پُرظلم احکام نکلتے تھے اور جس میں ایسے سنگ دل اور سیاہ دروں لوگ پیدا ہوگئے تھے اِس غرض سے نشانہ بنا کر لکھا کہ اب مثیل دمشق عدل اور ایمان پھیلانے کا ہیڈ کوارٹر ہوگا کیونکہ اکثر نبی ظالموں کی بستی میں ہی آتے رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کی جگہوں کو برکت کے مکانات بناتا رہا ہے‘‘۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ 134-137 حاشیہ)

دودھ

مارچ 1893ء: نورالدین (حضرت خلیفۃ المسیح الاول) کو دو گلاس دودھ کے پلائے۔ ایک ہم نے خود دیا دوسرا اس نے خود مانگ کر لیا اور کہا سرد ہے۔ پھر دودھ کی ندی بن گئی اور ہم اس میں نبات کی ڈلی ہلاتے جاتے تھے۔

(جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ بحوالہ تذکرہ صفحہ 750)

دو شہتیر/دو قبریں

چوہدری اللہ داد صاحب مرحوم کا ذکر تھا۔ فرمایا: بڑے مخلص آدمی تھے۔ ایسا آدمی پیدا ہونا مشکل ہے۔ فرمایا: جو الہام الٰہی نازل ہوا تھا کہ ’دو شہتیر ٹوٹ گئے‘ ان میں سے ایک شہتیر تو مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم تھے، دوسرے چوہدری صاحب معلوم ہوتے ہیں‘‘۔

فرمایا: یہ جو رؤیا دیکھا گیا تھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی قبر کے پاس دو اور قبریں ہیں وہ بھی پورا ہوا۔ ایک قبر الٰہی بخش صاحب ساکن مالیر کوٹلہ کی بنی اور دوسری چوہدری صاحب مرحوم کی بنی۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 252 طبع 2018ء)

ذبح

فرمایا: کوئی تیس سال کا عرصہ گذرا۔ میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ بٹالہ کے مکانات میں ایک حویلی ہے۔ اس میں ایک سیاہ کمبل پر میں بیٹھا ہوں اور لباس بھی کمبل ہی کی طرح پہنا ہوا ہے۔ گویا کہ دنیا سے الگ ہوا ہوں۔ اتنے میں ایک لمبے قد کا شخص آیا اور مجھے پوچھتا ہے کہ مرزا غلام احمد مرزا غلام مرتضیٰ کا بیٹا کہاں ہے۔ میں نے کہا کہ میں ہوں۔ کہنے لگا کہ میں نے آپ کی تعریف سنی ہے کہ آپ کو اسرار دینی اور حقائق اور معارف میں بہت دخل ہے۔ یہ تعریف سُن کر ملنے آیا ہوں۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے کیا جواب دیا۔ اس پر اس نے آسمان کی طرف منہ کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اور بہہ کر رخسار پر پڑتے تھے۔ ایک آنکھ اوپر تھی اور ایک نیچے اور اس کے منہ سے حسرت بھرے یہ الفاظ نکل رہے تھے۔ ’تہیدستان عشرت را‘ اس کا مطلب میں نے یہ سمجھا کہ یہ مرتبہ انسان کو نہیں ملتا جب تک کہ وہ اپنے اوپر ایک ذبح اور موت وارد نہ کرے۔ اس مقام پر عرب صاحب نے حضرت کا ایک یہ شعر پڑھا۔ جس میں یہ کلمہ منسلک تھا کہ ’میخواہد نگارمن تہیدستان عشرت را‘ حضرت نے فرمایا کہ میں نے پھر اس کلمہ کو اس مصرعہ میں جوڑ دیا کہ یاد رہے۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 39 طبع 2018ء)

فرمایا کہ: ایک رؤیا تھی تو وحشت ناک مگر اللہ نے ٹال ہی دیا۔ دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ بیل کو میدان میں ذبح کریں گے۔ مگر عملی کارروائی نہ ہوئی۔ ذبح نہ ہوا کہ جاگ آ گئی۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 97 طبع 2018ء)

حضرت مفتی محمد صادقؓ نے اخبار البدر میں لکھا کہ میرے لڑکے محمد منظور کا رؤیا حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ فرمایا: ’’مومن کبھی رؤیا دیکھتا ہے اور کبھی اس کی خاطر کسی اور کو دکھاتا ہے۔ ہم نے اس کی تعمیل میں چودہ بکرے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے۔ سب جماعت کو کہہ دو کہ جس جس کو استطاعت ہے قربانی کر دے‘‘۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 116 طبع 2018ء)

رہائی

خواب کے ذریعہ امام موسیٰ رضا کی رہائی، فرمایا: خدا جب کسی کام کو کرانا ہی چاہتا ہے تو گردن سے پکڑ کر بھی کرا دیتا ہے۔اس کے منوانے کے عجیب عجیب رنگ ہیں۔چنانچہ ایک مسلمان بادشاہ کا ذکر ہے کہ اس نے امام موسیٰ رضا کو کسی وجہ سے قید کر دیا ہوا تھا۔خدا کی قدرت ایک رات بادشاہ نے اپنے وزیراعظم کو نصف رات کے وقت بلوایا اور نہایت سخت تاکید کی کہ جس حالت میں ہو اسی حالت میں آجاؤ حتیٰ کہ لباس بدلنا بھی تم پر حرام ہے۔وزیر حکم پاتے ہی ننگے سر ننگے بدن فوراً حاضر ہوئے اور اس جلدی اور گھبراہٹ کا باعث دریافت کیا۔بادشاہ نے اپنا ایک خواب بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک حبشی آیا اور اس نے گنڈا سے کی قسم کے ایک ہتھیار سے مجھے ڈرایا اور دھمکایا ہے۔اس کی شکل نہایت پر ہیبت اور خوفناک ہے اس نے مجھے کہا ہے کہ امام موسیٰ رضا کو ابھی چھوڑ دو ورنہ میں تمہیں ہلاک کر دوں گا اور اسے ایک ہزار اشرفی دے کر جہاں اس کا جی چاہے رہنے کی اجازت دو۔سو تم ابھی جاؤ اور امام موسیٰ رضا کو قید سے رہا کر دو۔چنانچہ وزیراعظم قید خانہ میں گئے اور قبل اس کے کہ وہ اپنا عندیہ ظاہر کرتے امام موسیٰ رضا بولے کہ پہلے میرا خواب سن لو۔چنانچہ انہوں نے اپنا خواب یوں بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی ہے کہ تم آج ہی قبل اس کے کہ صبح ہو قید سے رہا کئے جاؤ گے۔غرض یہ ہیں خدا تعالیٰ کے اقتداری نشانات۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 65،66 طبع 2018ء)

روح کا نکلنا/مولابس

فرمایا: ’’میرے ایک چچا صاحب فوت ہو گئے تھے۔عرصہ ہوا میں نے ایک مرتبہ اُن کو عالم رؤیا میں دیکھا اور اُن سے اس عالم کے حالات پوچھے کہ کس طرح انسان فوت ہوتا ہے اور کیا ہوتا ہے۔انہوں نے کہا کہ اس وقت عجیب نظارہ ہوتا ہے۔جب انسان کا آخری وقت قریب آتا ہے تو دو فرشتے جو سفید پوش ہوتے ہیں سامنے آتے ہیں اور وہ کہتے آتے ہیں مولابس مولابس‘‘۔

فرمایا: ’’حقیقت میں ایسی حالت میں جب کوئی مفید وجود درمیان سے نکل جاتا ہے تو یہی لفظ ’مولابس‘ موزوں ہوتا ہے۔اور پھر وہ قریب آکر دونوں اُنگلیاں ناک کے آگے رکھ دیتے ہیں۔اے روح! جس راہ سے آئی تھی اسی راہ سے واپس نکل آ۔‘‘

فرمایا: ’’طبعی امور سے ثابت ہوتا ہے کہ ناک کی راہ سے روح داخل ہوتی ہے اسی راہ سے معلوم ہوا نکلتی ہے۔توریت سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ نتھنوں کے ذریعہ زندگی کی روح پھونکی گئی۔وہ عالم عجیب اسرار کا عالم ہے جن کو اس زندگی میں انسان پورے طور پر سمجھ بھی نہیں سکتا‘‘۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 114 طبع 2018ء)

روح کی تعبیر

1894ء: ’’وَ اُلْقِیَ فِیْ رُوْعِیْ اَنَّ الْمُرَادَ مِنْ لَفْظِ الرُّوْحِ فِیْ اٰیَةِ یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ جَمَاعَةُ الرُّسُلِ وَالنَّبِیِّیْنَ وَالْمُحَدَّثِیْنَ اَجْمَعِیْنَ الَّذِیْنَ یُلْقَی الرُّوْحُ عَلَیْهِمْ وَ یَجْعَلُوْنَ مُکَلَّمِیْنَ۔ (ترجمہ) اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ اس آیت میں لفظ رُوح سے مراد رسولوں اور نبیوں اور محدثوں کی جماعت ہے۔جن پر رُوح القدس ڈالا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ہم کلام ہوتے ہیں۔‘‘

(نور الحق حصہ اوّل۔روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 98)

روزے

ہم ہر روز دیکھتے ہیں کبھی کشف میں۔کبھی رؤیا میں۔ایک حالت رؤیا کی ہوتی ہے وہ نیند میں ہوتی ہے اس میں غیبت حِس ہوتی ہے کہ انسان سو کر کہیں کا کہیں سیر کرتا ہے اور مکان اس کا بدلتا ہے مگر کشف میں مکان نہیں بدلتا۔کبھی غنودگی میں ہوتا ہے اور کبھی بیداری میں اور باوجود غنودگی کے حصہ کے پھر بھی ایک آواز کو سنتا ہے۔جانتا ہے کہ فلاں مکان میں ہوں ایک دفعہ میں نے فرشتوں کو انسان کی شکل میں دیکھا یاد نہیں کہ دو تھے یا تین آپس میں باتیں کرتے تھے اور مجھے کہتے تھے کہ تو کیوں اس قدر مشقت اٹھاتا ہے اندیشہ ہے کہ بیمار نہ ہو جائے میں نے سمجھا کہ یہ جو چھ ماہ کے روزے رکھے ہیں ان کی طرف اشارہ ہے (اس مقام پر حضرت اقدسؑ نے اپنا واقعہ مجاہدہ اور ششماہی روزے کا بیان فرمایا جو کہ البدر نمبر 1 میں زیر عنوان اسوہ حسنہ درج ہے) فرمایا کہ روزوں کو میں نے مخفی طور پر رکھا بعض دفعہ اظہار میں سلب رحمت کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے مخفی رکھنا اچھا ہوتا ہے چونکہ میں مامور تھا اس لئے کوئی مرض وغیرہ نہ ہوا ورنہ اگر کوئی اور ہوتا اور اس قدر شدت اٹھاتا تو ضرور مسلول مدقوق یا مجنون ہو جاتا۔

رؤیت ملائکہ

فرشتوں پر ذکر چل پڑا کہ یہ خواب میں ہمیشہ خوبصورت لڑکوں کی صورت و شکل میں نظر آتے ہیں۔اس پر حضورؑ نے اپنے چند ایک سابقہ رؤیا بیان فرمائے جن کو ہم اس نیت سے درج کر دیتے ہیں کہ اُن میں سے اگر کوئی شائع نہیں ہوا تو اب ہو جائے۔

’’ایک فرشتہ ایک چبوترہ پر بیٹھا ہے اور ایک عجیب روٹی نان کی مثل چمکتی ہوئی اس کے ہاتھ میں ہے وہ روٹی بہت ہی عمدہ اور اعلیٰ قسم کی نظر آتی ہے۔مجھے وہ روٹی دے کر کہتا ہے کہ یہ تمہارے لیے اور تمہارے ساتھ کے درویشوں کے لیے ہے۔اس رؤیا کو عرصہ قریباً 30 سال کا ہو گیا ہو گا۔‘‘

فرمایا: ’’ایک فرشتہ کو میں نے 20 برس کے نوجوان کی شکل میں دیکھا صورت اس کی مثل انگریزوں کے تھی اور میز کرسی لگائے ہوئے بیٹھا ہے۔میں نے اس سے کہا کہ آپ بہت ہی خوبصورت ہیں۔اس نے کہا، ہاں میں روشنی آدمی ہوں۔یہ رؤیا کوئی 20 برس کا ہو گا‘‘۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 248،249 طبع 2018ء)

ایک دفعہ مجھے ایک فرشتہ آٹھ یا دس سالہ لڑکے کی صورت میں نظر آیا اس نے بڑے فصیح اور بلیغ الفاظ میں کہا کہ خدا تعالیٰ تمہاری ساری مرادیں پوری کرے گا۔

فرمایا: رات مجھے الہام ہوا: جَآءَنِیْ اٰئِلُ وَاخْتَارَ وَ اَدَارَ اِصْبَعَهٗ وَاَشَارَ۔ یَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنَ الْعِدَا وَیَسْطُوْ بِکُلِّ مَنْ سَطَا۔ آئل جبریل ہے فرشتہ بشارت دینے والا۔

(ترجمہ) آیا میرے پاس آئل اور اس نے اختیار کیا (یعنی چن لیا مجھ کو) اور گھمایا اس نے اپنی انگلی کو اور اشارہ

کیا کہ خدا تجھ کو دشمنوں سے بچائے گا اور ٹوٹ کر پڑے گا اس شخص پر جو تجھ پر اچھلا۔

فرمایا: آئل اصل میں ایالت سے ہے یعنی اصلاح کرنے والا جو مظلوم کو ظالم سے بچاتا ہے یہاں جبریل نہیں کہا آئل کہا۔ اس لفظ کی حکمت یہی ہے کہ وہ دلالت کرے کہ مظلوم کو ظالموں سے بچاوے اس لئے فرشتہ کا نام آئل رکھ دیا پھر اس نے انگلی ہلائی کہ چاروں طرف کے دشمن۔ اور اشارہ کیا کہ یَعۡصِمُكَ اللّٰہُ مِنَ الۡعِدَا وغیرہ۔ یہ بھی اس الہام سے جو پہلے ہوا تھا ملتا ہے کہ اِنَّہٗ کَرِیۡمٌ تَمَشّٰی اَمَامَكَ وَ عَادٰی مَنۡ عَادٰی وہ کریم ہے تیرے آگے آگے چلتا ہے جس نے تیری عداوت کی اس کی عداوت کی چونکہ آئل کا لفظ لغت میں نہ مل سکتا تھا یا زبان میں کم استعمال ہوتا ہوگا اس لئے الہام نے خود اس کی تفصیل کر دی۔

(یہ گذشتہ چند روز کا الہام ہے) جس طرح انبیاء کے صفات ہوتے ہیں اسی طرح ملائکہ کے بھی صفات ہوتے ہیں اور اصبعہ کے اجتہادی معنے جو کچھ ہم کریں اصل واقعہ تو اس وقت معلوم ہوگا جب وہ ظہور پذیر ہوگا۔ ایک نووارد نے عرض کی کہ کاش مجھے بھی جبرائیل دکھایا جاتا فرمایا: جب خدا آپ کو وہ آنکھیں عنایت کرے گا تو آپ بھی دیکھ لیں گے۔ وَ مَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمۡرِ رَبِّكَ (مریم:65) وہ تو خدا کے حکم سے نازل ہوتا ہے جب مولوی محمد حسین بٹالوی نے رسالہ کفر کا لکھا تھا اور لوگوں کو بھڑکایا تھا کہ یہ مسلمان نہیں۔ ان کے جنازے نہ پڑھو مسلمانوں کے قبرستان میں ان کو دفن نہ کرو اس وقت لوگ بھڑکے اور ہماری مخالفت عام ہوگئی اور بغض و عداوت حد سے بڑھ گیا اس وقت میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ بھائی غلام قادر کی شکل پر ایک شخص آیا مگر فوراً مجھے معلوم کرایا گیا کہ یہ فرشتہ ہے میں نے کہا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ کہا میں جناب باری سے آیا ہوں چونکہ وہاں بہت لوگ معلوم ہوتے تھے میں نے اس سے الگ ہو کر ایک بات کرنے کی درخواست کی تو وہ علیحدہ ہو کر مجھے پوچھنے لگا میں نے کہا کہ لوگ تو مجھ سے الگ ہو گئے ہیں کہا کہ نہیں تمہارے ساتھ ہیں معاً میری حالت کشفی جاتی رہی''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 10،11 طبع 2018ء)

دس سالہ جوبلی پروگرام مسجد بیت القادر فیشٹا

(رپورٹ: نصیر احمد بٹ۔ صدر جماعت Vechta)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 27 اپریل 2025ء کو مسجد بیت القادر فیشٹا کے 10 سال مکمل ہونے پر ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ مسجد بیت القادر کا سنگ بنیاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے 11 اکتوبر 2011ء کو رکھا تھا اور 9 جون 2015ء کو اس کا افتتاح بھی فرمایا۔ اس طرح فیشٹا شہر کی خوش نصیبی ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دو بار اس شہر میں تشریف لائے۔ اس پروگرام کی تیاری چند ماہ پہلے شروع کر دی گئی تھی اور مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کو دعوت نامے دئے گئے۔ مسجد کے احاطہ کو بھی مختلف جماعتی بینرز سے سجایا گیا۔

27 اپریل کو دوپہر دو بجے پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ وسیم احمد صاحب نے کی اور اس کا جرمن ترجمہ مکرم فہد بسرا صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم رانا حاشر احمد صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور جماعت کا مختصر تعارف پیش کیا۔ بعد ازاں 15 منٹ کی ایک ویڈیو دکھائی گئی جو 2024ء میں جماعت احمدیہ جرمنی کی سرگرمیوں پر مشتمل تھی۔ اس کے بعد ایک پریزنٹیشن کے ذریعہ جماعت احمدیہ فیشٹا کی 2015ء تا 2025ء تک کی سرگرمیوں کو پیش کیا گیا۔ فیشٹا کے میئر Kristian Kater صاحب اور Landrat Tobias Gerdesmeyer نے اظہار خیال کرتے ہوئے جماعت کے کاموں کی تعریف کی اور نئے سال کے موقع پر شہری اداروں کے ساتھ مل کر صفائی نیز ہر سال چیریٹی واک کے انعقاد پر بھی شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کی آخری تقریر مکرم فراز احمد رانا صاحب مربی سلسلہ کی تھی۔ آپ نے تمام مہمانوں کا اس پروگرام میں شرکت پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ مسجد مختلف مکاتب فکر کے لوگوں اور کلچرز کے درمیان پل کا کردار ادا کرتی ہے۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پوپ فرانسس کی وفات پر جاری کردہ پریس ریلیز پڑھا۔ تقریب میں Goldenstedt کے میئر، Visbek کے نائب میئر، سیاستدان، اساتذہ، پادری اور مختلف مکاتب فکر کے لوگ شریک تھے۔ دعا کے ساتھ پروگرام کے اختتام پر مہمانوں کی خدمت میں کافی اور کیک پیش کیا گیا۔ تقریب کی تفصیلی خبر مقامی اخبار Oldenburgische Volkszeitung میں شائع ہوئی۔

رپورٹ: مکرم جری اللہ خان صاحب مربی سلسلہ و سیکرٹری مجلس شوریٰ

43 ویں مجلس شوریٰ جرمنی 2025ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت جرمنی کی 43ویں مجلس شوریٰ مورخہ 16 تا 18 مئی 2025ء بیت السبوح فرانکفرٹ میں منعقد ہوئی۔ جس کے لئے قواعد کے مطابق کُل 84 جماعتوں میں نمائندگان شوریٰ کے انتخاب ہوئے جبکہ 15 جماعتوں میں انتخاب نہیں کرائے جا سکے۔ علاوہ ازیں جماعتوں کے صدران قواعد کے مطابق ممبر شوریٰ تھے۔ اس لحاظ سے مجلس شوریٰ کے کل 520 ممبران تھے جن میں سے 487 ممبران نے شرکت کی۔ مجلس شوریٰ سے قبل ممبران کو دعوت نامہ، ایجنڈا، پروگرام اور بجٹ کی کاپی بھجوائی گئی اور تمام نیشنل شعبہ جات سے بجٹ میٹنگز کی گئیں۔

مجلس شوریٰ کی کارروائی

مجلس شوریٰ کی کارروائی مورخہ 16 مئی 2025ء بروز جمعہ بوقت 17:00 بجے تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ مکرم محفوظ احمد منیر صاحب مربی سلسلہ نے سورۃ آل عمران کی آیات 160 تا 161 کی تلاوت کی اور اردو و جرمن ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں نیشنل امیر صاحب نے افتتاحی تقریر میں شوریٰ کے متعلق جماعت جرمنی کا تیار کردہ کتابچہ جس میں شوریٰ کی اہمیت، طریق اور قواعد درج ہیں کا ہر شوریٰ ممبر کو مطالعہ کرنے کی تلقین کی۔ اسی طرح آپ نے نصیحت کی کہ خدا سے دعا کر کے یہاں داخل ہوں کہ اے اللہ، مَیں تیری خاطر یہاں آیا ہوں، میرے کسی ذاتی مفاد اور خواہش کا اس میں دخل نہیں اس لئے تو میری مدد فرما۔ اس طریق کو اختیار کریں گے تو ہماری شوریٰ کا معیار بڑھے گا۔ اپنے کام کا جائزہ لینے کی صلاحیت پیدا ہوگی۔ عبادت، بھائی چارہ جو زندگی کا اصل مقصد ہے اس کی طرف توجہ رہے گی۔ ہر شوریٰ ممبر میں خدا سے تعلق میں ترقی اور خلافت سے رابطہ بڑھانے کی لگن ہونی چاہیے۔ اس کے بعد آپ نے افتتاحی دعا کروائی۔

اس کے بعد خاکسار نے جماعتوں کی طرف سے آنے والی وہ تجاویز پیش کیں جو ایجنڈا میں شامل نہ ہو سکی تھیں اور انہیں شامل نہ کئے جانے کی وجوہات پیش کیں۔ جس کے بعد نیشنل سیکرٹری صاحب تربیت اور نیشنل سیکرٹری صاحب صنعت و تجارت نے مجلس شوریٰ 2024ء کے فیصلہ جات پر عمل درآمد کی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد پروگرام کے مطابق انس احمد ملک صاحب نے Data Protection اور مکرم سعادت احمد صاحب نے Safeguarding کے قانون سے متعلق معلومات مہیا کیں۔ اس کے بعد سب کمیٹی مال کے ممبران کا انتخاب ہوا۔ مجلس شوریٰ کے پہلے دن کا اختتام شام سَوا سات بجے ہوا۔ کھانے کے بعد سب کمیٹی مال نے اپنے اجلاس میں مجوزہ بجٹ پر مشورہ کیا۔

مجلس شوریٰ کی دوسرے دن کی کارروائی 17 مئی کو صبح 10 بجے تلاوت قرآن مجید سے ہوئی۔ مکرم شارب احمد بلوچ صاحب مربی سلسلہ نے سورۃ شوریٰ کی آیات 37 تا 41 کی تلاوت کی اور جرمن و اردو ترجمہ پیش کیا جس کے بعد دعا ہوئی۔ بعد ازاں مکرم عدیل احمد عباسی صاحب ایڈیشنل سیکرٹری امور عامہ نے سوشل میڈیا کے نقصانات اور اس سے بچنے کے لئے ایک لائحہ عمل کے موضوع پر ایک پریزنٹیشن دکھائی۔ اس کے بعد جماعت کے تحت اُن احمدی بچوں کی کفالت کے بارہ میں جو والدین کے انتقال یا بچوں کی فلاح و حفاظت کو درپیش خطرات کے باعث Youth Welfare Office کی تحویل میں آچکے ہوں، سے متعلق معلومات مکرم سعادت احمد صاحب نے پیش کیں۔ بعد ازاں ایک سٹینڈنگ کمیٹی قائم کی گئی، جو پورا سال اس پر کام کرے گی۔ پھر اس کے نتائج نیشنل مجلس عاملہ کے سامنے بحث کے لیے پیش کیے جائیں گے اور

مجلس شوریٰ جماعت احمدیہ جرمنی 2025ء کی کارروائی کا ایک منظر

منظوری کی صورت میں اگلے سال مجلس شوریٰ میں باقاعدہ مشاورت کے لیے پیش کیے جائیں گے، ان شاءاللہ۔

اس کے بعد مکرم فہیم احمد ناصر صاحب (صدر جماعت Bad Vilbel) صدر سب کمیٹی مال نے رپورٹ پیش کی جس میں بتایا کہ مجلس عاملہ کی طرف سے چندہ جلسہ سالانہ کی شرح 10 سے 15 فیصد کرنے کی تجویز سے سب کمیٹی کے 15 میں سے 12 ممبران متفق نہیں ہوئے تاہم بجٹ کا پوری تفصیل اور گہرائی سے جائزہ لیا گیا ہے جس کے بعد نیشنل سیکرٹری صاحب مال نے تمام مدات ایک ایک کر کے نمائندگان کے سامنے پیش کیں اور ممبران کو اپنی آراء پیش کرنے کا موقع دیا گیا۔ جو تجاویز تحریری طور پر دی گئیں ان پر ووٹنگ کی گئی۔ افسر صاحب جلسہ سالانہ نے جلسہ کے اخراجات کا تفصیلی جائزہ پیش کیا۔ اسی طرح ایڈیشنل سیکرٹری جائیداد برائے سو مساجد نے سو مساجد کے حوالے سے تازہ رپورٹ پیش کی۔ سب کمیٹی مال کی رپورٹ اور جماعت کے بجٹ پر بحث کے بعد شام ساڑھے آٹھ بجے مجلس شوریٰ کے دوسرے دن کا اختتام ہوا۔

18 مئی بروز اتوار مجلس شوریٰ کے تیسرے اور آخری روز آئندہ تین سال کے لئے امیر و ممبران نیشنل عاملہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ اس اجلاس کی صدارت کے لئے مکرم عزیز احمد بلال صاحب مربی سلسلہ وکالت تبشیر اسلام آباد (ٹلفورڈ) سے بطور مرکزی نمائندہ آئے تھے۔ مکرم محمد طلحہ کاہلوں صاحب مربی سلسلہ نے سورۃ النساء کی آیات 59 اور 60 کی تلاوت کی اور جرمن و اردو ترجمہ پیش کیا۔ مکرم عزیز احمد بلال صاحب مربی سلسلہ وکالت تبشیر نے انتخاب کے بعض نئے قواعد کے بارے میں شوریٰ کے ممبران کو آگاہ کیا اور انتخاب کے متعلق عمومی نصائح کیں اور انتخابی عمل شروع کرنے سے پہلے دعا کروائی۔

اس سال پہلی مرتبہ انتخابات کے دوران گنتی کے لئے ایک Software کی مدد لی گئی۔ یہ Software یو کے سے حاصل کی گئی۔ ہر نام پر ممبران مجلس شوریٰ ووٹ دینے کی خاطر اپنا ہاتھ کھڑا کرتے۔ ان کے ہاتھ میں ایک کارڈ دیا گیا، جس پر ایک نمبر لکھا تھا۔ ہر بلاک میں ڈیوٹی پر موجود خدام نے آراء کا اندراج اس Software کے ذریعہ کیا۔ انتخاب کی کارروائی 14:20 بجے تک جاری رہی۔ جس کے بعد مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی نے مختصر اختتامی تقریر میں کہا کہ جماعت میں ہونے والی ترقی سے ہماری ذمہ داریوں میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ ہم اپنے فرائض تقویٰ اور سنجیدگی سے ادا کریں گے تو ہماری کوششوں میں برکت پڑے گی۔ آخر پر اجتماعی دعا ہوئی۔

مجلس شوریٰ کی تیاری میں مختلف شعبہ جات شامل تھے۔ شعبہ جائیداد نے ہال کی تیاری کی اور کھانے اور شعبہ جات کے ٹینٹ لگائے۔ شعبہ ضیافت نے سب مہمانوں کے کھانے اور رہائش کا انتظام کیا۔ شعبہ سمعی و بصری نے لیپ ٹاپ، لاؤڈ سپیکر اور آڈیو کا انتظام کیا۔ اس سال پہلی مرتبہ مذکورہ شعبہ نے ڈیجیٹل سکرین کا بھی انتظام کیا، جس پر ہر روز نیا بینر دکھایا جاتا رہا۔ شعبہ تعلیم کی طرف سے شوریٰ کے دوران جرمن اور اردو ترجمے کا انتظام تھا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے پاس پارکنگ اور سیکیورٹی کی ذمہ داری تھی۔ شوریٰ کی تیاری، کارروائی کے دوران اور Wind Up میں جامعہ احمدیہ جرمنی کے 63 طلباء نے مختلف شعبہ جات میں احسن رنگ میں ڈیوٹی دی۔ امسال پہلی مرتبہ جماعتی انتخابات کے لئے ایک نئی Software تشکیل دی گئی جسے مکرم مامون فاروق صاحب مربی سلسلہ نے بڑی محنت سے بنایا ہے۔ اس سال اسی Software کے ذریعہ تمام جماعتوں میں بشمول مجلس شوریٰ انتخاب ہوئے۔ شوریٰ کے عمومی انتظامات میں مکرم اطہر سہیل صاحب مربی سلسلہ، شعبہ جنرل سیکرٹری میں خدمت کرنے والے مکرم یحییٰ زاہد صاحب، مکرم نصیر چیمہ صاحب، مکرم ناصر محمود صاحب اور مکرم شیخ شہزاد احمد صاحب نے بھرپور انداز میں خدمت کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہترین جزا دے اور اس مجلس شوریٰ کو جماعتی ترقی کا موجب بنائے اور ہمیں حضور انور کی تمام ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

رپورٹ: مکرم منصور احمد چیمہ صاحب، مربی سلسلہ

سالانہ تقریب تقسیم انعامات

شعبہ تعلیم القرآن و وقف عارضی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ 27 اپریل 2025ء کو مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی سلسلہ کی زیر صدارت بیت السبوح میں نیشنل شعبہ تعلیم القرآن و وقف عارضی کے تحت ایک تقریب تقسیم انعامات و اسناد کا انعقاد کیا گیا جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم مع اردو و جرمن ترجمہ سے ہوا جس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام مع جرمن ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد مکرم لئیق احمد صاحب انچارج حفظ القرآن کلاس جرمنی نے قرآن کریم مکمل حفظ کرنے کی سعادت پانے والے دو حفاظ کا تعارف پیش کیا۔

حافظ اسماعیل الرحمٰن صاحب

عزیزم اسماعیل الرحمٰن ولد مکرم فضل الرحمٰن صاحب کا تعلق جماعت Steinbach سے ہے۔ موصوف نے حفظ القرآن کلاس میں 22 جولائی 2018ء میں داخلہ لیا اور 23 اپریل 2025ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حفظ مکمل کرنے کی سعادت پائی، الحمدللہ۔ عزیزم اس سال ان شاءاللہ Abitur بھی مکمل کریں گے۔ عزیزم اسماعیل اور ان کے والدین کا کلاس کی انتظامیہ سے ہمیشہ بہت اچھا تعاون اور رابطہ رہا۔ کلاسز میں باقاعدگی نیز قواعد و ضوابط کی پابندی ہر لحاظ سے بہت اچھی تھی۔ ایک اہم امر اس تکمیل حفظ کے لیے والدین کی مسلسل محنت، توجہ اور قربانی ہے جس سے ان کی قرآن کریم سے محبت واضح ہوتی ہے۔ اسماعیل کے دونوں چھوٹے بھائیوں کو بھی قرآن کے کچھ پارے حفظ ہیں نیز چھوٹے بھائی نے ترتیل معلم کورس بھی امسال مکمل کیا ہے۔ یہ سب چیزیں قرآن سے گہری محبت اور وقت کی قربانی کو ظاہر کرتی ہیں۔ عزیزم اسماعیل نے امتحانات میں بھی ہمیشہ بہت اچھی کارکردگی دکھائی اور حفظ قرآن ماشاءاللہ بہت عمدہ ہے۔ عزیزم اسماعیل کے استاد مکرم عبدالقادر صاحب کی محنت اور وقت کی قربانی بھی قابل تعریف ہے نیز مکرم حافظ مبارک احمد صاحب نے بھی اضافی استاد کے طور پر ان کی بہت مدد کی اور محنت سے کلاسیں لیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لیے بھی یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ عزیزم کا حفظ مکمل کرنے کا عرصہ پانچ سال اور آٹھ ماہ ہے۔

حافظ روحان مسرور ملک صاحب

دوسرے طالبعلم عزیزم حافظ روحان مسرور ملک ہیں جن کا تعلق جماعت ڈبلن آئرلینڈ سے ہے۔ عزیزم روحان نے ابتدائی طور پر مئی 2020ء میں گھر میں اپنی والدہ صاحبہ کے ساتھ قرآن حفظ کرنا شروع کیا۔ لیکن یہ جرمنی جماعت کی حفظ القرآن کلاس میں باقاعدہ داخل ہو کر ایک نظام کے تحت حفظ کرنا چاہتے تھے جس پر ان کو توجہ دلائی گئی کہ جرمنی سے باہر کے ممالک کی جماعتوں کے بچوں کو حفظ القرآن کلاس جرمنی میں داخلہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اجازت ملنے کے بعد دیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے عزیزم روحان کو اکتوبر 2023ء میں

حفظ القرآن کلاس میں داخلہ دیا گیا۔ روحان اور ان کے والدین کا بھی تعاون، میٹنگز میں شمولیت اور باقاعدگی سے کلاس میں حاضری بہت مثالی رہی۔ نیز حفظ اور تلاوت بہت اعلیٰ معیار کی ہے۔ حفظ القرآن کلاس جرمنی کے زیرانتظام عزیزم روحان نے 16 اپریل 2025ء کو حفظ مکمل کرنے کی سعادت پائی، الحمدللہ۔ کل عرصہ حفظ چار سال اور 10 ماہ ہے۔ روحان کی عمر 14 سال ہے۔

حفظ القرآن کلاس میں داخلہ کے بعد مکرم حافظ طارق چیمہ صاحب کو ان کا استاد مقرر کیا گیا۔ حافظ صاحب ایک تجربہ کار استاد اور حفظ القرآن کلاس کی انتظامیہ کے فعال ممبر ہیں۔ انہوں نے باقاعدگی اور محنت سے بچے کے حفظ کے معیار کو بہتر کرنے اور مکمل کرنے میں بہت مدد کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی بہترین اجر عطا فرمائے، آمین۔

مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی سلسلہ نے دونوں حفاظ کو سندات اور انعام دیئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان دو حفاظ سمیت جماعت احمدیہ جرمنی کے زیرانتظام کل 6 حفاظ تیار ہو چکے ہیں۔ اس کے بعد ایک مختصر ویڈیو دکھائی گئی جس میں حافظ اسماعیل الرحمٰن صاحب نے اپنے حفظ القرآن کے دورانیہ کے تاثرات پیش کیے۔ اس کے بعد مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن ووقف عارضی نے شعبہ کے مختلف پروجیکٹس کے حوالہ سے ان کی اہمیت بیان کی۔

اس کے بعد مکرم ہشام احمد صاحب معاون نیشنل شعبہ تعلیم القرآن ووقف عارضی نے ایک پریزنٹیشن پیش کی جس میں شعبہ کے تمام پراجیکٹس کا تعارف اور جائزہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد مکرم صداقت احمد صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ جرمنی نے قرآن کریم سیکھنے، دوسروں کو سکھانے نیز حفظ کرنے اور کروانے کی اہمیت مؤثر انداز میں بیان کی۔

آخر پر طلباء معلّمین، حفظ القرآن کلاس کے طلباء کو سالانہ امتحانات پاس کرنے پر، دوران سال مکمل دہرائی کرنے والے دو حفاظ نیز وقف عارضی میں حسن کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی جماعتوں اور لوکل امارات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ یہ پروگرام دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا جس کے بعد حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

امسال یہ سالانہ تقریب نیشنل شعبہ کے یوٹیوب چینل پر براہ راست دکھائی گئی جس سے کثیر تعداد میں احباب جماعت نے فائدہ اٹھایا۔

احباب جماعت شعبہ کے مختلف جاری پروگراموں کے حوالہ سے مزید معلومات کے لئے درج ذیل ویب سائیٹ سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

www.taleem-ul-quran.de

عزیزم حافظ اسماعیل الرحمٰن انعام وصول کرتے ہوئے

عزیزم حافظ روحان مسرور ملک انعام وصول کرتے ہوئے

قربان جاؤں تیرے قرآن مجھ کو دے دے

ایمان مجھ کو دے دے عرفان مجھ کو دے دے
قربان جاؤں تیرے قرآن مجھ کو دے دے

دل پاک کر دے میرا دنیا کی چاہتوں سے
سُبُّوحیّت سے حصہ سبحان مجھ کو دے دے

دل جل رہا ہے میرا فرقت سے تیری ہر دم
جامِ وصال اپنا اے جان مجھ کو دے دے

کر دے جو حق و باطل میں امتیازِ کامل
اے میرے پیارے ایسا فرقان مجھ کو دے دے

ہم کو تری رفاقت حاصل رہے ہمیشہ
ایسا نہ ہو کہ دھوکہ شیطان مجھ کو دے دے

وہ دل مجھے عطا کر جو ہو نثارِ جاناں
جو ہو فدائے دلبر وہ جان مجھ کو دے دے

دنیائے کفر و بدعت کو اس میں غرق کر دوں
طوفانِ نوحؑ سا اک طوفان مجھ کو دے دے

جن پر پڑیں فرشتوں کی رشک سے نگاہیں
اے میرے محسن ایسے انسان مجھ کو دے دے

دھل جائیں دل بدی سے سینے ہوں نُور سے پُر
امراض روح کا وہ دَرمان مجھ کو دے دے

دجال کی بڑائی کو خاک میں ملا دوں
قوت مجھے عطا کر سلطان مجھ کو دے دے

ہو جائیں جس سے ڈھیلی سب فلسفہ کی چولیں
میرے حکیم ایسا برہان مجھ کو دے دے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

مجلس اطفال الاحمدیہ جرمنی کا سفر برطانیہ

(رپورٹ: تلمیذ احمد بٹ۔ مہتمم مجلس اطفال الاحمدیہ جرمنی)

مجلس اطفال الاحمدیہ جرمنی کے تحت اطفال ٹور 12 اپریل تا 21 اپریل 2025ء منعقد ہوا۔ اس سفر میں کل 112 افراد شریک ہوئے جن میں 85 اطفال، 9 منٹرز، 2 مربیان سلسلہ اور 16 ممبران نیشنل عاملہ وانتظامیہ شامل تھے۔ اس سفر کے لئے منٹرز کا انتخاب کیا گیا تاکہ وہ اس سفر کے دوران اطفال کی تربیت کا کام کرسکیں اور ان کی دیکھ بھال کریں۔ 7 مارچ سے اطفال کے ساتھ ہفتہ وار میٹنگز منعقد ہونا شروع ہوئیں جن میں بعض تربیتی امور پر بات کی گئی اور مختلف سوالات کے جوابات دیے گئے۔ اطفال نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دعائیہ خطوط بھی لکھے۔ والدین کی معلومات کے لئے بھی دو میٹنگز منعقد ہوئیں جن میں سفر کا پلان، رجسٹریشن کا عمل اور دیگر سوالات کے جوابات دیے گئے۔ ہفتہ، 12 اپریل کو شاملین کی آمد اور رجسٹریشن سے ٹور کا آغاز ہوا۔ بعد ازاں صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی صدارت میں افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ دن کا اختتام اطفال کی منٹرز کے ساتھ میٹنگز کے ساتھ ہوا۔ 13 اپریل کو یہ قافلہ بسوں پر سوار ہو کر بیت السبوح فرانکفرٹ سے روانہ ہوا اور مانچسٹر پہنچا جہاں مسجد دارالامان میں قیام کیا گیا۔ 14 اپریل کو ناصر مسجد ہارٹلےپول کی زیارت کی گئی جہاں صدر جماعت ہارٹلےپول مکرم بلال اٹکنسن صاحب سے ملاقات ہوئی۔ بعد ازاں مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب اور ان کی اہلیہ کی قبر پر دعا کی گئی۔ ساحل سمندر کی بھی سیر کی گئی جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ تشریف لایا کرتے تھے۔

15 اپریل کو قافلے نے Windermere کے گرد پہاڑی علاقوں کی سیر کی اور Lake District میں کشتی کی سواری کی۔ بعد ازاں اطفال نے مانچسٹر کے معروف فٹبال اسٹیڈیم Old Trafford کو بھی دیکھا۔ 16 اپریل کو یہ گروپ لندن کی طرف روانہ ہوا جہاں اطفال کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نماز ظہر ادا کرنے کی سعادت ملی۔ اسی روز بیت الفتوح اور ایم ٹی اے سٹوڈیو دیکھنے کے بعد شام کو بیت الاحسان میں قیام کیا گیا۔ اگلے روز کا آغاز نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں ادا کرنے سے ہوا جس کے بعد لندن شہر کی سیر کی گئی۔ جمعہ، 18 اپریل کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کی گئی۔ اسی روز بعد نماز عصر مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ (یوکے) کے ساتھ ایک نشست منعقد ہوئی۔

19 اپریل بروز ہفتہ اطفال کو دن کا بیشتر حصہ اسلام آباد میں گزار کر برکتیں سمیٹنے کا موقع ملا۔ نمازیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں ادا کی گئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناصرات کے ساتھ ملاقات کے لئے تشریف لے جاتے ہوئے اطفال کے پاس بھی کچھ دیر تشریف لاکر ازراہ شفقت مختصر ملاقات کی سعادت بخشی اور فرمایا:

’’اچھا، ملاقات ہو گئی ہے۔‘‘

اتوار، 20 اپریل کو اطفال نے اس سفر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں آخری بار نمازیں ادا کیں۔ نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے گروپ فوٹو کا شرف بھی حاصل ہوا۔ بعد ازاں اطفال نے اسلام آباد میں واقع ایم ٹی اے سٹوڈیوز دیکھا۔ اسی روز شام کو یہ قافلہ جرمنی کی طرف واپس روانہ ہوا اور اگلے روز 21 اپریل کو بخیر و عافیت فرانکفرٹ پہنچ گیا۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ اس سفر کے مفید نتائج پیدا فرمائے اور ہمیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سلطان نصیر بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ از صفحہ 16

مختلف فلائرز بھی دیے گئے۔ اس کامیاب پیدل سفر میں 20 خدام اور انصار نے حصّہ لیا، الحمدللہ۔

اسی طرح 8 مئی کو جماعت Alzey کو شہر کے میئر سے رفاہی اور فلاحی کاموں کی بدولت سالانہ تقریب میں میڈل اور سرٹیفکیٹ ملا جسے وصول کرنے کے لیے خاکسار صدر جماعت، مکرم مصور احمد شمس صاحب مربی سلسلہ، مکرم عبدالقدوس صاحب زعیم مجلس انصاراللہ اور مکرم صداقت احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کو سٹیج پر بلایا گیا اور اس اعزاز سے نوازا گیا۔ جماعت کے مختلف رفاہی کاموں کا ذکر کرتے ہوئے شہر کے میئر نے جماعت کے ماٹو ’محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں‘ کا بالخصوص ذکر کیا۔ اس تقریب میں شہری انتظامیہ، پولیس افسران، مختلف مذہبی اور علمی شخصیات کے علاوہ سیاسی پارٹیوں سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات بھی موجود تھیں۔ پروگرام کے دوران جماعت کے فلاحی اور رفاہی کاموں کی تصاویر سکرین پر نمایاں دکھائی جاتی رہیں۔ اگلے روز مقامی جرمن اخبار میں تقریب کی خبر مع تصویر بھی شائع ہوئی، الحمدللہ۔

13 مئی کو مجلس انصاراللہ کے زیر اہتمام Alzey میں پودا لگانے کی ایک تقریب ہوئی جس میں میئر کے علاوہ مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل ہوئے۔ میئر Steffen Jung نے جماعت کے رفاہی کاموں کو بہت سراہا۔ پروگرام کی کل حاضری 40 تھی۔

25 مئی کو جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم مصور احمد شمس صاحب مربی سلسلہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خلافت کے موضوع پر ایک ویڈیو دکھائی گئی۔ اس کے بعد مکرم مصور احمد شمس صاحب مربی سلسلہ نے خلافت کے ساتھ وابستگی اور اطاعت خلافت کی برکات بیان فرمائیں جس کا براہ راست جرمن ترجمہ بھی کیا جاتا رہا۔ جلسہ کے اختتام پر محترم مربی صاحب موصوف نے احباب اور بچوں کے سوالات کے جواب بھی دیے۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا جس کے بعد شاملین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ جلسہ کی کل حاضری 72 رہی۔

(طارق سہیل۔ صدر جماعت Alzey)

بلانے والا ہے سب سے پیارا

اعلانات وفات و دعائے مغفرت

مکرم منور احمد گل صاحب

خاکسار کے بھائی مکرم منور احمد گل صاحب 3 مئی 2025ء کو بعمر 61 سال وفات پا گئے۔

اناللہ و انا الیہ راجعون

مرحوم کا تعلق ضلع شیخوپورہ پاکستان سے تھا۔ آپ نے 1980ء میں ایک خواب کی بنا پر بیعت کی۔ بعدازاں جلد جماعت کے ایک فعال ممبر بن گئے۔ شیخوپورہ میں بطور قائد مجلس، صدر جماعت، سیکرٹری مال خدمت کا موقع ملا۔ جرمنی آنے کے بعد بھی خدمت کا سلسلہ جاری رہا۔ زعیم مجلس کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ ریجنل امیر صاحب نے بتایا کہ صبح مسجد میں وقت سے بہت پہلے آ جاتے اور تہجد ادا کرتے، نماز فجر کی اذان دیتے اور پھر نماز فجر باجماعت ادا کرتے۔ لجنہ کے تمام پروگرامز میں بہت محنت سے سیکیورٹی کی ڈیوٹی دیتے۔ آپ کے دو بھتیجے مکرم مروان گل صاحب ارجنٹائن میں اور مکرم عدنان گل صاحب جرمنی میں بطور مبلغ خدمات بجالا رہے ہیں۔ مرحوم ان کے زندگی وقف کرنے اور مربی سلسلہ بننے پر بہت خوشی اور فخر کا اظہار کرتے۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بھائی مکرم محمد افضل گل صاحب اور خاکسار یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ 6 مئی کو بیت السبوح فرانکفرٹ میں مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی نے پڑھائی۔ بعدازاں تدفین کے لئے ربوہ لے جایا گیا جہاں 15 مئی کو بعد نماز جنازہ بہشتی مقبرہ نصیر آباد میں تدفین ہوئی۔

(غلام سرور گل۔ فریڈبرگ)

محترمہ نصیرہ خورشید صاحبہ

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ نصیرہ خورشید صاحبہ اہلیہ مکرم سلطان علی صاحب۔ جماعت کاربن 16 مئی 2025ء کو وفات پا گئیں۔ اناللہ و انا الیہ راجعون

مرحومہ نہایت متقی، پرہیزگار اور سخی خاتون تھیں۔ اپنی بیماری کے ایام نہایت صبر، حوصلہ اور اللہ تعالیٰ پر کامل توکل کے ساتھ گزارے۔ آپ مکرم ڈاکٹر نثار بنگوی صاحب (فیصل آباد) کی بیٹی تھیں۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ 20 مئی کو بیت السبوح میں مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے پڑھائی۔ بعدازاں 21 مئی کو Friedhof Heiligenstock فرانکفرٹ میں تدفین ہوئی۔

(صوفی منور احمد بنگوی۔ آفن باخ)

مکرم دانیال احمد طاہر صاحب

خاکسار کا بیٹا عزیزم دانیال احمد طاہر 14 مارچ 2025ء کو بعمر 27 سال اچانک وفات پا گیا۔

اناللہ و انا الیہ راجعون

عزیزم بہت سی خوبیوں کا مالک تھا۔ خلافت کا بہت اطاعت گزار اور فدائی تھا۔ بہت ہمدرد اور خدمت خلق کرنے والا تھا۔ بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر شفقت کرنے والا تھا۔ بزرگوں کی صحبت میں بیٹھنا اور ان کی نصائح کو ڈائری میں نوٹ کرنا عزیزم کا مشغلہ تھا۔ عزیزم نے اپنے پڑدادا حضرت منشی احمد دین صاحبؓ اور دادا مکرم فضل احمد صاحب درویش قادیان کے حالات جماعتی اخبارات و رسائل سے اکٹھے کئے اور انہیں کتابی شکل میں ڈھالا نیز بہت محنت سے خاندان کا شجرہ نسب بھی تیار کیا۔ عزیزم ربوہ میں اپنے محلہ کی مجلس اطفال الاحمدیہ و خدام الاحمدیہ کی عاملہ کا ممبر بھی رہا۔

عزیزم کو جامعہ احمدیہ جرمنی میں بھی چار سال تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا تاہم ویزا کی بعض مشکلات کی وجہ سے پڑھائی جاری نہ رکھ سکا۔ عزیزم کے ہم جماعت مکرم ارسلان احمد صاحب مربی سلسلہ نے بتایا کہ جامعہ احمدیہ میں عزیزم کے ساتھ بہت اچھا وقت گزرا اور بہت سی حسین یادیں وابستہ ہیں۔ 2019ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ احمدیہ جرمنی تشریف لائے تو دانیال بہت خوش تھا۔ حسن اتفاق سے ہوسٹل میں تشریف لانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جس کمرے میں تشریف لے گئے وہ دانیال کا ہی کمرا تھا اور دانیال کی ہی الماری کھول کر دیکھی جن کی صفائی کا دانیال نے بہت اہتمام کیا تھا۔

عزیزم وصیت کی بابرکت تحریک میں شامل تھا۔

پسماندگان میں والدین کے علاوہ دو بہنیں اور ایک بھائی یادگار چھوڑا ہے۔ عزیزم کی نماز جنازہ 23 مارچ کو بیت الواحد ہناؤ میں مکرم ارسلان احمد سندھو صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور 24 مارچ کو Hanau Hauptfriedhof میں تدفین ہوئی۔

(طاہر احمد گھمن۔ ہناؤ)

محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ

خاکسار کی خوشدامن محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عبدالخالق صاحب مرحوم 22 مئی 2025ء کو بعمر 78 سال وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ 1990ء میں اہل خانہ سمیت جرمنی منتقل ہوئیں اور جماعت Gießen میں سکونت اختیار کی۔ جماعت کے ساتھ بہت اخلاص کا تعلق تھا۔ جماعتی اجلاسات اور پروگرامز کے لئے ہمیشہ اپنا گھر پیش کرتیں اور تمام انتظامات میں پیش پیش ہوتیں۔ مالی قربانیوں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ عزیز و اقارب کا بہت خیال رکھتیں۔

مرحومہ کو اللہ تعالیٰ نے آٹھ بیٹیوں اور تین بیٹوں سے نوازا جن میں سے دو بیٹے آپ کی زندگی میں ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ آپ کی نماز جنازہ 25 مئی کو مکرم صداقت احمد صاحب مشنری انچارج جرمنی نے بیت السبوح فرانکفرٹ میں پڑھائی۔ بعدازاں تدفین کے لئے پاکستان لے جایا گیا جہاں 28 مئی کو ربوہ میں تدفین ہوئی۔

(رانا رفیق احمد۔ لانگن)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے، آمین

جامعہ احمدیہ جرمنی سے 2024ء میں فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ”شاہد“ کی اسناد حاصل کرتے ہوئے

1۔مکرم مبارز احمد بھٹی صاحب 2۔مکرم عدنان احمد بٹ صاحب 3۔مکرم فطین احمد صاحب 4۔مکرم رضوان اللہ سندھو صاحب 5۔مکرم مرتاض احمد صاحب (موصوف کی سند مکرم شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی نے وصول کی) 6۔مکرم کاشف محمود صاحب 7۔مکرم عبدالنور بھٹی صاحب 8۔مکرم سیّد اعتزاز احمد شاہ صاحب 9۔مکرم احسان احمد صاحب 10۔مکرم ارسلان احمد صاحب 11۔مکرم اسامہ سلیم جنجوعہ صاحب 12۔مکرم فرحان منظور احمد صاحب 13۔مکرم لقمان احمد صاحب 14۔مکرم بلال احمد باجوہ صاحب 15۔مکرم اسامہ اعجاز احمد صاحب 16۔مکرم عدیل احمد صاحب

Monthly
Germany
AKHBAR-E-AHMADIYYA
VOL 26 | ISSUE 06 | JUNE 2025
ISSN : 2627-5090
Tel : +49 6950688722
Fax : +49 6950688722
Editor : Muhammad Ilyas Munir
PUBLISHER: SHOBA ISHAAT JAMAAT AHMADIYYA GERMANY PRINTER: RANA PRINT, HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN
Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de